گلزار احمدی در نعت

من تالیف
جناب شیخ عبدالقادر صاحب المتخلص بہ وفا
باہتمام

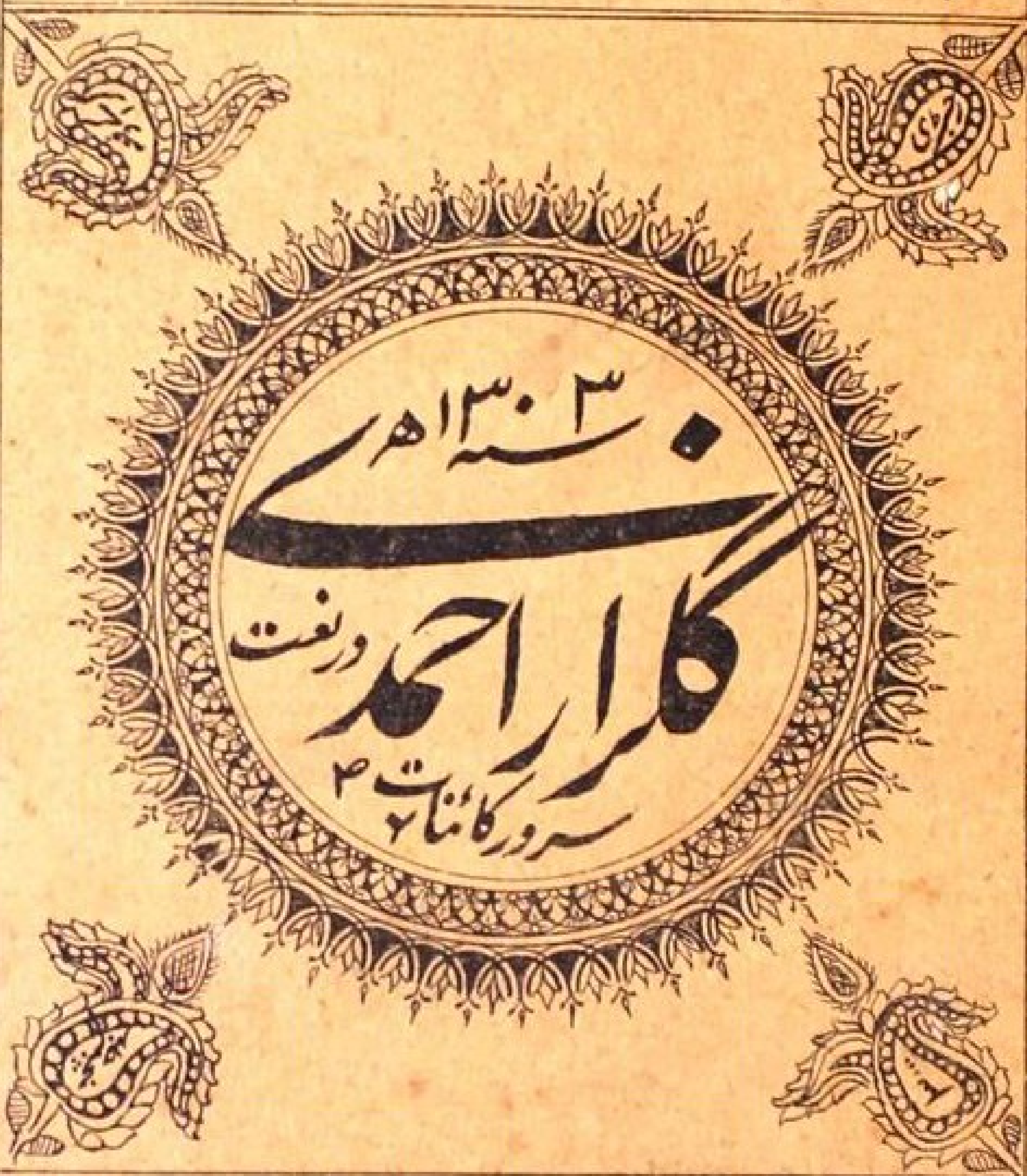
قاضی ابراہیم ساکن ملپبندر

۱۲۸۱

بمطبع محمدی بمبئی طبع شد

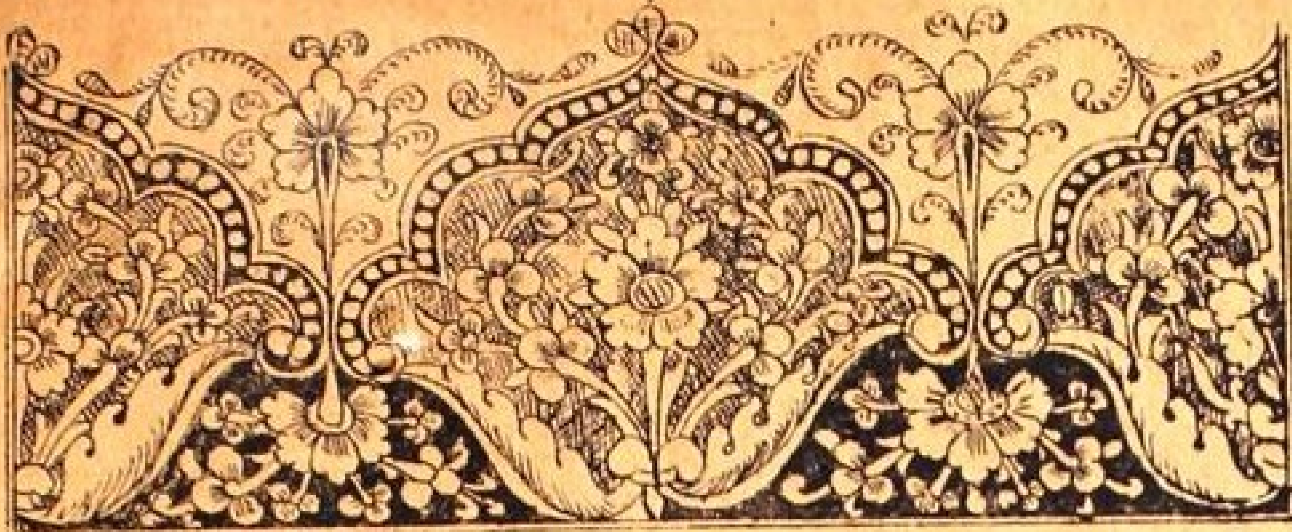
بتائید خلاق جان آفرین این نسخهٔ متبرکہ در نعت جناب ختم المرسلین

محبوب رب العالمین احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم مملوّ باسرار سرمدی المسمیٰ بہ



باہتمام جناب قاضی عبدالکریم صاحب ولد جناب قاضی نور محمد صاحب مغفور ابن قاضی رحمت اللہ بن قاضی فتح محمد صاحب مرحوم ملتانی

در مطبع فتح الکریم از آبیاری طبع تر و تازہ و سرسبز گردید



رب یسر — بسم اللہ الرحمن الرحیم — وتمم بالخیر

سزاوار حمد وثنا وہی گلچین احدیت ہی. بہار گلشن روزگار جسکا رنگ قدرت ہی جب اوسکا نور جلوہ
افروز ہوا ہر ذرہ مہر جہانسوز ہوا پروانہ اوسکی شمع تجلی جمال کا عاشق زار ہے چکور بھی اوسی ماہ آسمان
احدیت پر نثار ہی اوسی نے خلیل پر نار گلزار بنائی اپنی قدرت کاملہ کی بہار دکھائی کلیم کو اسی
نے محو دیدار کیا رب ارنی کا ورد سکھلایا اوس کی حمد مین زبان سوسن جب گویا ہوئی اس واسطے
عندلیب اوسپر شیدا ہوئی اوسکی حمد ادا کرے یہہ کہان یارائے بشر ہی خاموش رہے تو بہتر ہی
زبان ناطق استجلال ہی راست ظفر علیہ الرحمہ کا مقال ہی **شعر** کیا پائے کنہ ذات
کو اسکے کوئی بشر   وہان عقل کا ہی دخل نہ ہرگز دلیل کا   اور درود وصلوات اور سلام و
تحیات کے لایق اوسی کی ذات بابرکات ہی جو باعث ایجاد کائنات ہی جسکا نام فلک پر احمدؐ
زمین پر محمدؐ ہی مگر اپنے دلمین تو وہی احد ہی بقول میر   احمدؐ کو ہمنے جان رکھا ہی وہی
احد   مذہب کچھہ اد ہوگا کسی بوالفضول کا   اور صلوۃ وسلام اونکی آل اطہار اور
اصحاب کبار پر جو نیر آسمان تطہیر ہین فلک خیر امتہ کے بدر منیر ہین گلستان دین نے اونسے
بہار پائی ہی گمراہونکو راہ ہدایت دکھائی ہی رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین آمین یارب العالمین
امابعد ناظر بنان باریک بین اور باریک بینان بلاغت آئین کے آئینہ دل صفا منزل پر روشن اور ہویدا ہو کہ
ایک روز یہہ خاکسار ذرہ بیمقدار بندہ بینوا شیخ عبدالقادر وفا ابن شیخ محی الدین مرحوم و مغفور مولد و مسکن
بمبی گوشہ نشین تہا اور خیالات عمر رفتہ رائگان پر کف افسوس مل رہا تہا اشک حسرت دیدۂ ندامت سے جاری

تہے ابر ساگریان صورت برق طپان لبون پر نالہاے بیقراری تہے اتنے مین بلبل دل نزار بہنچی
مین آیا مژدہ گل سنایا کہ وہ کام کر جو باعث بہبودی دارین ہو اور خوشنودی خالق کونین معصیت
کی بخشش ہو نیکیونکی کشایش جسطرح ہوسکے مجموعہ مدحیات جناب سرور کائنات بہم پہونچا اور خرمن اوستادان
جدید و سلف کے دواوین و بیاض سے خوشہ چینی کو کام مین لا نام اوسکا گلزار احمدی رکہہ عاقبت
کے مزے چکہہ یہہ خبر فرحت اثر سنکر سراپا باغ باغ ہوا جامہ تن مین پہولا نہ سمایا رنج و غم دور
ہوا او نور سرور ہوا لیکن فکر و خیال چہاپنیکا دامنگیر رہا تو خدمت اعلی حضرت جناب فیضمآب
قاضی ابراہیم صاحب ولد جناب قاضی نور محمد صاحب مرحوم بلبندری جو اس خاکسار کے
ہمیشہ سے عنایت فرماتے ہین چنانچہ سابق مین بہی اپنی تالیفات کے حقوق مثل سودای آخرت معہ
توشۂ عاقبت و معجزہ شق القمر و وہ مخزن منظوم یعنی واقعات شہادت و صداقت
الکرامات یعنی محفل ستر ہوین و گلشتان نعت معہ بوستان نعت جناب ممدوح کو
ہبہ کردیئے تہے خدمت بابرکت مین حاضر ہو کر تذکرہ کتاب موصوف الصدر کیا سنکر بہت
محظوظ ہوئے اور فرمایا جلد لاؤ اس کار خیر مین تساہل نہو یہہ تو اونکی ایک ادنی خلقی بات
تہی کونسے گلزار امید پر اونکا ابر کرم نہ برسا اور کونسا باغ تمنا اونکے ابیاری سے پہولا نہ پہلا غرض
بندہ مسودہ اوراق مجموعۂ **گلزار احمدی** خدمت مین لایا اور بموجب دستور العمل مینے تمام
حقوق تالیف اور تصنیف کا ہبہ نامہ بنام قاضی صاحب موصوف لکہدیا چہاپنے کا انتظام
کیا غرۂ شوال ۱۲۸۰ھ کو اختتام کیا بعد اس کار خیر کے چندے اس دار محن مین بسر کی ۱۲۹۵ھ
مین ہمت دار باقی تیاری سفر کی خویش اقاربون سے منہہ موڑا سبکو روتا ہوا چہوڑا انا للہ و انا
الیہ راجعون بعدہ بنام عنایت فرمائے بےپایان جناب قاضی عبد الکریم بن قاضی نور محمد صاحب مغفور
و قاضی رحمت اللہ بن قاضی فتح محمد صاحب مرحوم کے دیگر بار ۱۳۰۲ ہجریہ مین ہبہ نامہ لکہدیا بیت خدا
انکو آباد رکہے مدام + بحق محمد علیہ السلام + اب صاحبان نازک خیال و سخنوران باکمال و تاجران و مشہور
و اہل مطابع نزدیک و دور کے خدمت مین عرض ہی کہ کوئی صاحب بدون اجازت مالکان مطبع فتح الکریم قاضی عبد الکریم
بن قاضی نور محمد صاحب مغفور و قاضی رحمت اللہ بن قاضی فتح محمد صاحب مرحوم قصد طبع نفرمائین عوض نفع قلیل نقصان کثیر اوٹہائین
اگر بمقتضائے الانسان مرکب من الخطاء والنسیان کہین سہو و خطا واقع ہو تو بنظر اصلاح فرمائین حرف گیر کو کام مین نلائین بعد اسکے دعا خیر مین یاد فرمائین

قطعات تاریخ تالیف کتاب گلزار احمدی از نتایج افکار شعرِ ذو الاقتدار

از جناب سیادت مآب مرحوم و مغفور سید غلام مصطفے صاحب تخلص گریان

چونکہ شد تالیف گلزار احمدی
خوبیِ مضمون رنگین شعر ہا
می سزد مردم کہ چشمان را کنند
بس پسند خاطر احباب گشت
شد چو ملحوظ نظر تمکین کتاب
ساخت با فکر رسا گفتا بہ فور
خواست او غواص گرد بحرِ فکر
این ندا بہم ز غیبش در رسید
پس ہمان دم موجب ارشاد غیب
یکہزار و صد و ہشتاد را ۱۲۸۰
یا یعنی ہر سنہ بہ ترتیبش نویس
جای شادی ہست گریان ے شوند

از وفائے ذی شعور و ذی شعار
رشک افزاے شود فصل بہار
از سواد نظمہایش سرمہ دار
ہم صلہ او یافت تحسین صد ہزار
عقل را کاری تامل گشت کار
بہر تاریخش مادہ خوش بیار
تا دُرِ مضمون بیارد آبدار
طرز نو تاریخ نز اعدادش شمار
این طریقہ را بہ خود کرد اختیار
جملہ تا ہشتاد نہ نہ طرحدار
می شود تاریخ خوشتر آشکار
ہم ز یک مصرع دو تاریخ آشکار

از جناب سیادت مآب مقبول بارگاہ لم یزلی میر عظمت علی صاحب سیاد تخلص شاگرد لطافت

شد ز سعی بلیغ فکر وفا
بود جانم بہ فکرِ سالِ مسیح
ہاتفم گفت از لب اعجاز
مدعا یابی گر رجوع کنی

اجتماعِ مناقب خوشتر
مثل بیمار دم بدم مضطر
چونکہ شد چرخ چارمی یاور
دل بہ نعت جناب پیغمبر
۱۸۶۴ع

ایضاً

وفا نامی جو اپنا مہربان ہی
سخن گو ہی مقبول جہان ہی

کئے تالیف اب ایسے مناقب
قلم جس کی ثنا مین بے زبان ہی

نسیم فکر کی ہی نخلبندی
عجب کیا لفظ ہر اک گلفشان ہی

عنادل کو ہر اک مصرع پہ اسکے
سراسر شاخ طوبیٰ کا گمان ہی

عیان ہر صفحہ سے رنگ چمن ہی
کتاب مدح ہی یا بوستان ہی

ہر اک مضمون ہی دلچسپ اس کا
یہہ گویا مرغ جان کا آشیان ہی

سیادت تھا بہ فکر سال ہجری
کہا ہاتف بہار باغ جان ہی
۱۲۸۰

از طبعزاد مرحوم و مغفور جناب ابراہیم صاحب نقاش المتخلص موسیٰ

ہی حمد خدا مدح رسول دوسرا کی
اوس شان مین جو وصف لکھے حق ہی بجا ہی

از راہ ارادات دلی یعنی وفا نے
اشعار ثنائے شہ دین جمع کیا ہی

تاریخ کی موسیٰ نے جو کی فکر بصد شوق
مصرع یہہ معا ہاتف غیبی سے ملا ہی

مانند تبرک اسے تم سمجھو عزیزو
گلدستۂ لاثانی عجائب یہہ نیا ہی
۱۲۸۰

مولف

کیون نہ ہو دل کو خوشی حد سے زیاد
فضل حق سے آئی بر میری مراد

ہو چکی تالیف گلزار احمدی
از عنایات جناب ایزدی

گل ہین اس گلشن کے سب مدح رسول
یہہ چمن ہی فی الحقیقت دل قبول

توسن خامہ مین یہہ طاقت کہان
طی کرے جو اسکا میدان بیان

جب بفضل گلشن آرائے جہان
ہو چکا سرسبز یہہ بوستان

سال ہجری از علوم اب ای وفا
گلستان نعت احمد کہدیا
۱۲ ۸۰

تمام شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مخمس شاہ ظفر علیہ الرحمہ در حمد باریتعالی عز اسمہٗ

بر قصیدہ سنائی

پئے دنیا یونہیں بک بک کے عبث جان کھپائی
نہ دیا منزل عقبیٰ کا مجھے رستہ دکھائی
مگر اب جی میں ہی یہہ چھوڑ کے سب ہرزہ درائی
ملکا ذکر تو گویم کہ تو پاکی و خدائی
نہ روم من بجز آن رہ کہ تو آن رہ نہ نمائی

نہ پھروں عہد سے جبتک کہ میرے دم میں رہے دم
رکھوں پیمان محبت کو تیرے میں یونہی محکم
طلب وصل تیری ہو نہ میرے دلسے کبھی کم
ہمہ درگاہ تو جویم ہمہ در راہ تو پویم
ہمہ توحید تو گویم کہ بہ توحید سزائی

نہ جب وراثت سے گر ہووے تیری نصرت و یاری
نہ تیرا عرش سے تا فرش اگر فیض ہو جاری
تو کہے کیونکہ خدا یا یہہ خدائی تجھے ساری
تو خداوند یمینی تو خداوند یساری
تو خداوند زمینی تو خداوند سمائی

نظر آتی ہی جہانمیں جو سفیدی و سیاہی
قلم صنع پہ دے ہی تیرے ذرات گواہی
تیری یکتائی مبرا ہی ہر اک شئی سے الٰہی
تو زن و جفت نجوئی تو خور و خفت نخواہی
احدالی زن و جفتی ملکا کام روائی

نہ پرستش کا تو محتاج نہ محتاج عبادت
نہ غنایت تجھے درکار کسو کی نہ حمایت
نہ شراکت ہی کسی سے نہ کسی سے ہی قرابت
نہ نیازت بولادت نہ بہ فرزند تو حاجت
تو جلیل الجبروتی تو امیر الامرائی

جسے تو چاہے امیری دے جسے چاہے فقیری
جسے تو چاہے بزرگی دے جسے چاہے حقیری
کرم و عفو سے کیونکر نہ کرے عذر پذیری
تو کریمی تو رحیمی تو سمیعی تو بصیری

تو معزی تو مذلی ملک العرش بجائی

گنہ و جرم پہ بھی کرتا ہی تو رزق رسانی
تیرے الطاف سے محروم نہ میخوار نہ زانی
کہ وہ سنتا ہی تو واقف اسرار نہانی
ہمہ را عیب تو پوشی ہمہ را غیب تو دانی

ہمہ را رزق رسانی کہ تو موجود عطائی

خرد و وہم سے گو دل نے کوئی بات تراشی
کہ ہوا اول و آخر کی حقیقت کا تلاشی
تیرے نزدیک سوا اسکے ہی سب سمع خراشی
نہ بُدی خلق تو بودی نہ بود خلق تو باشی

نہ تو خیزی نہ نشینی نہ تو کاہی نہ فزائی

رہے مصروف ثنا مین تیرے ہرچند خلائق
نہ ادا پر وہ ثنا ہو جو ثنا ہی تیرے لائق
کہ وہ فوق اور ہی جس فوق سے ہے سب سے تو فائق
نہ سپہری نہ کواکب نہ بروجی نہ دقائق

نہ مقامی نہ منازل نہ نشینی نہ بپائی

رہ توصیف تیری رکھتی نہایت ہی درازی
نہ لگے ہاتھ یہہ کوچہ تیری بے بندہ نوازی
نہ چلے کنہ حقیقت مین تیرے نکتہ طرازی
بری از چون و چرائی بری از عجز و نیازی

بری از صورت رنگین بری از عیب و خطائی

نہ تجھے دوست کی حاجت ہی نہ اندیشۂ دشمن
نہ تجھے کام ہی عشرت سے نہ شیوہ ترا شیون
نہ تجھے چاہئے ماوی نہ تجھے چاہئے مسکن
بری از خوردن و خفتن بری از تہمت مردن

بری از بیم امیدی بری از رنج و بلائی

نہ رہا عالم طفلی و جوانی ہوئی پیری
غم دنیا کے ہی زندان مین مجھے اب یہہ اسیری
نہ روا رکھہ تو میرے حق مین یہہ خواری و حقیری
تو علیمی و حکیمی تو خبیری و بصیری

تو نمایندۂ فضلی تو سزاوار ثنائی

تیرے اوصاف بیان کرنیکی باندھے ہی جو دھن جی
دم تقریر ہو گنگی دم تحریر ہو لُنجی
میری گو نوک زبان گنج معانی کی ہو کنجی
نہ توان وصف تو گفتن کہ تو در وصف نہ گنجی

نہ توان شرح تو کردن کہ تو در شرح نیائی

نہ بصر کو ہی یہہ قدرت کہ تیری دیکھے تجلی
نہ خرد کو ہی یہہ طاقت کہ تجھے پاوے ذرا بھی

متحیر ہون مین کہ صفت کیا کہون تیری　　احد الیس کمثلہ صمد الیس لفردی

لمن الملک تو گوئی کہ سزاوار خدائی

ظفر اسوقت مین خاموش ہو کیا غنچہ کے مانند　　کہ یہہ اشعار مناجات کے یاد آئے اُسے چند

کرے اوصاف مین کسطرح تیرے اپنی زبان بند　　لب و دندان سنائی ہمہ توحید تو گوید

نگر از آتش دوزخ بودش زود رہائی

مخمس ظفر علیہ الرحمہ بر مناجات جنید علیہ الرحمہ

ہمیشہ از ندامت اشکبارم　　ز جرم خویشتن خود شرمسارم

نگر از رحمتت امیدوارم　　الٰہی واقفی از حالِ زارم

تو میدانی کہ جز تو کس ندارم

گناہون کا میرے ازبس ہی طغیان　　رہے ہی موج زن طوفان پہ طوفان

تیری بے دستگیری ہون ہراسان　　الٰہی غرق ام در بحرِ عصیان

ز دستِ رحمت افگن بر کنارم

جہان ہی مجمعِ اربابِ غفلت　　مہیا ہین سبھی اسبابِ غفلت

یہان ہیکر شرابِ نابِ غفلت　　الٰہی رفتہ ام در خوابِ غفلت

بدہ بیداریِ زین کاروبارم

تیرے آگے نہین مانند تصویر　　زبانِ عذر کو یارائے تقریر

میرے کیا رستگاری کی ہو تدبیر　　الٰہی کردہ ام بسیار تقصیر

وزان حضرت نہایت شرمسارم

بجا ہی گر دل مضطر کراہے　　کہان ٹھہرے جو کچھ آرام چاہے

بنا ہے منزل مقصود گاہے　　الٰہی بر کشا از غیب راہے

ز چندین سال و مہ در انتظارم

کرے گر سرکشی کوئی زبردست　　سر راہِ فنا ہو جائے ہی پست

نہین رہتی ہی مطلق تاب و طاقت　　الٰہی راہ اوّل سخت راہ است

تو آسان بگذران زین رہگذارم

تجھے ہی زیب دے ہے حکمرانی کہ تیرے ہاتھ موت اور زندگانی
نہ جانوں میں غضب کی مہربانی الٰہی گر برانی ور بخوانی

تو دانی بندۂ بے اختیارم

سیہ کاری میں ہوں غلطان و پیچان پریشان حال مثل زلف خوبان
کروں کیا اپنی جمعیّت کا سامان الٰہی خاطرم را جمع گردان

کہ مسکین و پریشان روزگارم

کھلی توحید کی معنی مجھے یہہ دوئی اچھی نہیں اس سے حذر بہ
قضا جدم کرے اپنی کمان زہ الٰہی بر یکے گفتن مدد دہ

کہ تا من جان بہ آسانی سپارم

نہ گریہ میں نہ سوز دل میں تاثیر گناہوں کی ندامت سے ہوں دلگیر
تجھی سے ہے امیدِ عفو تقصیر الٰہی از کمال لطف بپذیر

دلِ سوزان و چشم اشکبارم

رہا میں جیسا یہاں خورسند و فیروز رہوں یوں حشر کو بھی جلوہ افروز
رہوں دونوں جہان میں بہرہ اندوز الٰہی گر عزیزم کردے امروز

مکن فردا بہ نزد خلق خوارم

یہہ کافر نفس ہے ایسا بلا بد کہ جس سے جز بدی کچھ ہو نہ سرزد
عداوت مجھ سے یہہ رکھتا ہے بیحد الٰہی گر نہ توفیق تو باشد

برآرد نفس بد از جان دمارم

مکان تاریک میں تنہا و بے زور جو کوئی پاس ہے تو مار یا مور
سنے کون آہ و نالہ کا میرے شور الٰہی در شب منزل گہ گور

ز لطفِ خویش گردان غمگسارم

نشہ میں میں تو ہوں غفلت کے سرمست میرے در پے ہیں دو دشمن قوی دست

کہان جاؤن کرون مین کس طرف جست الہی نفس و شیطان در کمین ست
ز تقوائے عبادت کن حصارم

ظفر ہی جن کو ایمان اپنا درکار دعا ایمان کی مانگے ہین ہر بار
کہے ہی دیکھہ تو کیا مرد ہشیار الہی بر جنید ایمان نگہدار
کہ اینست اصل جاہ و اعتبارم

مناجات مسمی حیات صاحب تخلص غضنفر

بار الٰہ رسول کی خاطر کے واسطے صدیق یار غار پیمبر کے واسطے
عدل عمرؓ و مسجد و منبر کے واسطے عثمان غنی و حیدر و صفدر کیواسطے
روز نشور فاطمہ اطہر کیواسطے یارب گناہ بخش پیمبر کیواسطے

مسلم کو مومنون کو مسلمانکو بخشدے والد کو والدہ کو مہربانکو بخشدے
استاذ اور مشفق ذیشان کو بخشدے عاصی ہون الٰہی میرے عصیانکو بخشدے
شبیر کے طفیل سے شبر کیواسطے یارب گناہ بخش پیمبر کیواسطے

بار الٰہ مین بھی اک عبد ذلیل ہون بیماری گنہ سے نہایت علیل ہون
راحم ہی تو مین اسلئے لایا دلیل ہون تیرا کلام ہی کہ مین رب الجلیل ہون
زین العبا و باقر و جعفر کیواسطے یارب گناہ بخش پیمبر کے واسطے

ایمان سے اٹھا مجھے دنیا سے ای رحیم بدعت سے شرک و کفر سے رکھہ باز ای کریم
اور منکر و نکیر کا بھی خوف ہو نہ بیم راہ صراط پر ہو قدم میرا مستقیم
اور کاظم و رضا شہ و سرور کیواسطے یارب گناہ بخش پیمبر کے واسطے

بحر گنہ مین غرق ہون یارب مجھے نکال دنیا کے لہو و لعب سے مجھہ کو تو اب سنبھال
تیرا ہی ذوق و شوق میرے دلکو ہو کمال اور الفت نبی سے مجھے کردے تو نہال
بہر تقی نقی حسن عسکر کے واسطے یارب گناہ بخش پیمبر کے واسطے

ہین دست بستہ جملہ ملایک تیرے حضور شاہ و گدا سبھی ہین تیرے عبد ذیشعور
سب سے زیادہ مین ہون گنہگار و پر قصور غفار تیرے بن نہین کوئی ہی ای غفور

پھر جناب مہدی رہبر کے واسطے
یارب گناہ بخش پیمبر کے واسطے

ہون معصیت مین غرق ولے تیری چاہ ہی
محتاج ہون گدا ہون مین تو بادشاہ ہی
اور بحر جرم مین میری کشتی تباہ ہی
رزّاق میرا تو ہی ہی بیشک آگہ ہی
طلحہ زبیر و سعد و صفدہ کیواسطے
یارب گناہ بخش پیمبر کیواسطے

ناچیز ہون حقیر ہون کمتر ہون پست ہون
قالوا بلیٰ کی مے سے مین مدہوش و مست ہون
بندہ ہون اور غلام زر روز الست ہون
عاجز ہون مین غریب ہون اور دل شکستہ ہون
یہہ التجا قبول ہو قنبر کے واسطے
یارب گناہ بخش پیمبر کے واسطے

شرمندہ ہو رہا ہون گناہون سے روز و شب
عاصی کا اس جہان مین غضنفر ہوا لقب
ناچار ہون مین نفس کے ہاتھون سے ہی غضب
ہی امتِ رسول مین شکر خدا کہ اب
عقبیٰ بخیر ہووے غضنفر کیواسطے
یارب گناہ بخش پیمبر کے واسطے

مخمس شریعت پناہ قاضی محمد یوسف صاحب مرگھے مرحوم تخلص یوسف

احوال میرا یارب جانے ہی تو کما ہی
اب بخش مجھکو میرے آثام اور مناہی
مین نے خود اپنے اوپر کی ظلم جتنی چاہی
نادم ہو ہر گھڑی یہہ کرتا ہون عذر خواہی
اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ یَا اِلٰهِیْ

افسوس میرے عصیان اندازے سے ہین باہر
مجھہ سا ہو گا کوئی عاصی کہین سراسر
کرلے گناہ مین نے چھوڑا نہین ذرا بھر
آیا ہون در پہ تیرے اب عفو خواہ ہوکر
اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ یَا اِلٰهِیْ

کچھہ خیر اور عبادت مجھسے نہین ہوتی ہی
ہونی جو تھی سو ہو گئی اب تو میرا دھنی ہی
فعلون سے میرے سرزد ہر آن مین بدی ہی
تیری طرف ہون آیا مجھہ سے یہہ عرض کی ہی
اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ یَا اِلٰهِیْ

حرص و ہوا مین گذری یہہ عمر میری ظاہر
تک فضل کر کہ نکلون اس تہلکے سے آخر
غفلت نے چو طرف سے گھیرا مجھے ہو دایم
روداد سن یہہ میری اپنے نبی کی خاطر
اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْلِیْ یَا اِلٰهِیْ

میری خطا کا دفتر آب عطا سے دھو سب
نیکی سے کر موافق بر لا تمام مطلب
کر سیئات میرے حسنات سے بدل اب
بخشش کی آس رکھہ یہہ کہتا ہون روز و شب

اِنّی ظَلَمْتُ نَفْسِی فَاغْفِرْلِی یا اِلٰہی

گرداب معصیت سے باہر نکال مجھہ کو
دے اپنی بندگی کا شوق کمال مجھہ کو
خاوند ہی تو میرا رکھہ لے سنبھال مجھکو
تیری جناب سے ہی اب یہہ سوال مجھکو

اِنّی ظَلَمْتُ نَفْسِی فَاغْفِرْلِی یا اِلٰہی

سب پر وسیع تیرا نت فضل ہے خدایا
دل کا جو مدعا ہے سو مین یہان ہون پایا
لا تقنطوا کا تو نے مژدہ ہمین سنایا
عجز و نیاز سے اب یہہ التجا ہون لایا

اِنّی ظَلَمْتُ نَفْسِی فَاغْفِرْلِی یا اِلٰہی

غفار ہے تو سب کا ہے کون اور تجھہ بن
فضل و کرم سے اپنے کر جمع میرا باطن
بخشیگا تو ہی مجھہ کو اس بات پر ہون موقن
بے اختیار منہہ سے نکلے ہے رات اور دن

اِنّی ظَلَمْتُ نَفْسِی فَاغْفِرْلِی یا اِلٰہی

یوسف کے سب جرایم بخش اور در گذر کر
رحمت سے اپنی ٹک دیکھہ اسکی طرف نظر بھر
بیحد ہوا پشیمان اپنے کئے کے اوپر
ہو کر رجوع تجھہ سے کہتا ہے یہہ مکرر

اِنّی ظَلَمْتُ نَفْسِی فَاغْفِرْلِی یا اِلٰہی

مولف

حمد لایق ہے جناب کبریا کے واسطے
در پہ آیا ہون ترے عفو خطا کیواسطے
ذات مطلق بانی ارض و سما کیواسطے
فضل کر یا رب محمد مصطفےٰ کیواسطے

سید الکونین شاہ انبیا کے واسطے

جز سیہ کاری کیا آکر نہ دنیا مین حصول
کر نگاہِ لطف تا ہو دولت ایمان وصول
عمر عصیان مین گنوائی اسلئے ہے دل ملول
یا اِلٰہ العالمین یہہ عرض ہو میری قبول

اِستجب ھذا دعائی مصطفےٰ کیواسطے

یا الٰہی مجھہ مین ہے ساری سیہ کاری بھری
نام نیکی کا نہین حد سے زیادہ ہے بدی

رات دن روتا ہون اپنی دیکھکر آلودگی
دور کر رنج دلی ہی سخت مجھکو بیکلی

اُس شہ صدّیق اکبر با صفا کے واسطے

یا الٰہی تو غنی ہی اور مین ہون بینوا
خواستگاری تجھ سے ہے میری یہی ای کبریا
سبز کر نخلِ تمنّا تا کہ پاؤن مدّعا
فضل کے ہاتھون سے مجھ کو میوۂ مقصد کھلا

اس عمر فاروق و عادل بیریا کیواسطے

ای خداوندا جو دنیا مین رکھا ہے مجھے
کشور ایمان کی فرمانروائی دے مجھے
التجا کرتے یہہ کتنے سال و مہ گذرے مجھے
دوجہان مین حضرت عثمان کے رُو سے مجھے

مت خجل کیجو تو اوس صاحب حیا کیواسطے

وقت ہی جانکندنی کا ای خدا مشکل بڑا
دل کا خون ہوتا ہی آجاتی ہی اِک تن پر بلا
یہہ نہین معلوم اوس دم ہو میرا احوال کیا
بارگہ عالی مین تیرے ہی یہہ میری التجا

حل ہو وہ مشکل میری مشکلکشا کیواسطے

مقصدِ دارین کر دے یا الٰہی سب حصول
شرِ شیطان سے بچالے ہون بہت خاطر ملول
صاحب عفت ہین وُہ اور گلشن عصمت کے پھول
بلبلِ باغِ مدینہ قرۃ العین رسولؐ

یعنے بی بی فاطمہ خیر النسا کے واسطے

عرض ہی اس بینوا کی تجھ سے رزاق العباد
کر عطا اعمال صالح رزق کا ہو در کشاد
دور کر مجھ سے بُرا دنیا کا غم ہی بد نہاد
دے خوشی دلکو میرے سرسبز کر نخل مراد

اُس جگر خستہ حسن صاحب لوا کے واسطے

روز روشن تیرہ کاری سے اندھیرا ہی مجھے
سخت موذی دشمنِ جان نفس میرا ہی مجھے
آسرا گر ہی خداوندا تو تیرا ہی مجھے
ہر طرف سے فوج غم نے آگے گھیرا ہی مجھے

دے پناہ یا رب شہید کربلا کے واسطے

خوف رہتا ہی مجھے اکثر فشار قبر کا
کیونکہ مین ہون روسیاہ و پر گناہ و پر خطا
اور بہت ہی تیرہ و تاریک اور وُہ تنگ جا
کون تجھ بن لے خبر عاصی کی اُس جا ای خدا

زود تر فریاد رس زین العبا کیواسطے

آہ سب لہو و لعب ہین زندگانی کی بسر ہی وبال جرم میرے سر پہ حد سے بیشتر
نام تیرا ہی رحیم ای خالق جن و بشر ہین بہت حیران ہون کر رحم کی مجھپر نظر

باقر و جعفر علی موسی رضا کے واسطے

یا الٰہی تجھ سے ہون اس التجا کا ملتجی دے شرارت سے امان دجال بد افعال کی
حفظ مین رکھ لے عذاب آتش دوزخ سے بھی موسی و کاظم تقی و با نقی و عسکری

اور امام مہدی پیر ہدا کے واسطے

تو ہی خالق تو ہی رازق مالک ہر دو سرا لاابالی ہی تیری درگاہ پاک ای کبریا
عاجز و کمترو فائی کر قبول اب یہہ دعا در داند و ہونگے سارے بوجھ اٹھالے اے خدا

غوث اعظم پیر و مرشد رہنما کے واسطے

مخمسات کلمہ طیبہ

ای حبیب خدا رسول اللہ کیجیے مجھ پہ ٹک کرم کی نگاہ
مجھ کو ہر روز وقت شام و پگاہ یہہ سخن نقش دل پہ ہی دلخواہ

کلمہ لا الہ الا اللہ ہی محمد میرا رسول اللہ

شب معراج مین رسولِ خدا جب کہ پہنچے بہ مسجدِ اقصیٰ
دیکھتے جس طرف نظر کو اوٹھا درو دیوار سے یہی تھی صدا

کلمہ لا الہ الا اللہ ہی محمد میرا رسول اللہ

یہہ مقرر حدیث مین آیا یعنے حضرت نے آپ فرمایا
بے مشقت بہشت کو پایا صدق سے جو زبان پر لایا

کلمہ لا الہ الا اللہ ہی محمد میرا رسول اللہ

بعد حمدِ خدا و نعتِ رسول کر صفت چار یار کی منقول
ہوگی بیشک یہہ منقبت مقبول ورد کر اس کا اور کبھی مت بھول

کلمہ لا الہ الا اللہ ہی محمد میرا رسول اللہ

سب کے سرتاج بعد پیغمبر یعنے صدیق افضل و اکبر

در حضور رسول جن و بشر
صدق دل سے کہا یہہ خوش ہوکر
کلمۂ لا الہ الا اللہ
ہی محمدؐ میرا رسول اللہ

بہر فاروق منصف و عادل
ہر گھڑی صبح و شام میرا دل
کلمۂ لا الہ الا اللہ
ای خدا مجھہ پہ سہل کر مشکل
اس سخن سے کبھی نہ ہو غافل
ہی محمدؐ میرا رسول اللہ

مظہر علم قبلۂ کونین
رات دن حق کی یاد مین بے چین
کلمۂ لا الہ الا اللہ
نام عثمان خطاب ذی النورین
یہہ وظیفہ انھونکا تھا دن رین
ہی محمد میرا رسول اللہ

عرض ہی حق سے یہہ میری ہر بار
جب کہ در پیش ہووے روز شمار
کلمۂ لا الہ الا اللہ
یعنے از بہر حیدرؓ کرار
سامنے سب کے مین کرون اظہار
ہی محمد میرا رسول اللہ

مال و دولت کی کچھہ نہین ہی ہوس
چھوڑے جب مرغ روح تنکا قفس
کلمۂ لا الہ الا اللہ
ہی مگر میری آرزو از بس
تب کہے صدق دل سے یہہ بیکس
ہی محمدؐ میرا رسول اللہ

ای خداوند ذوالجلال و کرم
جب کہ ہو مجھہ پہ نزع کا عالم
کلمۂ لا الہ الا اللہ
بہ طفیل رسول شاہ امم
نکلے میری زبان سے یہہ اسدم
ہی محمدؐ میرا رسول اللہ

از پئے حرمت حسینؓ و حسنؓ
ہووے انور کا راتدن سمرن
کلمۂ لا الہ الا اللہ
جن سے تازہ ہی دہر کا گلشن
در جنت پہ جو لکھا ہی سخن
ہی محمدؐ میرا رسول اللہ

تضمین شاہ ظفر علیہ الرحمہ

حق سے رسائی چاہو تو کلمہ پڑھا کرو
بگڑی بنائی چاہو تو کلمہ پڑھا کرو
اپنی بھلائی چاہو تو کلمہ پڑھا کرو
غم سے رہائی چاہو تو کلمہ پڑھا کرو

دل کی صفائی چاہو تو کلمہ پڑھا کرو

کلمہ سے ہوں معاف کئے تم نے جو قصور
کلمہ سے ہو نصیب یقین قصرِ خلد و حور
کلمہ سے رہوے منہ پہ تمہارے ہمیشہ نور
کلمہ سے ہووے دلکی سیاہی تمہاری دور

دل کی صفائی چاہو تو کلمہ پڑھا کرو

کلمہ کو تم صداقت اسلام جان لو
کلمہ کو اپنے دین کی صمصام جان لو
کلمہ کو تم خدا کا اک انعام جان لو
کلمہ کو دل کا راحت و آرام جان لو

دل کی صفائی چاہو تو کلمہ پڑھا کرو

ایمان کو تمہارے ہو کلمہ سے تقویت
کلمہ سے ہو قوی یقین امید مغفرت
کلمہ سے ہووے جلوہ نما حسن عاقبت
کلمہ سے آئے دلکو نظر نور معرفت

دل کی صفائی چاہو تو کلمہ پڑھا کرو

ہو دو جہان میں کلمہ کی دولت سے دل غنی
ہو جان کو نہ کلمہ سے تکلیف جان کنی
ہووے اندھیری گور میں کلمہ سے روشنی
ہی صاف کلمہ اک اثر پاک دامنی

دل کی صفائی چاہو تو کلمہ پڑھا کرو

کلمہ تمہارے واسطے ہی دافعِ بلا
کلمہ تمہارے حق میں ہی ہر درد کی دوا
کلمہ کو مشکلات میں سمجھو گرہ کشا
کلمہ کرے ہی آئینہ کی طرح دل صفا

دل کی صفائی چاہو تو کلمہ پڑھا کرو

کلمہ کا ذکر چاہیئے ہر شام و ہر سحر
جب تک رہے زبان رہے کلمہ زبان پر
کلمہ یہ آب رحمت باری ہی ای ظفر
دھوتا ہی کلمہ دل کی کدورت کو سر بسر

دل کی صفائی چاہو تو کلمہ پڑھا کرو

مخمس میر ولی محمد صاحب مرحوم تخلص نظیر

رکھ اپنے دل میں اے آدم کے بن کلمہ محمدؐ کا
اور اپنی انگلیوں اوپر بھی گن کلمہ محمدؐ کا
پڑھے ہیں سب پری اور دیو جن کلمہ محمدؐ کا
مسلمان ہو تو مت بھول ایک چھن کلمہ محمدؐ کا

پڑھا کر صدق دل سے رات دن کلمہ محمدؐ کا

میاں یہہ کلمۂ طیب شفیع المذنبین کا ہی
محمد مصطفےٰ یعنے کہ ختم المرسلین کا ہی
خدا کے دوست برحق رحمۃ للعالمین کا ہی
بھروسا آسرا تکیہ بھی یہہ دنیا و دین کا ہی
پڑھا کر صدق دل سے رات دن کلمہ محمدؐ کا

اسی کلمہ سے کھلتا ہی سدا جنت کا ہر اک در
اسی کلمہ کو پڑھتے ہین چمن کے پھول سب کھلکر
یہی کلمہ لکھا ہی عرش اور کرسی کے ماتھے پر
یہہ سب کلمونسے ہی بہتر یہہ سب کلمونسے ہی برتر
پڑھا کر صدق دل سے رات دن کلمہ محمدؐ کا

اسی کے نور سے خورشید کہلاتا ہی نورانی
اسی کلمہ کی ہی دنیا مین اور دین مین ثنا خوانی
اسی کلمہ کے باعث چاند کی روشن ہی پیشانی
اسی کلمہ کو پڑھتے ہین فلک ارض و ہوا پانی
پڑھا کر صدق دل سے رات دن کلمہ محمدؐ کا

اسی کلمہ سے ہین ایدل زمین و آسمان روشن
اسی کلمہ سے ہین جنت کے باغ اور باغبان روشن
مہ و خورشید تارے عرش و کرسی لامکان روشن
غرض جنت تو کیا اس سے تو ہین دونو جہان روشن
پڑھا کر صدق دل سے رات دن کلمہ محمدؐ کا

یہہ وہ کلمہ ہی جسکا ہی رہا ازمان نبیونکو
اسے حور و ملک غلمان پڑھے ہین ہر سحر منہہ ہو
اسی کلمہ کے پڑھنے سے گئے ہین لوگ عارف ہو
وہ بیشک جنتی ہین ایکباری جو پڑھین اسکو
پڑھا کر صدق دل سے رات دن کلمہ محمدؐ کا

اسی کلمہ کی برکت سے تو اب یان بھی سلامت ہی
پڑھیگا جو اسے اوسکا دل و جان بھی سلامت ہی
اگر یان سے تو جاویگا تو پھر وان بھی سلامت ہی
اوسی کی عاقبت بھی خیر و ایمان بھی سلامت ہی
پڑھا کر صدق دل سے رات دن کلمہ محمدؐ کا

چلیگا چھوڑ کر تو جس گھڑی یہہ عالم فانی
نکیر و منکر آکر جب کرینگے تجھپہ طغیانی
پڑھیگا قبر کے جا کر اندھیرین ہو ندانی
یہی کلمہ کریگا وان تیری مشکل کی آسانی
پڑھا کر صدق دل سے رات دن کلمہ محمدؐ کا

اسی کلمہ نے عزرائیل کی ہیبت کو ٹالا ہی
پڑیگا قبر کا تجھپر میان وہ دن جو کالا ہی
اسی کلمہ نے تنگی کو لحد کی کھولڈالا ہی
یہی کلمہ تیرا وان بھی اندھیری کا اُجالا ہی

پڑھا کر صدق دل سے رات دن کلمہ محمدؐ کا

صف محشر میں جب ہشت کا تجھ پر وار اتریگا ۔ یہی کلمہ تیرا او سچا رفیق و یار اتریگا
گناہوں کا تیرا جتنا ہی بوجھ اور بھار اتریگا ۔ اسی کلمہ کی دولت سے میاں تو پار اتریگا

پڑھا کر صدق دل سے رات دن کلمہ محمدؐ کا

میاں جب پلصراط اوپر تو اپنا پیر ڈالیگا ۔ تو وہ تلوار کی ہو دھار تیرا پانوں کھالیگا
لگے گا جب وہاں گرنے تو یہہ کلمہ بچا لیگا ۔ یہی بازو پکڑ لیگا یہی تجھ کو سنبھالیگا

پڑھا کر صدق دل سے رات دن کلمہ محمدؐ کا

سوا نیزے اوپر جبکہ ہوگا آفتاب آیا ۔ ہر اک گرمی کی تابش سے پھریگا سخت گھبرایا
پڑیگا جب تیرے تن پر بھی اسکا شعلہ گرمایا ۔ یہی کلمہ چھتر بنکر کریگا تجھپہ وان سایا

پڑھا کر صدق دل سے رات دن کلمہ محمدؐ کا

تلینگے جب وہاں سب کے عمل میزان کے پلے پر ۔ جو لکھے ہیں پڑینگے آتشیں گرز انکے کلے پر
تجھے تو لینگے جسدم اس ترازو کے محلے پر ۔ یہی کلمہ میاں وان بھی تیرے ہوویگا پلے پر

پڑھا کر صدق دل سے رات دن کلمہ محمدؐ کا

جو پورے ہیں میاں اونکی تو ہوگی گرم بازاری ۔ کمی ہے جنس جن کی اونکی ہوگی وہاں بڑی خواری
تیرا پلہ بھی وہاں کرنے لگیگا جب سبکساری ۔ یہی کلمہ بنا دیگا تیرے پلے کو وہاں بھاری

پڑھا کر صدق دل سے رات دن کلمہ محمدؐ کا

پڑیگا تشنگی کا شور اوس میدان میں جب آکر ۔ پھرینگے پانی پانی کرتے مارے پیاس کے اکثر
تیرے بھی جب لگینگے سوکھنے تالو زبان یکسر ۔ یہی کلمہ تجھے پانی پلاویگا وہاں بھر بھر

پڑھا کر صدق دل سے رات دن کلمہ محمدؐ کا

یہی کلمہ تجھے دیدار حق کا بھی دکھاویگا ۔ محمدؐ کی شفاعت سے بھی تجھ کو بخشواویگا
بہشتی کرکے حلّے نور کے تجھکو پنہاویگا ۔ بڑی حرمت بڑی عزت سے جنت میں لیجاویگا

پڑھا کر صدق دل سے رات دن کلمہ محمدؐ کا

یہی کلمہ تجھے وہاں جام کوثر کا پلاویگا ۔ یہی کلمہ تجھے گلزار جنت کا دکھاویگا

یہی کلمہ تیرا منہہ چاند سا روشن بناویگا
یہی کلمہ تیرے ہر وقت پر وہاں کام آویگا

پڑھا کر صدق دل سے رات دن کلمہ محمد کا

یہی کلمہ نجات اور مغفرت کا تیری ہے چارا
اسی کلمہ سے ہوگی روح تیری عرش کا تارا
اسی کلمہ سے ہی ہم سب گنہگاروں کا چھٹکارا
اسی کلمہ سے ہوگا دین اور دنیا کا نستارا

پڑھا کر صدق دل سے رات دن کلمہ محمد کا

میاں اب جو یہہ کلمہ ہے تو حقکی خاص رحمت ہے
یہہ صدقے سے رسول اللہ کے ہم پر عنایت ہے
اسی سے یاں نظیر عزت اسی سے واں شفاعت ہے
یہی سب مومنوں کے واسطے افضل عبادت ہے

پڑھا کر صدق دل سے رات دن کلمہ محمد کا صلی اللہ علیہ وسلم

مدسہائے مولود شریف

مدس غضنفر

ہے آسمان کو ناز زمین حریم کا
کعبہ کو فخر ہو گیا رتبہ حطیم کا
زمزم کا چاہ چشمہ ہے کوثر قسیم کا
رتبہ ملا مدینے کو عرش عظیم کا

صد شکر ہمپہ فضل و کرم ہے رحیم کا
آیا قدم جہان میں نبی کریم کا

جاری زبان پہ نام رسول زمان کا تھا
ہر اک نبی کو ورد انہی کے بیان کا تھا
گرو بیوں میں ذکر شہ لامکان کا تھا
اوّل سے قول یہی ہر اک انس و جان کا تھا

کندہ ہے دلپہ نقش محمد کے میم کا
آیا قدم جہان میں رسول کریم کا

احمد کا نور حضرت آدم میں آگیا
نوح نبی میں آنکے جلوہ دکھا گیا
پھر حضرت خلیل میں آکر سما گیا
موسیٰ کے بعد عیسیٰ دوران نے پا گیا

ختم النبی پہ ختم ہے قصہ قدیم کا
آیا قدم جہان میں نبی کریم کا

پیدا نبی کے ہوتے ہی رحمت عیاں ہوئی
ظاہر ہوا جو نور تو ظلمت نہاں ہوئی
ارض و سما میں نعت رسول زمان ہوئی
بیشک ثنا رسول کی تا لامکان ہوئی

مقصد کھلا ہے صاف الف لام میم کا
آیا قدم جہان میں نبی کریم کا

سنئے یہہ حکم حضرت رب الانام کو
بھیجو درود سنکے محمد کے نام کو
عقبیٰ بخیر ہووے گی روز قیام کو
ای دیندارو جاوٴگے دارالسلام کو
نہ خوف قبر ہی نہ عذاب جحیم کا
آیا قدم جہان ہین نبی کریم کا

عرش علیٰ سے فرش تلک جسکی دھوم ہی
کیا امت نبی کا ہر اک جا ہجوم ہی
افضال کبریائی سے ذکر علوم ہی
بد اعتقاد جو ہی نبی سے وہ شوم ہی
منہہ بند کیون نہووے شقی اور لئیم کا
آیا قدم جہان ہین نبی کریم کا

قرآن اور حدیث یہہ گویا کہ پھول ہین
کیا مشرکون کے دل بھی نہایت جہول ہین
احمد ہین مصطفےٰ ہین محمد رسول ہین
برگشتہ ہین نفاق سے حکم عدول ہین
ہیہات سینہ پھٹ گیا شیطان رجیم کا
آیا قدم جہان ہین نبی کریم کا

ارض و سما مین دھوم سے اسلام ہوگیا
مدح رسول کرنے سے ہی نام ہوگیا
عقبیٰ کا اب بخیر ہی انجام ہوگیا
کیا امت نبی کا سر انجام ہوگیا
ہمکو رہا نہ خوف ہی اب روز بیم کا
آیا قدم جہان ہین نبی کریم کا

مقبول ہو یہہ مدح پیمبر کے واسطے
دوزخ سے تو بچائیو شبر کے واسطے
بار الٰہ احمد و حیدر کے واسطے
جنت عنایت ہووے غضنفر کیواسطے
تحفہ ملا ہی خلد سے مجھکو نسیم کا
آیا قدم جہان ہین نبی کریم کا

مسدس مولف

فرط خوشی سے باغ جو فکر رسا ہوئی
خورشید دین کا اوج پہ آیا ضیا ہوئی
نکہت گل کلام مین حد سے سوا ہوئی
ظلمت جہان سے کفر کی ساری فنا ہوئی
ایک روشنی زمین سے تا سما ہوئی
دنیا مین جب ولادت خیر الوریٰ ہوئی

پیدا ہوئے جہان مین نبی کریم آج
مکے کے کوچے بنگئے عنبر شمیم آج
ہی رشک باغ خلد زمین حریم آج
سرگرم کیون نہ ہوگی ثنا مین نسیم آج
مانند عندلیب ثناخوان صبا ہوئی
دنیا مین جب ولادت خیر الوریٰ ہوئی

جب جلوہ گر یہہ دین کے مہتاب ہوگئے
کافر تمام رشک سے بیتاب ہوگئے

آتشکدے جہان کے سب آب ہو گئے
جنگل تمام گلشن شاداب ہو گئے
نوشیروان کے قصر مین جنبش بپا ہوئی
دنیا مین جب ولادت خیرالوریٰ ہوئی

عزیٰ منات ولات ہوئے سرنگون تمام
جھک جھک کے اس جناب کو کرنے لگے سلام
کیا سنگریزے کیا حجر و کیا جبل تمام
دینے لگے گواہی نبوت کی لاکلام
ہر بت سے بتکدے مین نبی کی ثنا ہوئی
دنیا مین جب ولادت خیرالوریٰ ہوئی

کاہن تمام تابع فرمان ہو گئے
دفتر منجمون کے پریشان ہو گئے
کافر جو تھے وہ سارے مسلمان ہو گئے
منسوخ سب قدیم کے ادیان ہو گئے
حکم سلف کی چال بھی ناروا ہوئی
دنیا مین جب ولادت خیرالوریٰ ہوئی

ایمان کا نور کرنے لگا ہر طرف ظہور
اور کفر و شرک کی ہوئی ظلمت جہان سے دور
ایران و روم و شام کے شاہان پرغرور
حلقہ بگوش ہو گئے آخر بصد قصور
نخوت سب انکے کاسہ سر سے فنا ہوئی
دنیا مین جب ولادت خیرالوریٰ ہوئی

جھک کر ادب سے باغ مین ہر سرو بوستان
کرنے لگا ثنائے شہنشاہ دو جہان
طوق الم سے ہو گئین آزاد قمریان
گل بھی تمام ہو گئے حضرت کے مدح خوان
بلبل کی بھی زبان پہ جاری ثنا ہوئی
دنیا مین جب ولادت خیرالوریٰ ہوئی

پڑھتی تھی باغ خلد مین ہر حور عین درود
ہر غنچۂ بہشت کے تھا دلنشین درود
زہرہ بھی اور عطارد و ماہ مبین درود
کیونکر پڑھین نہ ساکن چرخ برین درود
صل علیٰ کی عرش علیٰ پر صدا ہوئی
دنیا مین جب ولادت خیرالوریٰ ہوئی

جس دم طلوع برج حمل سے یہ مہ ہوا
گھر آمنہ کا نور سے پر نور ہو گیا
حورین طبق لئے ہوئے نوری ہزار ہا
اترین نثار کرنے کو از حکم کبریا
اوسدم کی دھوم کیا مین کہون جو وفا ہوئی
دنیا مین جب ولادت خیرالوریٰ ہوئی

مسدس غضنفر

کیا نور محمدؐ سے پر انوار رہی محفل
اور عشق الٰہی مین یہ سرشار رہی محفل
افضال خدا کی یہ سزاوار رہی محفل
کیا دل سے رجوع وعظ کی ہر بار رہی محفل

اے صل علیٰ خواب سے بیدار ہے محفل	ہشیار ہے ہشیار ہے ہشیار ہے محفل
مولود کی مجلس جو سدا کرتا ہے یارو	عقبیٰ کے لئے اپنے بھلا کرتا ہے یارو
احمد پہ جو کوئی مال فدا کرتا ہے یارو	رحمت کی نظر اسپہ خدا کرتا ہے یارو
جنت کے مکانوں کی سزاوار ہے محفل	حقدار ہے حقدار ہے حقدار ہے محفل
تعریف محمدؐ کی ہوا کرتی ہے جس جا	آتے ہیں ملایک وہاں از عرش معلےٰ
ایک نور سا مسجد میں وہاں ہوتا ہے پیدا	پڑھتے ہیں نبی سارے درود آکے اُسجا
اور کہتے ہیں خوشبو سے عطربار ہے محفل	گلزار ہے گلزار ہے گلزار ہے محفل
احمدؐ کی ثنا خوانی کا جو شوق رکھے گا	اور وعظ کے سننے کا سدا ذوق رکھے گا
اللہ اُسے سب سے یہاں فوق رکھے گا	مشرک کے لئے نار کا وہاں طوق رکھے گا
کافر کے قتل کرنے کو تیار ہے محفل	جرار ہے جرار ہے جرار ہے محفل
آدم سے فزون عالی مکان کسکا ہے یارو	اور مہر نبوت یہہ نشان کسکا ہے یارو
بے سایہ کا قد ایسا عیان کسکا ہے یارو	قرآن میں ہر جا پہ بیان کسکا ہے یارو
وہ مخبر صادق کی خبردار ہے محفل	اخبار ہے اخبار ہے اخبار ہے محفل
وہ احمد مرسل ہیں قرآن جن پہ ہے آیا	اور چاند کو دو کر کے جنھیں سبکو بتایا
اور وقت عصر مہر کو مغرب سے پھرایا	کس امت عاصی نے نبی ایسا ہے پایا
اظہر ہے من الشمس بتکرار ہے محفل	اظہار ہے اظہار ہے اظہار ہے محفل
محبوب خدا اور وہ نبیوں کا شرف ہے	اعجاز ہیں وہ فخر رسولانِ سلف ہے
احمد کی نبوت کا بیان چار طرف ہے	کیا گوہر یکتا کا ہوا کعبہ صدف ہے
کیا جوہر ایمان کی خریدار ہے محفل	زردار ہے زردار ہے زردار ہے محفل
مجلس میں محمد کی جو سردار ہوئے ہیں	صدیق و عمر دین کے مختار ہوئے ہیں
عثمان غنی حیدر کرار ہوئے ہیں	خلفا یہہ محمدؐ کے صحیح چار ہوئے ہیں
قربان صحابہ کی یہہ انصار ہے محفل	ابرار ہے ابرار ہے ابرار ہے محفل
امت کا شفیق اور غریبوں کا شہنشاہ	جبریل و سرافیل ہوئے جسکے ہوا خواہ

صد شکر کہ امت مین محمد کی ہی تو واہ — کیا خوب یہہ قسمت ہی غضنفر تیری واللہ
اسلام کی رونق سے طرحدار ہی محفل — دیندار ہی جادیندار ہی دیندار ہی محفل

مسدس مولف

آمد فصل بہار بیخزان ہی آج کل — بلبل خامہ ہمارا گلفشان ہی آجکل
صفحۂ قرطاس رشک بوستان ہی آجکل — سطر سنبل حرف گل ای باغبان ہی آجکل
کیونکہ لطف گلشن آرائی جہان ہی آجکل — دور باغ طبع سے اپنے خزان ہی آجکل

آسمان فکر مین ہین اختر مضمون خوب — مہر حضرت ہو تو ہین پاؤن زر مضمون خوب
ہین وہی لاریب وبیشک رہبر مضمون خوب — ہاتھ آئے ہین جو اپنے گوہر مضمون خوب
جوش زن کیا قلزم طبع روان ہی آجکل — فکر بھی غواص دریائے بیان ہی آجکل

پڑھتے ہین اہل زمین و آسمان صل علی — کہتے ہین سب آدمی اور قدسیان صل علی
شاہ دین پر بھیجتے ہین ہر زمان صل علی — حور و غلمان کا بھی ہی ورد زبان صل علی
طبع پر ہر اک کی فرحت کا نشان ہی آجکل — لطف حق سے دل سبھونکا شادمان ہی آجکل

باغ باغ اب کیون نہ دل ہو دیکھی آئی بہار — گلشن اسلام نے ای مومنو پائی بہار
تہنیت خوان کیون نہون اب حق نے دکھلائی بہار — مژدۂ رحمت خدائے پاک کا لائی بہار
کفر کو ای مومنو آئی خزان ہی آجکل — باغ ہستی مین بہار دین عیان ہی آجکل

کھلگئے دروازۂ گلزار رضوان اندنون — بند ہی باب سقر محزون ہی شیطان اندنون
ہو رہے ہین جا بجا عشرت کے سامان اندنون — اہل ایمان شاد ہین کافر ہین نالان اندنون
زلزلہ مین خانۂ نوشیروان ہی آجکل — ہوگیا ششدر ہر اک پیر و جوان ہی آجکل

گلشن ہستی بنا ہی اندنون بستان عیش — ہین مئے عشرت سے ساری بلبلین مستان عیش
بھر رہا ہی شاہ گل کا باغ مین فرمان عیش — الغرض ہی ہر روش پر اندنون سامان عیش
گل کی خوشبو سے معطر مغز جان ہی آجکل — غنچۂ گلزار رشک عطردان ہی آجکل

کر رہا ہی مہر گردون آسمان سے زر نثار — نقرئی پھولون کو کرتا ہی مہ انور نثار
ابر کرتا ہی نبی پاک پر گوہر نثار — آسمان بھی کر رہا ہی ہو کے خوش اختر نثار

مرحبا کہتا ہر اک اہل جنان ہے آجکل
عرش سے تا فرش خوشنودی عیان ہے آجکل

آج دنیا میں جناب مصطفےٰ پیدا ہوئے
خاتم کل انبیاء پیشوا پیدا ہوئے
منبع جود و سخا کان وفا پیدا ہوئے
چشمۂ فیض و کرم ابر عطا پیدا ہوئے
سرنگون خجلت سے فرق سرکشان ہے آجکل
بہر تسلیم نبی خم آسمان ہے آج کل

کیا مبارک روز مولود نبی ہے دوستو
آسمان سے لے زمین تک روشنی ہے دوستو
نام غم ہے بے نشان ہر جا خوشی ہے دوستو
باغ دل سے دور غم کی بیکلی ہے دوستو
بلبل گلشن نبی کی مدح خوان ہے آجکل
غنچۂ گلزار کی بھی تر زبان ہے آجکل

آج عالم میں روان اسلام کا سکہ ہوا
خوف ضرب دین سے رخ کفار کا پھیکا ہوا
مندروں میں جا بجا شور یہ برپا ہوا
احمد مختار شاہ بت شکن پیدا ہوا
دور کرد کفر جو دلمین نہان ہے آجکل
اسطرح حکم خدا سے انس و جان ہے آجکل

خلق میں یار و شفیع المذنبین کا ہے ظہور
ہادی کل رحمۃ للعالمین کا ہے ظہور
سرور کونین ختم المرسلین کا ہے ظہور
ہو گئی ظلمت دور بیشک مہر دین کا ہے ظہور
سرزمین مکہ رشک آسمان ہے آجکل
دشت بطحیٰ غیرت باغ جنان ہے آجکل

برکت مولود سے یارب سدا شادان رہوں
سرخرو اس گلشن آفاق میں گل سان رہوں
دشمنوں کے شر سے ایمن ہو سدا فرحان رہوں
جبتلک زندہ رہوں حضرت کا مدحت خوان رہوں
بہر عامیؔ خدا سے دوجہان ہے آج کل
دور ہو دل پر جو کچھ بار گران ہے آجکل

یا الٰہ العالمین بہر رسول خوش لقب
دور کر دے جو کہ ہے دل پر غم و رنج و تعب
جلد دکھلا دے مزار پاک سلطان عرب
سنکے مدح احمد مرسل پڑھو صلوٰۃ اب
لعت احمد سے وفا مبخر بیان ہے آجکل
بند ہر اک دشمن دین کی زبان ہے آجکل

مسدس مولف

ہیں جو باغ طبع پر افضال باری اندنون
گل کھلاتی ہے نئے باد بہاری اندنون
گلشن مضمون میں ہے نقش و نگاری اندنون
نخل کلک فکر کی ہے نقش کاری اندنون
صفحہ کی رنگت ہے گلشن کی سی ساری اندنون
شعر رنگین ہے گل لالہ ہزاری اندنون

فکر ہی گلچین گلزار معانی اندنون
صورت مضمون وہ کھینچے ہی کہ مانی اندنون
مصرع موزونیہ ہی وہ آبداری اندنون

دامن گل گوہر شبنم سے مالا مال ہی
خندہ رو گل ہی ہر اک بلبل کا بھی خوشحال ہی
غنچۂ گل کر رہا ہی زر نثاری اندنون

صفحہ ہر اک رشک مہر پر ضیا ہی اندنون
کہکشان ہی سطر نقطہ ماہ سا ہی اندنون
منشئ افلاک کا ہی کلک جاری اندنون

تخت زرین پر شہنشاہ فلک بیٹھا ہی آج
ہو تجمل چو طرف دن شادمانی کا ہی آج
تہنیت مین گا غزلہائے بہاری اندنون

مرحبا آج اختر برج سخا پیدا ہوا
تاجدار کشور جود و عطا پیدا ہوا
اہل دین ہین مورد الطاف باری اندنون

صفحۂ ہستی سے حرف کفر باطل ہو گیا
جب ہر اک حیرت سے مثل شمع محفل ہو گیا
کفر ٹوٹا کر رہا ہی اشکباری اندنون

نار حسرت سے ہین سوزان دشمن دین آجکل
بھڑکی ہی سینے مین اونکے آتش کین آجکل
کفر کے دل پر لگا ہی زخم کاری اندنون

عزت برج شرف گھر آمنہ کا ہو گیا
رتبہ اختر سے ہر اک ذرہ کا اعلی ہو گیا

کلک ہی شاخ گل معجز بیانی اندنون
دیکھلے تو شرم سے ہو جائے پانی اندنون
سرو گلشن کر رہا ہی جان نثاری اندنون

سبز پوشان چمن مین بھی خوشی کی فال ہی
دور گلشن سے خزان کا اک قلم جنجال ہی
ہی چمن مین آمد فصل بہاری اندنون

جدول پر نور خط استوا ہی اندنون
نور ہر اک حرف مین حد سے سوا ہی اندنون
فوج ہین انجم کی تیاری ہی بھاری اندنون

حکم دستور قمر کو اسطرح کرتا ہی آج
کہدو زہرہ سے کہ فرمان شاہ کا ایسا ہی آج
خلق مین پیدا ہوئے محبوب باری اندنون

نور ذات خالق ارض و سما پیدا ہوا
نخلبند گلشن دین خدا پیدا ہوا
ہین جو نافرمان حق اونکی ہی خواری اندنون

شق مثال خامہ سب کفار کا دل ہو گیا
سوختہ دل رشک سے بو جہل جاہل ہو گیا
ماہی بے آب سی ہی بیقراری اندنون

بھن رہے ہین رشک سے دلہائے بیدین آجکل
گر پڑے بت اونکے منہ ہوتی ہی نفرین آجکل
خون ہر اک بیدین کی ہی آنکھوں سے جاری اندنون

نور سے اوس گھر کے پر نور مکہ ہو گیا
خلقت ارض و سما کا بول بالا ہو گیا

گلشن فردوس مین ہی دھوم بھاری اندنون
مدح خوان مصطفےٰ حورین ہین ساری اندنون

ہمدم ہی روز مولودش کیوان جناب
قاضی گردون وجلاد فلک اور آفتاب
دھوم خوشوقتی کی ہی ہفتم فلک پر بیحساب
زہرہ ناظر میر منشئ فلک اور ماہتاب
سب مین باہم ہوگئی ہی دوستداری اندنون
دشمنی یکدگر ہی دور ساری اندنون

احمد مختار سے اکثر شرف حاصل ہوا
اہل بطحیٰ کو زیادہ تر شرف حاصل ہوا
اب زمین کو آسمانونپر شرف حاصل ہوا
قسمت اونکی ہوگئی یاور شرف حاصل ہوا
ہوگیا جاری رواج دینداری اندنون
شرک و بدعت کی مٹی ہی چال ساری اندنون

یارسول کبریا آلِ عباؑ کے واسطے
شبرؓ و شبیرؓ اور خیر النسا کے واسطے
ای حبیب حق صحابؓ باصفا کیواسطے
حضرت قطب زمان غوث الورا کیواسطے
حل ہو مشکل ہی وفا کو بیقراری اندنون
باعث اندوہ وغم ہی آہ وزاری اندنون

مسدس غضنفر

نزدیک کبریا کے ہی عزت رسولؐ کی
ہوتی ملایکون مین ہی مدحت رسولؐ کی
نبیون سے سب زیادہ ہی حرمت رسولؐ کی
مشہور ہی جہانمین شرافت رسولؐ کی
یارب تیرے کرم سے ہو قربت رسولؐ کی
واللہ مجھکو دلسے ہی الفت رسولؐ کی

پیدا زمین پہ ہوتے ہی ختم آسمان ہوا
آدم سے لیکے تابہ مسیح زمان ہوا
گویا یہہ رکھکے سرکو ہراک انس وجان ہوا
ایسا نبی نہ کوئی بھی معجز بیان ہوا
مقبول کیون نہ ہووے عبادت رسول کی
واللہ مجھکو دل سے ہی الفت رسول کی

آٹھون پہر عبادت خالق سے کام تھا
معراج مین خدا سے نبی کا کلام تھا
لب پر نبی کریم کے امت کا نام تھا
امت کے بخشوانے کا بس یہہ پیام تھا
یارب تو بخشدیجیو امت رسول کی
واللہ مجھکو دلسے ہی الفت رسول کی

بیدار شب کو رہتے تھے امت کیواسطے
وصل خدا مین کہتے تھے امت کیواسطے
فاقہ پہ فاقہ کرتے تھے امت کیواسطے
تکلیف سب یہہ سہتے تھے امت کیواسطے
امت پہ کیا ہی دیکھو تو شفقت رسولکی
واللہ مجھکو دلسے ہی الفت رسولؐ کی

ہرنی نبی کے معجزے سے طوطی بن گئی
خوشبوے جو پیرہن کی ہی سوئے ختن گئی
اڑتی ہوئی وہ دشت سے سوئے چمن گئی
مشک ختن مین بھولونسی خوشبو ہی بھن گئی
معلوم سب کو ہی یہہ کرامت رسولؐ کی
واللہ مجھہ کو دل سے ہی الفت رسول کی

صل علیٰ یہہ نور کی محفل ہی پُر ضیا
نذر و نیاز کرتے ہین احمدؐ کی باصفا
مجلس مین جمع ہوتے ہین مومن جو جابجا
کہتے ہین آسمان پہ فرشتے یہہ بارہا
کرتے ہین مومنین ضیافت رسولؐ کی
واللہ مجھکو دل سے ہی الفت رسول کی

مجلس مین جو رسول کی آئے ہین شوق سے
آتی صدا درود کی ہی تحت و فوق سے
مولود کے بیان کو سنتے ہین ذوق سے
شیطان کا حلق بند ہی لعنت کے طوق سے
خلد برین ہی ملک حقیقت رسول کی
واللہ مجھکو دل سے ہی الفت رسول کی

صدقہ رسولؐ کا یہہ غضنفر کو جب بلائین
حورین بلاکے خود مجھے جنت مین لیکے جائین
غلمان پیشوائی کو جنت سے لینے آئین
پڑھ پڑھ درود مدح محمد کی یہہ سنائین
یارب تیرا کرم ہو عنایت رسولؐ کی
واللہ مجھہ کو دل سے ہی الفت رسولکی

احوال معراج آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم تضمین مثمن از مولوی کفایت علیصاحب تخلص کافی بر شعر سعدی علیہم الرحمہ

کس شان سے دو جہاں کے سرور
پہنے ہوئے حلۂ منور
باندھے ہوئے شملۂ معطر
کھولے ہوئے گیسوئے معنبر
بازینت و جاہ و شوکت و فر
گھوڑے پہ چلے سوار ہوکر
جاتا تھا رکاب کے برابر
کھولے ہوئے جبرئیل شہپر
یہہ دھوم تھی ہر فلک کے اندر
آتے ہین حبیب رب اکبر
شاہ لولاک ذات اطہر
داخل ہوئے جب فلک کے اوپر
ادریس مقیم چرخ اخضر
دوڑا کہ قسیم حوض کوثر
گر بر سر و چشم من نشینی
نازت بکشم کہ نازنینی

محبوب خدا نبی اکرم
سلطان رسل پناہ عالم
کس دھوم سے احمد مکرم
آئے بفضائی سبز طارم
فوج ملکوت تھی فراہم
باحشمت و شوکت معظم
سالار جیوش روح اعظم
ہمراہ رکاب شاد و خرم
تھا گرم عنان براق پیہم
وہ غیرت باد آفت رم
سن سنکے نوید خیر مقدم
ہنستے تھے بہم خلیل و آدم

	آئے جو تھے فلک پہ جسدم	کرنے لگا عرض ابن مریم	
	گر بر سر و چشم من نشینی	نازت بکشم کہ نازنینی	
منظور خدا ابنی پیارا را	باحسن و جمال عالم آرا را	کس شوکت و شان سے سدھارا	تھا شمع بکف ہر ایک تارا
جبریل کہے تھا آشکارا	چمکا ہے بخت کا ستارا	حور و نبین بہم تھا یہہ اشارا	کر لیجئے حبیب کا نظارا
نائید یہ بخت ہی ہمارا	دیدیم جو روئے مصطفیٰ را	وہ توسن شاہ کا طرارا	تھا آتش نور کا شرارا
	پاؤن جو براق سے اتارا	رفرف وہین آنکہ پکارا	
	گر بر سر و چشم من نشینی	نازت بکشم کہ نازنینی	
اُس رات عجیب ماجرا تھا	جنت کو بہار سے بھرا تھا	آراستہ عرش کو کیا تھا	اک نور زمین سے تا سما تھا
حورونکا ہجوم جابجا تھا	لشکر غلمان کا بھی بپا تھا	نبیونکا پرا بندھا کھڑا تھا	اور بیچ مین شاہ انبیا تھا
جبریل نقیب بن گیا تھا	کہتا ہوا طرقوا چلا تھا	جو کوئی جلوس دیکھتا تھا	بیساختہ کہتا مرحبا تھا
	فردوس مین جب گذر کیا تھا	رضوان بہ نیاز کہہ رہا تھا	
	گر بر سر و چشم من نشینی	نازت بکشم کہ نازنینی	
ای صل علی وہ کارخانہ	یہان نطق و بیان ہے عاجزانہ	مقصد تھا حبیب کا بلانا	معراج کا تھا فقط بہانہ
ایوان دنی مین دخل پانا	باشان و ادائے دلربانہ	ہر چیز ادھر سے پیش آنا	بازینت و زیب بیکرانہ
کحل ما زاغ یہان لگانا	آنکھین نہ کسیطرف اٹھانا	پھر سمت احمدی دکھانا	امت کو خدا سے بخشوانا
	جب عرش سے گذرا وہ یگانہ	کافی تھا یہہ عرش کا ترانہ	
	گر بر سر و چشم من نشینی	نازت بکشم کہ نازنینی	

ترجیع بند مولوی غلام امام صاحب مرحوم تخلص شہید

قد رعنا کی ادا جامۂ زیبا کی پھبن	سرگین آنکھ غضب ناز بھری وہ چتون
وہ عمامہ کی سجاوٹ وہ جبین روشن	اور وہ مکھڑےکی تجلی وہ بیاض گردن
وہ عبائے عربی اور وہ نیچا دامن	دلربایانہ وہ رفتار وہ بیساختہ پن
مردہ بھی دیکھے تو کر چاک گریبان کفن	اٹھ چلے قبر سے بیتاب زبان پہ یہہ سخن

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت که عجب خوش لقبی

جب چلا چاند مدینے کا سوئے رب جلیل
سیر فردوس کی دیکھی کہیں آدم نے سبیل
فرش خلعت کا بچھاتے تھے کسی جا پہ خلیل
روح پر روح لگی کرنے برائے تعجیل

بجھ گئی مہر درخشاں کی فلک پر قندیل
کہ اسی راہ سے گذریگا وہ فرزند جمیل
کہیں یوسف تھے کھڑے اور کہیں اسمٰعیل
جب ہوا صور میں یوں نغمہ سرا اسرافیل

مرحبا سید مکی مدنی العربے
دل و جان باد فدایت که عجب خوش لقبی

غل ہوا سیر کو فردوس کی آتے ہیں حبیب
پیشکش کیا کروں اس شاہ زمن کے میں غریب
کوئی دعوت کی نہیں بنتی ہی مجھسے ترکیب
ناگہاں کان میں آنے لگی آواز نقیب

بولا رضواں کہ بھلا میرے کہاں تھے یہہ نصیب
صدقہ آپہی کا ہی جو خلد میں ہی چیز عجیب
مکرمت کے مکانوں کی دکھاؤں ترتیب
عرض کرنے لگا یوں جا کے سواری کے قریب

مرحبا سید مکی مدنے العربی
دل و جان باد فدایت که عجب خوش لقبی

آمد آمد کی جو افلاک پہ پیہم تھی دھوم
پاؤں رکھتا تھا جہاں ناز سے وہ عین علوم
اور ہر اک نقش قدم پر تھا فرشتوں کا ہجوم
کوئی کرتا تھا ادا عشرت و شادی کی رسوم

عرش ہر مرتبہ بس شوق سے جاتا تھا جھوم
اسجگہہ آنکھ بچھاتے تھے تمنا سے نجوم
کوئی رکھتا تھا جبیں اور کوئی لیتا تھا چوم
اور کسی نغمہ سے ہوتا تھا یہہ مضمون مفہوم

مرحبا سید مکی مدنے العربی
دل و جان باد فدایت که عجب خوش لقبی

پوچھا جبریل سے یوں چرخ کے دربان نے کہ من
قَالَ وَ اللّٰهِ لَقَدْ جَآءَ بِوَجْهِ اَحْسَن
گفت شوقیکه بدل داشتم ای شاہِ زمن
گاہ آنکھوں سے لگاتا تھا ردا گہ دامن

قال جبریل معی جدّ حسینٍ و حسن
او دھکے پھر کھولدیا قفلِ درِ چرخ کہن
دل من داند و من دانم و داند دل من
اور کبھی کہتا تھا قدمو پہ جھکا کر گردن

مرحبا سید مکی مدنے العربی
دل و جان باد فدایت که عجب خوش لقبی

حوریں کہتی تھیں کہ ہم لینے کو جایا کرتے
روز ہم یہہ قدم آنکھوں سے لگایا کرتے

آپ ہر روز اسی طور سے آیا کرتے
پیشوائی کے لئے دھوم مچایا کرتے

رخ گلگون سے عرق پونچھ کے لایا کرتے
آپ کو تخت زمرد پہ بٹھایا کرتے
اپنے کپڑون کو پسینے مین بسایا کرتے
سامنے ہم یہہ کھڑے ہو کے سنایا کرتے

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل وجان باد فدایت کہ عجب خوش لقبی

نور کا ہر شجر خلد نے جامہ پہنا
شاخ مرجان مین زمرد کا لگا تھا پتا
عرض اور طول مین ہر نخل تھا موزون ایسا
اور ہراک شاخ پہ اک مرغ خوش الحان بیٹھا
لعل کے پھول سے پھولا تھا تو موتی سے پھلا
جسمین یاقوت کہین اور کہین ہیرا تھا جڑا
کہ یقین سبکو تھا ہی نور کے سانچے مین ڈھلا
دمبدم ولولۂ شوق سے تھا نغمہ سرا

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل وجان باد فدایت کہ عجب خوش لقبی

انگلیان اٹھنے لگین دور سے وہ آپہنچا
سب لگے کہنے کہ ہی سایۂ ذات یکتا
آدمی ہوتا تو اوس ماہ کا سایہ ہوتا
واہ کیا حسن ہی کیا شان ہی ای صل علی
گردنین تاب جھکنے لگین سجدہ کی خاطر ہر جا
آدمی ہم نے تو اس حسن کا دیکھا نہ سنا
جسکا سایہ نہ ہو وہ نور خدا ہی بخدا
وجد کے حال مین پھر جھوم کے رضوان بولا

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل وجان باد فدایت کہ عجب خوش لقبی

تھا زبانون پہ فرشتون کی محمد کا نام
مانگتی جاتی تھین حوران بہشتی انعام
شام سے صبح تلک صبح سے لیکر تا شام
حوض کوثر پہ ہوئے جمع جو سب خاص عام
کوئی چومے تھا رکاب اور کوئی تھامے تھا لگام
انبیا بھیجتے جاتے تھے درود اور سلام
روز فوارے اچھلتے تھے چھلکتے تھے جام
جام سے قلقل مینا کے یہہ تھا طرز کلام

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل وجان باد فدایت کہ عجب خوش لقبی

مہر نے فرش تمامی کا بچھایا جو تمام
چاندنی پر جو ستارون کا بنایا تھا کام
مرکب انداز تجمل سے اوٹھاتا تھا گام
ملک و جن و بشر کرتے تھے جھک جھککے سلام
بادۂ نور سے لبریز ہوا اوس کا جام
ماہ کو حسن ملاحت سے ملی شہرت عام
نہ تو آہستہ ہی چلتا تھا نہ تھا تیز خرام
حور و غلمان کی زبان پر یہی جاری تھا کلام

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل وجان باد فدایت کہ عجب خوش لقبی

اس طلب کرنیسے مطلوب کے مطلب یہہ تھا
قاب قوسین کا عقدہ یہہ شب وصل کھلا
ملگئے دونون حدوث اور قدم کے دریا
جب وہان دید کا اسطور یہ نقشہ ٹھہرا

تا سمجھہ لین کہ وہ ہی جلوۂ ذات یکتا
دو کمانین جو کھلین دائرۂ وصل بنا
فرق کچھہ طالب و مطلوب مین باقی نرہا
باہم آنے لگی تب پردۂ وحدت سے صدا

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت کہ عجب خوش لقبی

جسطرح گھر مین بلاتا ہی دلہن کو نوشاہ
انبیا مژدۂ دیدار سے ہو کر آگاہ
سارے خوبان جہان دیکھکے بولینگے واہ
تا وہ محبوب کرے میری طرف مڑکے نگاہ

روز محشر طلب اس شہ کو کرے گا اللہ
سب سواری کے جلو کے لئے ہونگے ہمراہ
دل سے عشاق جگر خستہ کے نکلے گی آہ
مین بھی پہنچونگا یہہ کہتا ہوا انشاء اللہ

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت کہ عجب خوش لقبی

پہنچے جب عرش کے نزدیک شہنشاہ امم
شہ نے فرمایا کہ ای شمع شبستان قدم
میرا فرزند تو ہی نور نگاہ عالم
آپ کرتے تھے دعا غوث کے حق مین ہر دم

غوث الاعظم کی جھکی گردن جان زیر قدم
تیرے دیدار سے جان تازہ ہی اور دل خرم
دین و دنیا کی بنا تجھہ سے ہوئی مستحکم
عرض کرتے تھے یہہ آداب سے غوث الاعظم

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت کہ عجب خوش لقبی

انبیا دیکھہ کے وہ حسن و جمال مدنی
اوسکا ہمسر نہ کوئی گل ہی نہ سرو چمنی
آج عشاق کی بگڑی ہوئی سب بات بنی
فرش سے عرش تلک ہوگی ابھی نعرہ زنی

سب کہینگے کہ عجب شان ہی اللہ غنی
ختم اوس قامت رعنا پہ ہی گل پیرہنی
آج ہی دیگی مزہ اونکو غریب الوطنی
جب یہہ کہتے ہوئے اٹھینگے اویس قرنی

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت کہ عجب خوش لقبی

حق نے بخشی ہی تجھے دوزخ و جنت کی کلید
جامۂ حسن پنہایا تجھے بے قطع و برید
روز محشر تیرے عشاق کے حق مین ہی عید

ہی وثیقہ تیری مختاری کا قرآن مجید
تیرے ہی قد پہ ہوئی ٹھیک قبائے توحید
کیونکہ ہی عام وہان سب کیلئے رخصت دید

کوئی آنکھونکا قتیل اور کوئی جنونکا شہید
یہی کہتا ہوا اوٹھیگا قریب اور بعید
مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل وجان باد فدایت کہ عجب خوش لقبی

مخمس جناب محمد حسین صاحب مرحوم تخلص مشتاق ساکن شہر سورت بر غزل قدسی رح

جبکہ مکے سے گئے مسجد اقصیٰ مین نبی
کی ہی مرکب نے عجب آپ وہان تیزروی
کہا ارواح نے نبیون کے اوسے دیکھ یہی
مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل وجان باد فدایت کہ عجب خوش لقبی

جبکہ پہنچے تھے نبی وہ فلک اول پر
ملے آدم سے وہان جاکے جو وہ فخر بشر
کہا آدم نے اوسے دیکھکے یون خوش ہوکر
مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل وجان باد فدایت کہ عجب خوش لقبی

جب خرامان ہوئے اسجا سے نبی اکرم
دوسرے پہنچے فلک پر وہ پیمبر جسدم
ملے ادریس تو بولے یونہین ہوکر خرم
مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل وجان باد فدایت کہ عجب خوش لقبی

تیسرے جبکہ فلک سے ہوئے وہ شاہ قرین
ملے موسیٰ سے وہان جاکے جو وہ خندہ جبین
کہے موسیٰ نے بصد شوق جو اسوقت یونہین
مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل وجان باد فدایت کہ عجب خوش لقبی

جب روانہ ہوئے اسجا سے نبی خوشخو
گئے پھر چوتھے فلک پر ملے عیسیٰ انکو
کہے عیسیٰ نے بصد شوق پھر اب انکو
مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل وجان باد فدایت کہ عجب خوش لقبی

پہنچے اسطرح سے جب عرش علیٰ پر احمد
حامل عرش نے تعظیم کئی تب بیحد
بولے پھر یون وہ ثنا خوان رسول امجد
مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل وجان باد فدایت کہ عجب خوش لقبی

حور و غلمان نے وہان اونکے قدم کو چومے
گرد اوس شمع کے صدقے ہوئے جون پروانے

اور سب ملکے بہم اونکو لگے یون کہنے
مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت کہ عجب خوش لقبی

دے نہ مشتاق تو اب طول سخن کو اسجا
تا کہ سامع کو سخن شاق نہ گذرے تیرا
کہہ تو آداب سے اس شعر کو با شوق لقا
مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت کہ عجب خوش لقبی

مخمسات مدحیات جناب سرور کائنات علیہ السلام والتحیات

مخمس جناب غلام محمد صاحب تخلص سمجھو باشندہ سورت

کافی ہی مجھے سلسلۂ موئے محمدؐ
واللہ ہون دل بستۂ گیسوئے محمدؐ
ہون بلبلِ مداحِ گلِ روئے محمدؐ
رضوان ہی جو ساکن ہو سر کوئے محمدؐ
فردوس ہی بس روضۂ دلجوئے محمدؐ

سر مقصد کونین کے آگے نہ کرون خم
لون ایک نہ سوزن جو اگر دیوین دو عالم
عیسیٰ کی قسم سینہ کے سی زخم نہ ہمدم
ہی درد مین لذت مجھے کیا چاہئے مرہم
ہون بسملِ تیغِ خمِ ابروئے محمدؐ

لیجو تو میری خاک مین ای باد صبا چیز
پہنچا یو مدینے مین یہہ ناچیز ہو نا چیز
مین خاک نشین سمجھون ہون اکسیر کو کیا چیز
ذرہ سے بھی خورشید کو بس سمجھے ہی ناچیز
پروانۂ شمع رخ نیکوئے محمدؐ

صانع نے دوا بر و مین وہ بینی جو بنائی
ہم وزن کسی چیز کے پھر اوسکو نہ پائی
ہر ایک کو خوبی مین وہ پوری نظر آئی
کہتی تھی اوسے دیکھکے یون ساری خدائی
کیا خوب ہی شاہین ترازوئے محمدؐ

بلبل نہ عبث وصف مین غنچہ کے بڑھا بات
انصاف سے کر غنچۂ گل تو ہی ذرا بات
جس منہہ کے سخن وحی ہون اوس منہہ کی ہی کیا بات
ہو کر متبسم ہی وہ کرنے تھے سدا بات

کیا خوب تھی بس نام خدا خوے محمدؐ

کیا وہ بہادر کہ جسے حق نے عنایت
قبضے مین عوض تیغ کے انگشت شہادت
کاندھے پہ عوض ڈھال کے کی مہر نبوت
دو ٹکڑے ہوا چاند جو کرتے ہی اشارت

روشن نہ ہو کیون قوت بازوے محمدؐ

گر مشک کو سونگھون تو لہو دلکو بناؤن
کیون عطر کی خوشبو سے نہ مین ناک چڑھاؤن
سونگھون جو گلاب آنکھ سے آنسو کو بہاؤن
سمجھو یہہ ہی امید کہ مین سونگھنے پاؤن

یکبار بھی ہان خواب مین خوشبوے محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم

مخمس میان یحییٰ مان عرف قلندر بخش خلف حافظ مان تخلص جرأت

تمام امت بھی اور مداح تھا ہارون بھائی کا
نبی موصوف گذرا ہے ہر اک لوح خدائی کا
اور اک عالم کرے تھا وصف عیسیٰ کی دوائی کا
محمدؐ ہی نبی ممدوح ذات کبریائی کا

کرے بندہ گر اوس کی مدح دعویٰ ہی خدائی کا

اوسی کے نور سے جاتی رہی ہی کفر کی ظلمت
اوسی کی حق نے کی کونین مین بدر الدجیٰ خلقت
اوسکی ثنا مین نازل ہوئی شمس الضحیٰ آیت
سپہر معرفت کا تھا ہی وہ مہر الوہیت

کہ جس کا دین روشن آئینہ ہی حق نمائی کا

اوسی کی ذات ہی کون و مکانکی باعث خلقت
جو ایسی ذات بابرکات ہووے پھر تو بیدقت
اوسی کی ثنا مین لولاک نازل ہی بہ صورت
منور کیون نہ اوسکے نور سے ہو خانۂ طاعت

کہ روشن کرنیوالا ہی وہ شمع پارسائی کا

مقرر جو کئے ہین اوسنے اپنی شرع کے رستے
نہین ممکن فرشتہ ہووے وہ اور کیا ولی ہووے
بغیر از اوسکے کوئی منزل مقصود کو پہنچے
بلند اوسکا وہ ایوان مراتب ہے کہ بن اوسکے

نہین ہی ساکنان عرش کو پایہ رسائی کا

اگرچہ لاکھ پیغمبر اوسی کا آفریدہ ہی
محمدؐ مصطفےٰ لیکن بہ اوصاف حمیدہ ہی
موافق مرتبے اپنے کے ہر اک حق رسیدہ ہی
گروہ انبیا مین وہ ہی حق کا برگزیدہ ہی

سوا اوسکے لقب کسکو ملا ہی مصطفائی کا

سلیمان و سکندر اور کسری کیقباد و جم
فرشتہ بھی جہان ششدر رہے ہرگز نہ مارے دم

درخانہ پہ اوسکے بار کب پاتے ہین یہہ ہر دم
رکھے ہی منزلیت آستان سرور عالم

کہ فخر سلطنت ہی مرتبہ ان کی گدائی کا

کیا کلمہ نے اوسکے نفی و اثبات سے محرم
نصیحت مجھکو کرنا ہون رہے جبتک کہ دم مین دم

وہی روز قیامت کو بنے گا شافع عالم
اوسی کے عشق مین پابند الفت رہ دلا ہر دم

کہ ہوویگا وہی روز جزا موجب رہائی کا

فرشتہ اور بشر سے ہی خطا نسبت جو اسکو دو
بھلا بے میم احمدؐ اور عرب بے عین ہووے جو

نہین خیر البشر ہی بلکہ فخر انبیاء وہ تو
سراپا نور حق نام خدا کہئیے نہ کیون اسکو

کہ جس کا نقش پا ہو جبہ سا ساری خدائی کا

فرشتے اور بشر کی حق نے کی ہی آپسے خلقت
محمد مصطفےؐ اخلاق کی اک خاص ہی خلقت

ولے خالق نے کی ہر جنس کی کونین مین کثرت
دلیل اوسکے ہی یکتائی کی یہہ لاریب بے اجرت

کہ تھا سایہ نہ اس محبوب ذات کبریائی کا

مدس مولف بر شعر سعدی علیہ الرحمہ

دُرِ دریائے رحمت تو ہی بیشک منبع احسان
بروز حشر تو ہی ہی ہمارا شافع عصیان
ترا ابر عنایت ہی محیط عالم امکان
اگرچہ جوش زن ہی لاکھ اپنے جرم کا طوفان
چہ غم دیوار امت را کہ باشد چون تو پشتیبان
چہ باک از موج بحر آنرا کہ دارد نوح کشتیبان

کیا شاداب جب لا تقنطوا کے تو نے گلشن کو
بچھوڑونگا کبھی اے شاہ دین مین تیرے دامن کو
ہوئی امید رحمت دوست کو لعنت کی دشمن کو
جلا دے برق عصیان گر میرے نیکی کے خرمن کو
چہ غم دیوار امت را کہ باشد چون تو پشتیبان
چہ باک از موج بحر آنرا کہ دارد نوح کشتیبان

خدا نے سر پہ تیرے تاج رکھا ہی شفاعت کا
نگین دل پہ جنکے نقش ہی تیری محبت کا
کیا ہی تجھکو شاہنشاہ اقلیم نبوت کا
فشار قبر کا روز جزا کی رنج و آفت کا
چہ غم دیوار امت را کہ باشد چون تو پشتیبان
چہ باک از موج بحر آنرا کہ دارد نوح کشتیبان

گذر جبدم ہو میرا پل کے اوپر اے شہ والا
میری کر دستگیری ہو نہین عاجز او شکستہ پا

بھروسا ہی مجھے تیرے ہی الطاف و عنایت کا
اگرچہ آتش دوزخ بہت ہی تیز تر ہے

چہ غم دیوار امت را کہ باشد چو تو پشتیبان
چہ باک از موج بحر آنرا کہ دارد نوح کشتیبان

بہت حیران و سرگرداں ہوں میں شاہا گناہوں سے
نہیں معلوم ہوگا حال کیا میرا گناہوں سے
میرے سر پر ہی اک بار گراں کا سا گناہوں سے
سیہ ہے نامۂ اعمال سب اپنا گناہوں سے

چہ غم دیوار امت را کہ باشد چو تو پشتیبان
چہ باک از موج بحر آنرا کہ دارد نوح کشتیبان

پذیرا عرض عاجز کی یہ شاہ خوشخصایل ہو
تمھارے نور سے روشن چراغ خانۂ دل ہو
دیر دولت کی تیرے خاکروبی مجھکو حاصل ہو
فلک تو قبر ہو شمس الضحیٰ ہو عرش منزل ہو

چہ غم دیوار امت را کہ باشد چو تو پشتیبان
چہ باک از موج بحر آنرا کہ دارد نوح کشتیبان

تو بیشک احمد بے میم ہی محبوب یزداں ہی
جو تو حامی و فا کا ہی تو وہ پھر کب پریشان ہی
تیرا ایک عالم شاہ دین ممنون احسان ہی
ادھر گو نفس دشمن ہی اُدھر بدخواہ شیطان ہی

چہ غم دیوار امت را کہ باشد چو تو پشتیبان
چہ باک از موج بحر آنرا کہ دارد نوح کشتیبان

مخمس مولوی نور محمد صاحب تخلص ناظم ساکن سورت

رونقِ خلد بریں ہو یا رسولؐ
مایۂ دین مبین ہو یا رسولؐ
زینت روئے زمیں ہو یا رسولؐ
باغبانِ باغ دین ہو یا رسولؐ

معنیِ حق الیقین ہو یا رسولؐ

عالم وحدت کے تم ممتاز ہو
ہمسر و ہم بزم ہم آواز ہو
ہمدم و ہم صحبت و ہم راز ہو
ہم کلام و مونس و دمساز ہو

ہم نشان و ہمنشین ہو یا رسولؐ

ہو گلِ امکان کی تم رنگ و بو
دمبدم رہتے ہو حق کے رُو برو
ہم دلیلِ آیۂ لا تقنطوا
فرق گر کہئے تو مثلِ ایک مو

ہمقران ہو ہمقرین ہو یا رسولؐ

پشت آہو پر لکھا جب نام پاک
ہوگئی خوشبو ختن کی گرد خاک
نافۂ مشکین ہوا تب عطرناک
خاک پا کو بوئے گل میں اشتراک

رنگ روئے یاسمین ہو یا رسولؐ

جبکہ دندان نے کیا مونس حرام
نبدہ ہے زر تمھارے صبح و شام
خلق پر دندان مصری ہوئی حرام
قرب مین قوسین او ادنیٰ غلام

لامکان کے نازنین ہو یا رسولؐ

اوٹھ گئی دنیا سے جب حضرت کی ذات
بھول جائے خضر کو آب حیات
گر کہون مجھ زندگی کی تلخ بات
حشر مین کیجو مجھے او پر التفات

تم شفیق المشفقین ہو یا رسولؐ

دلمین یہہ امید ہی روز حساب
گر کرون تم پر شفاعت کا خطاب
جب کرے مجھ پر خدا حکم عذاب
یکبیک مت کیجو مجھپر عتاب

معنیٔ والکاظمین ہو یا رسولؐ

عالم امکان مین کیا تھی سروری
گنج مخفی نے کیا جب ظاہری
تھی عدم مین سایہ کو پیغمبریؐ
ہوئی جہان ایک حلقۂ انگشتری

اوسکے تم نقش نگین ہو یا رسولؐ

عطر و عنبر تھے تمھارے فیض یاب
اک اشارے سے دو شق ہی ماہتاب
تن سے گرتا تھا عرق مشک و گلاب
دفتر الایجاد کے صدر الکتاب

اوسکے حرف اوّلین ہو یا رسولؐ

جسکے حق مین سورۂ یٰسین ہی
باغ رضوان مصحف پروین ہی
عرش اونکے باغ کا گلچین ہی
اوسپہ شاہد سورۂ والتین ہی

رحمۃ للعالمین ہو یا رسولؐ

حشر مین ناظم کو کچھ پروا نہین
خوف دنیا اور عقبیٰ کا نہین
سب گنہگار و نین وہ رسوا نہین
بن تمھارے نام کے تقویٰ نہین

تم شفیع المذنبین ہو یا رسولؐ

مسدس میر محمد تقی صاحب مرحوم تخلص میر

جرم کی کھو شد نگینی یا رسول
کھینچوں ہوں نقصان دینی یا رسول

اور خاطر کی حزینی یا رسول
تیری رحمت ہی یقینی یا رسول

رحمۃ للعالمینی یا رسول
ہم شفیع المذنبینی یا رسول

لطف تیرا عام ہی کر مرحمت
مجرم و عاجز ہوں کر ٹک تقویت

ہی کرم سے تیرے چشم مکرمت
تو ہی صاحب تجھسے ہی یہہ سہلیت

رحمۃ للعالمینی یا رسول
ہم شفیع المذنبینی یا رسول

کیا سیہ کاری نے منہہ کالا کیا
رحم کر خاکِ مذلت سے اوٹھا

بات کرنے کا نہیں کچھہ منہہ رہا
میرے عفوِ جرم کی تخصیص کیا

رحمۃ للعالمینی یا رسول
ہم شفیع المذنبینی یا رسول

اب ٹھہر تا ٹک نہیں پائے ثبات
جرم کیا ہی میرے کتنی مشکلات

دستگیری کر کہ ہیں پاؤں نجات
ہی کفایت ایک تیری التفات

رحمۃ للعالمینی یا رسول
ہم شفیع المذنبینی یا رسول

دہر زیرِ سایۂ لطفِ عمیم
تجھسے جو پائے کرم عاصم اثیم

خلق سب وابستۂ خلقِ عظیم
سخت حاجتمند ہیں ہم تو کریم

رحمۃ للعالمینی یا رسول
ہم شفیع المذنبینی یا رسول

ہو رہے ہیں ہم جو دوزخکے حطب
رکھتے ہیں تجھسے عنایت چشم سب

سر پہ یہہ اعمال لائے ہیں غضب
تجھہ سوا کس سے کہیں احوال اب

رحمۃ للعالمینی یا رسول
ہم شفیع المذنبینی یا رسول

نیک و بد تیرے ثنا خواں ہیں سو ہم
ملتفت ہو تو تو کا ہیکا ہی غم

لطف تیرا ارز و بخشش اَتم
تو رحیم و مستحق رحم ہم

رحمۃ للعالمینی یا رسول
ہم شفیع المذنبینی یا رسول

روتا ہوں شرم گنہ سے زار زار
دیکھو جب ہوتا ہی اکرا اضطرار

بے عنایت کچھہ نہیں اسلوب کار
زیر لب کہتا ہوں ہیں یہہ بار بار

رحمۃ للعالمینی یا رسول ہم شفیع المذنبینی یا رسول ؐ

رو سیاہی جرم سے ہے بیشتر رو سفید و نین خجل مجھ کو ہر کر

ایک کیا آنکھین ہین میری ہی ادھر تجھ سے راجی ہے بصر اہلِ نظر

رحمۃ للعالمینی یا رسول ہم شفیع المذنبینی یا رسول ؐ

سبز برپا ہوگا سب تیرا نشان آفتابِ حشر مین بھرا امان

ہو وے گی انواع خلقت جمع وان کیون نہو سائے مین اوسکے دو جہان

رحمۃ للعالمینی یا رسول ؐ ہم شفیع المذنبینی یا رسول ؐ

کچھ بھی جو ہین واقف راز و نیاز عام تجھہ انعام ہر کر چشم باز

شعر یہہ مشہور وہ سب دل گداز پڑھتے ہین جائے دعا بعد از نماز

رحمۃ للعالمینی یا رسول ہم شفیع المذنبینی یا رسول

جبتلک تاثیر کا تھا کچھ گمان گہ قرآن خوان میر بھی کہ سبحہ خوان

وقت یکسان تو نہین اید و ستان اب یہی وردِ زبان ہی ہر زمان

رحمۃ للعالمینی یا رسول ہم شفیع المذنبینی یا رسول ؐ

مسدس سمجھو

خامہ ہی جی ہین کہ انگشت ید بیضا کرون طور کے شعلے سے کاجل لاؤن طور ایسا کرون

سنگ موسیٰ کی کھرل ہر دیدہ بینا کرون آبِ دُرِ اشک سے حل ہو سکے خنا کرون

پھر کاغذ سایۂ بالِ ہما پیدا کرون وصف اس پیغمبرِ بے سایہ کا انشا کرون

آنسوؤن نین اپنے سر کے بل چلون جون موجِ آب پھوٹی قسمت لیکے نکلون ہند سے مثلِ حباب

آبلونکی طرح آنکھونسے چلون روتا شتاب یا محمد کافرستا نین رہون کبتک خراب

تو ڑ کر اب حلقۂ گرداب دامان خود و خواب دُرِ غلطان کا سا عزم شرب و بطحی کرون

ہی سیہ کاری بھری جون شانہ ہر ہر بال مین زلفِ خوبان کے پھنسا ہون بطرح جنجال مین

کانٹے بالیکی مچھلی کی طرح ہون جال مین ہون گرفتار بلا سودائے خط و خال مین

یا رسول اللہ تڑپون کبتلک اسحال مین آؤن بازار مدینہ مین کچھ اب سودا کرون

عرش و کرسی کو تیرے منبر پہ صدقے کیجیے
آسمان کو روضۂ انور پہ صدقے کیجیے
تارونکو قندیل کے جھومر پہ صدقے کیجیے
ماہ نو کو حلقہائے در پہ صدقے کیجیے
مہر روشن کو تیرے مجمر پہ صدقے کیجیے
خاک اپنا دل جلا کر عود کے جیسا کرون

قفل کنز العرش مفتاح زبان سے کھولون ہون
عالم بالا سے مضمون بلند آوین نہ کیون
سرو بالا کیون کہ بالائے ہمایون کو کہون
میری آزادی کو تیرے سرو کے صدقے مین دون
خواہش ہین گر قدِ ہیبایہ کو تیرے دیکھلون
گر پڑون قدمون پہ بس اور اپکو سایہ کرون

خاکسار پادشاہ تیرا ہون مجھے کیا چاہیے رخت
سایۂ دیوار رشک آسمان ہے تاج و تخت
اشک بانا تیر سے میرے جو ہون سر سبز بخت
مرغ جان کا ہو نشیمن گرد روضہ کے درخت
طائر پابند ہون تا رنفس ہی قید سخت
ہے یہی پروا جو یہہ ٹوٹے اُدھر پروا کرون

کحل مازاغ البصر نرگس کا تیرے بوسہ خواہ
اصفہان کے سرمے سے ہو نین زیادہ رو سیاہ
میرے آقا میرے مالک میرے والی اک نگاہ
مجھہ سیاہ و سوختہ کے حال پر بھی گاہ گاہ
گھر بنا ہو یا محمد کھینچو مجھکو مثل کاہ
اس سواد ہند سے رہنے کا منہہ کالا کرون

تو وہ گل ہے گرچہ پھاڑا نامۂ اقدس تیرا
پلیٹ بھی پرویز کا غنچہ صفت چیرا گیا
تیرے گلشن مین فلک اک سبزۂ بیگانہ سا
عطر گل بوئے چراغ کشتہ پر تیرے فدا
طشت از بام اوفتادہ ماہ تیرے ہاتھ کا
وصف مین شق القمر کے اور کیا املا کرون

آکے پلکونسے مین جھاڑون صحن روضہ دمبدم
حلقۂ باب مبارک پر ملون یہہ چشم نم
آہ سوزان سے کرون روشن قنادیلین بہم
مجھکو ہو معراج سمجھو اوجِ مینارِ حرم
دست مژگان مین ہو تسبیح دُر سے اشک کم
ذکر آنکھونسے مین سبحان الذی اسریٰ کرون

مخمس عبد اللہ خانصاحب مہر بر غزل قدسی

میرے نالے نہ سمجھہ غلغلۂ بے سببی
عاشقون کو ہی برابر ادب و بے ادبی
نظر لطف و عنایت سے ہے عاصی طلبی
مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت کہ عجب خوش لقبی
تیری صورت پہ فدا جان سے ہے سب عالم
کیون نہ مکتے مین رہون آئینہ سان مین ہردم

نور ہی نور ہے تو ماہ عرب مہر عجم
من بے دل بجمال تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال ست بدین بو العجبی

تیرے آنیکی خبر پہلے ہی سے تھی مشہور
چاہیں منکر نہ کریں دین تیرا اب منظور
گو کہ ہر علم سے واقف ہی تو لیکن بضرور
ذات پاک تو درین ملک عرب کردہ ظہور
زان سبب آمدہ قرآن بہ زبان عربی

اے بہار چمن دین و ریاض اسلام
تو گل باغ قدس شاہد فردوس مقام
سارا عالم تیری بخشش سے ہوا شیرین کام
نخل بستان مدینہ ز تو سرسبز مدام
زان شد شہرۂ آفاق بشیرین رطبی

حامل وحی خدا شان نزول لولاک
حور و غلمان و ملک سے بھی سوا طاہر پاک
نور کے واسطے زیبا جو نہ تھا مسکن خاک
شب معراج عروج تو گذشت از افلاک
بمقامی کہ رسیدی نہ رسد ہیچ نبی

تیرے آگے کوئی عالم میں نہو گا ممتاز
یہاں دھرے رہتے ہیں سب طاق پہ سرمایۂ ناز
فخر کی جا ہی جو محمود نے تیرا ایاز
بردر فیض تو استادہ بصد عجز و نیاز
زنگی و رومی و طوسی یمنی و حلبی

جب کہے تجھسے خدا آپ کہ لولاک لما
پھر بھلا کون مقابل ہو تیرا بڑھکے تو کیا
نام پر تیرے فرشتون نے پڑھا صل علیٰ
نسبتی نیست بذات تو بنی آدم را
بہتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی

اپنے کامون سے پشیمان بحال مضطر
عرض حاجات کو آیا ہون تیری چوکھٹ پر
کسطرف جاؤن تیرے پاس سے محروم اٹھکر
چشم رحمت بگشا سوی من انداز نظر
اے قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی

کیا کہون کیلئے سر ڈالے ہوئے ہون ہر دم
یا خدا جانتا ہی یا دل مضطر جو ہی غم
اشک جاری ہین میرے دیدۂ تر سے پیہم
نسبت خود بسگت کردم و بس منفعلم
زانکہ نسبت بہ سگ کوی تو شد بے ادبی

چشمۂ جود و عنایت ہی ہمین تیری ذات — جام شہد و لبن و بادہ پہ تا چند برات
بس کہا تنک ہین شوربۂ حسرت ہیہات — ما ہمہ تشنہ لبانیم و توئی آب حیات

لطف فرما کہ زحد میگذرد تشنہ لبی

پھر کیا عرض کرے تجھسے نہین پردہ کوئی — شربت وصل دوا ہی تیرے بیمارون کی
کچھ تو فرما لب اعجاز نما سے تو بھی — سیدی انت حبیبی و طبیب قلبی

آمدہ سوئے تو قدسی پئے درمان طلبی

مخمس مولف بر غزل کافی علیہ الرحمہ

ہلال عید ابروئے محمدؐ — ہی اختر چشم نیکوئے محمدؐ
گل سنبل ہی گیسوئے محمدؐ — بہار خلد ہی روئے محمدؐ

شمیم جانفزا موئے محمدؐ

بیان قرآن مین جب حق تعالیٰ — کرے خلق عظیم صاف جس کا
لکھے وصف اوسکا یارائے بشر کیا — ہوا پیدا نہ ہوگا کوئی ایسا

عدیم المثل ہی خوئے محمدؐ

کبھی وحشت زدہ صحرا کو جاتا — کبھی آوارہ گی سے خاک اوڑاتا
کبھی دیوانہ سان پھر لب پہ لاتا — دل وحشی ہی زنجیرین توڑاتا

بشوق یاد گیسوئے محمدؐ

بوقت نزع میری روح قمری — کرے جب آشیانہ تن کا خالی
تمنا ہی کہ دیکھے یا الٰہی — سہی سرو ریاض بمثالی

قد رعنائے دلجوئے محمدؐ

خدائے پاک کے جبریل جاسوس — جب آتے تھے فلک سے پھر پابوس
یہی کہتے تھے وہ سدرہ کے طاؤس — نہ دیکھا ہو زمین پر جسنے فردوس

وہ آکر دیکھ لے کوئے محمدؐ

ہی جبتک سینے مین دم تنمین طاقت — سدا کرتا رہونگا شہ کی مدحت

کیا کر شیخ مسجد میں عبادت
ہمیں ہی وہ جگہہ محراب طاعت
جہان ہو ذکر ابروئے محمدؐ

مروت کے فلک کے ہیں یہہ مہتاب
چمن زار وفا ہی انسے شاداب
ہی چہرہ انہماکو انسے ہی تاب
بس اب کافی ہی آگے جائے آداب
کہان تو اور کہان روئے محمدؐ
صلی اللہ علیہ وسلم

مسدس غضنفر

وصف رسول میں جو طبیعت روان ہوئی
مشک ختن سی صاف ہی خوشبو عیان ہوئی
عنبر فشان زبان قلم در دہان ہوئی
نور نبی پاک سے روشن جہان ہوئی
گرویدہ ہیں مدح رسول زمان ہوئی
جاری ثنا رسولؐ کی دیکھو کہان ہوئی

سردار انبیا کے ہیں محبوب کبریا
لوح جبین کو شکر کے سجدہ میں رکھدیا
احمدؐ کا نام لکھتے ہی خامہ نے یہہ کہا
ہم بیکسون کے حال پہ رب نے کرم کیا
بلبل کی بھی چمن میں زبان گلفشان ہوئی
جاری ثنا رسول کی دیکھو کہان ہوئی

گرویدہ ہیں حور وہیں غلمان ہیں ثنا
باغوں میں بلبلوں میں گلوں میں صبا سما
پریوں میں اور دیوؤں میں جنوں میں برملا
مدح و ثنا ہمارے نبیؐ کی ہے جابجا
اور بحر و بر میں مدح نبی یکسان ہوئی
جاری ثنا رسول کی دیکھو کہان ہوئی

لولاک جسکی شان ہی خادم ہی جبرئیل
کوثر کا حوض ہوگیا جسکے لئے سبیل
شمس و قمر سے نور ہوا جسکا بے عدیل
قرآن کے ہر ورق سے محمدؐ کی ہی دلیل
عرش خدا پہ مدح شہ لامکان ہوئی
جاری ثنا رسول کی دیکھو کہان ہوئی

شق القمر کا معجزہ کسکا ہوا ہے اور
خوشبو بسان گل تو پسینہ گلاب طور
بے سایہ کس بشر کا ہوا تھا کرو تو غور
روز ازل سے تا بہ ابد ہے نبی کا دور
اشتر کی سوسمار کی گویا زبان ہوئی
جاری ثنا رسول کی دیکھو کہان ہوئی

تیری غضنفر آج سے عزت بھی ہوگئی
دنیا کے رنج سے تجھے راحت بھی ہوگئی
مدح رسولؐ کرنے سے حرمت بھی ہوگئی
واللہ سب سے خوب یہہ قسمت بھی ہوگئی

شکر خدا کہ مدحِ نبی ہم سے بیاں ہوئی — جاری ثنا رسُولؐ کی دیکھو کہاں ہوئی

مسدس فارسی

زِ سپہرِ گرد چنان گذر کہ رشیشہ مے گذرد نظر — نہ بپا ز رفتن رہ اثر نہ بروح غم نہ بجان ضرر
نہ بجان سری نہ زدل خبر نہ ملک رسیدہ و نی بشر — تو عروج پایۂ او نگر کہ کجا رسیدہ بیک نظر

بلغ العلےٰ بکمالہ — کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ — صلوا علیہ و آلہ

چو رسید خواجہ درآن مکان ہمہ راز گشت برو عیان — چہ عیان کہ گشت برو عیان چہ نہان کہ بود ہمہ نہان
پس پردہ خالقِ انس و جان بسرور وصلِ شہ شہان — ز برای رمزمۂ بیان بملک اشارہ کند کہ ہان

بلغ العلےٰ بکمالہ — کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ — صلوا علیہ و آلہ

ز بہارِ حسنِ رخِ نکو چمنی شدہ ہمہ کو بکو — نہ اشارتی و نہ گفتگو نہ سراغ راہ و نہ جستجو
چو بسر آمدہ آرزو و بخضر بگفت خدای او — کہ ببلبل بکن و ضو برسان تو باد بچار سو

بلغ العلےٰ بکمالہ — کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ — صلوا علیہ و آلہ

چو نوید مقدم شاہ دین برسید بر فلک برین — پئے سجدۂ قدمِ مبین مہ و مہر شد ہمہ تن جبین
ملک و بشر فلک و زمین ہمہ شادمان و طرب گزین — لب جبرئیل بذکر این کہ جناب سیّد مرسلین

بلغ العلےٰ بکمالہ — کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ — صلوا علیہ و آلہ

دل و جانِ من بفدائی تو سر و دیدہ وقف ہوائی تو — چہ کسیکہ بہر لقائی تو شدہ اشتیاق خدائی تو
ز سپہر تا بسرائی تو ہمہ نور شد بضیائے تو — چو بلا مکان شدہ جای تو دل عرش گفت ثنائی تو

بلغ العلےٰ بکمالہ — کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ — صلوا علیہ و آلہ

بشگفت غنچہ چمن چمن چو شمید نکہتِ پیرہن — شدہ زرد شمع در انجمن چو بدید روی تہ زمن

بزبان نمیرسد از دہن مگر این سخن مگر این سخن
کہ زپردۂ فلک کہن رسد این ترانہ بگوش من

بلغ العلے بکمالہ
کشف الدجی بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ
صلوا علیہ وآلہ

چو فتادہ غلغلہ بر سما کہ قریب آمدہ مصطفےٰ
خضر و مسیح برہنہ پا بدوید پیش کہ مرحبا
چہ ملک چہ حور چہ انبیا ہمہ تن زبان زپئے دعا
لب ہر فرشتہ جدا جدا بہمین ترانہ شد آشنا

بلغ العلے بکمالہ
کشف الدجی بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ
صلوا علیہ وآلہ

شب وصل برقع دلکشا چو کشادہ از رخ جانفزا
زخودی گذشتہ و خویش را بخودش ندید بجز خدا
نظر و نظارۂ دلربا دل و ہمکنار پئے مدعا
چو نصیب گشت درین لقا زفلک بلند شد این صدا

بلغ العلے بکمالہ
کشف الدجی بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ
صلوا علیہ وآلہ

مخمس مولانا کافی برغزل جامی علیہم الرحمہ

محو دیدار کو لاحق ہی کبھی بیہوشی
عالم ہوش مین گر ناہی کبھی نالہ کشی
آہ مین کس سے کہون موجب دیوانہ وشی
بے حبیب مدنی عربی قرشی
لہ بود درد و غمش مایۂ شادی و خوشی

ہی حیات ابدی جلوۂ دیدار کے سات
مرگ عشاق ہی ہجر انکی مصیبت ہیہات
صورت ماہی بے آب تڑپ ہی دن رات
مصلحت نیست مرا سیری ازان آب حیات
ضاعف اللہ بہ کل زمان عطشی

مین نہ قمری ہون کہ ہون عاشق سرو بستان
مین نہ بلبل ہون کہ ہون الفت گل مین نالان
ہون نہ مین کبک کہ ہون ماہ کے صدقے قربان
ذرہ وارم بہوا داری او رقص کنان
تا شدہ شہرۂ آفاق بخورشید وشی

حبذا اصل علی ذات نبی اکرم
گلبن گلشن اعجاز ہی سرتا بقدم
جلوۂ روئے مبارک کا کہون کیا عالم
گرچہ صد مرحلہ دوست زپیش نظرم

وجہہ فی نظرے کل غداۃ وعشی

الفت احمد مختار میں جو ہی خورسند
یا شکستہ نکے لئے بیٹھے کافی تا چند
میں آزادی ہی اسکے لئے یہہ قید و بند
جامی ارباب وفا جز رہ عشقش نروند
سر مبادت کہ ازین راہ قدم بازکشی

مخمس خواجہ محمد شاہ تخلص شہرت بر قصیدۂ شہیدی

لکھا یدل کیکے بسم اللہ نام اس شاہ احجد کا
کہین کیا وصف ہم صلِ علیٰ ذات محمدؐ کا
کلام اللہ اک نقطہ ہی جسکے حمد مجید کا
طلوع روشنی جیسی نشان ہو شہ کی آمد کا
ظہور حق کی حجت ہی جہان مین نور احمدؐ کا

ازل سے شافع محشر خطاب اس رتبک کل کا تھا
ہراک جن و ملک شاگرد اس ختم رسل کا تھا
مگر وہ رحمۃ للعالمین ہادی سبل کا تھا
دبستانِ ازل مین وُہ معلم عقل کل کا تھا
نہ تھا نام و نشان جن روز ون اس لوح زبرجد کا

چراغ مہر و مہ روشن ہین اسکی بزم تزئین مین
زبان کیونکر نہو قاصر بیان عز و تمکین مین
ملائک ہین نقیب اس بادشاہ دینکی تحسین مین
چمن پیرائے کن فراش اسکی بزم رنگین مین
بہار آفرینش ایک بوٹا اوس کی مسند کا

اوٹھا جب بحر و بر مین شور حضرتکی بنوت کا
لگا کفار کو ہندوستان مین مثلِ بت سکتا
ہوا صحرا تو خشک اور جوش مین آیا ہراک دریا
عجم مین زلزلہ نوشیروان کے قصر مین آیا
عرب مین غل ہوا جو وقت اوسکی آمد آمد کا

خضر ہی نے نہین پایا رہِ تسلیم کو اُس سے
بزرگی خلد مین ہی چشمۂ تسنیم کو اُسّے
ملک بھی عرش سے آتے تھے یہان تعلیم کو اُسّے
شرف حاصل ہوا آدم اور ابراہیم کو اُسّے
نہ تھا فخر دو عالم فخر تھا اپنے اب و جد کا

منزہ تر صفا تو نسے جو وہ محبوب یزدان تھا
ترقی مراتب اپنا ہراک اس سے خواہان تھا
بشر تو کیا ملک عرش آشنا نکا اسکے دربان تھا
شب و روز اُنکے صاحبزادونکا گہوارہ جنبان تھا
عجب ڈھب یاد تھا روح الامین کو بھی خوشامد کا

فقط گل ہی نہیں اس گلشن عالم کی تزئین کو
ضیا ہی اوسکے رخ سے روئے مہر و ماہ و پروین کو
لکھیں ہم کسطرح اوصاف اعجاز شہ دین کو
وہ اس عالم میں رونق بخش تھا حوروں کی تسکین کو
گیا جنت میں طوبی بنکے سایہ اس سہی قد کا

بنائے خلد ہی روئے گل شاداب سے اُسکے
بنے ہیں حور و غلمان نور عالمتاب سے اُسکے
ہوئے چشمے رواں ہر سو لب سیراب سے اُسکے
رواں تسنیم و کوثر ایک قطرہ آب سے اُسکے
کروں کیا وصف اُس دُرِّ یتیم بحر سرمد کا

وہ دم میں عالم بالا کی جاکر سیر کر آیا
تھا بستر گرم ہی جب پھر کے وہ خیر البشر آیا
تعجب ہر کس و ناکس کو اس اعجاز پر آیا
شب معراج چڑھکر عرش سے دم میں اُتر آیا
بیان اوس قلزم معنی کے کیا ہو جزر اور مدّ کا

پڑھایا حق نے تھا علم لدنی کا سبق اوسکو
بہت آسان تھا حل کر دینا مضمون ادق اوسکو
دل اوسکا مظہر معنی تھا کیا ہوتا قلق اوسکو
کشادہ عقدۂ باطن میں کافی نام حق اوسکو
کھلا کرتا ہی بن کنجی ہمیشہ قفل ابجد کا

خدا نے ہی جو کل من علیہا فان فرمایا
یہہ قدرت کا تماشا اوسنے بندوں کو ہی دکھلایا
وہ تھا محبوب حق باطن میں اوسنے وصل حق پایا
وفات ظاہری سے جوہر جاں میں نہ فرق آیا
وہ جسم پاک گو محسود تھا رُوح مجرّد کا

بیان کیا وصف اس خیر البشر کے معجزوں کا ہو
جو کوئی صدق دلسے جائے اسکے آگے بینا ہو
مضرت سنگ سے دشمن کے جسم پاک کو کیا ہو
گرا فعی بنکے جا نکلے ادھر ابلیس اندھا ہو
ملا ہی قصر اخضر رُوح کو اُسکی زمرّد کا

کہوں کیونکر نہ اوسکو عالم تکوین کا عامل
کہ امت کے لئے بار شفاعت کا ہوا حامل
وہی زیر و زبر میں پیشوائے ناقص و کامل
اودھر اللہ سے واصل ادھر مخلوق سے شاغل
خواص اوس برزخ کبری میں تھا حرف مشدّد کا

نہ مرقد میں نہاں گو ہو گئے نظروں سے انکے
ہیں یکساں ظاہر و باطن میں آگے اہل ایمانکے
مساوی ہی ترقی و تنزل دلمیں عرفانکے
نہ کم قدر اوسکی شیرازہ بکھر جانیسے ارکانکے

نہ افزون رتبہ قرآن مجزاً سے مجلّہ کا

عزیزو کنت کنزاً کی ذرا معنی کو دیکھو تو
شریعت اور طریقت کی حقیقت کو ذرا سمجھو
کہ ظاہر کیفیت سے معرفت کی آگہی کچھ ہو
گذر وحدت سے کثرت مین ہوا ذات مطلق کو

نہ بنتا صفر گر نقش احد پہ میم احمدؐ کا　صلی اللہ علیہ وسلم

نہین اوس طفل کو کچھ فکر جسکا باپ اور ماہو
تیرے دامن کا مجھپر یا رسول اللہ سایا ہو
رعایا کے بھی دلمین اپنے حاکم کا بھروسا ہو
بھروسا ہر کسیکو اک حصار عافیت کا ہو

مجھے نام مبارک کا ہی ذوالقرنین کو سد کا

تیرے قصر رفیع الشانکا خورشید روشندان
کہون کیا ہی جو کچھ رتبہ تیرا اے شاہ انس و جان
ملایک سب تیرے عرش آستانکے رہتے ہین دربان
تیرے پابوس سے ہفتم فلک پر منزل کیوان

تیرے سجدے مین ہشتم آسمان پہ فرق فرقد کا

معین تجھ کو دو عالم کا کہون کیونکر نہ انکو شخو
زبان کیونکر نہ اپنی شکر مین احسانکے گویا ہو
سلمان بھی ہین کافر بھی تیرے ممنون ہین انکو
خدا بن مانگے کیا کیا نعمتین دیتا ہی بندونکو

تیرا دست دعا ضامن ہی جسکے کل کے مقصد کا

پئے خدمت ملینگے حور و غلمان بزم جنت مین
تیرے ہاتھوں سے ایشاہ رسولان بزم جنت مین
جواہر کے عنایت ہونگے ایوان بزم جنت مین
ٹنگینگے جگھگڑی عشرت کے سامان بزم جنت مین

کھلے کا حال امت کو تیرے انعام بیحد کا

زمانیمین اگرچہ اسکے ہین ہراک تمنائی
نہین ہی وجہ رنگ اس لعل رمانی کا سودائی
کرے ہین اہل قبلہ جا کے اسکی سنت جبین سائی
رہ کعبہ مین تیرے روضہ کے در پر جا پائی

اسی اندوہ سے ہی رنگ تیرہ سنگ اسود کا

اطاعت سے تیری کب منحرف کوئی سر مو ہو
تمھارا حکم پر اعجاز جب گرم تکاپو ہو
جو ہو برگشتہ اوسکا مثل شیطانکے سیہ رو ہو
نشانہ قادر انداز قدر کا دست و بازو ہو

تیری خواہش کرے تیر قضا کو حکم گر رد کا

خدا جسوقت قاضی بنکے بیٹھے گا عدالت کو
بکا اوسدم کریگا دیکھکر تو حال امت کو

کریگا تجھ پہ جاری جسگھڑی دریائے رحمت کو
لب گوہر نشان وا ہوئینگے جب عرض شفاعت کو
تماشا گاہ محشر مین نکلینگے نیک منہہ بد کا

ہوا قرآن نازل آپ کی شان نبوت مین
بہشتی لا چکے ایمان ایام رضاعت مین
مجھونکو تیرے کچھ شک نہین تیری امامت مین
عدو کو حشر تک انکار ہو تیری رسالت مین
محل باقی رہے اللہ کے قول مؤکد کا

تیری ہی شان مین لولاک جب فرما چکا رحمان
تیرے جلوے کے باعث ہی بناء عالم امکان
پیمبر گو ہوئے لاکھون مگر اے شاہ انس و جان
ہوا تجھسا نہ ہو سکتا ہی میرا ہی یہی ایمان
نہ مانون مسئلہ ہرگز کسی زندیق و مرتد کا

مجھے کب مانتا تھا کوئی کب میری یہہ شہرت تھی
دل حاسد کٹا کرتے تھے یون یا تو یہہ کب میری
یہہ سب تاثیر ہی تجھ مین تیرے معجز بیانی کی
تیری تعریف سے میری زبان مین آئی ہی تیزی
صفاہان تک مسخر ہو گا اس تیغ مہند کا

بنینگے فرد باطل شعر خوش عنوان ہزارونکے
نشان نام بھی ہو جائینگے پنہان ہزارونکے
رہینگے دلکے دل ہی مین غرض ارمان ہزارونکے
پھٹینگے مثل تقویم کہن دیوان ہزارونکے
ہوا عالم مین شہرہ میرے اشعار مجدد کا

فقط حسرت نہین اپنی ہوئی معراجکی طالب
تمنا بھی ہی دلمین ہر گھڑی معراجکی طالب
ہی اپنی روح تیمن یا نبی معراجکی طالب
ہوئی ہی ہمت عالی میری معراجکی طالب
میسر ہو طواف اے کاش مجھکو تیری مرقد کا

کبھی تو اوسکے فرش خاک پر جا کر ملون آنکھین
کبھی بالائے در اور گاہ زیر در ملون آنکھین
ستون پر گہ ملون تربت پر اور اکثر ملون آنکھین
کبھی نزدیک جا کر آستانے پر ملون آنکھین
کبھی مین دور بیٹھون اور کرون نظارہ گنبد کا

نظر سے جبکہ روضہ تیرا اے اہل کرم گذرے
نہ پھر جی پر خیال گلشن کوئے ارم گذرے
مزہ مرنیکا بھی تب ہی جو یون تیری قسم گذرے
فراغ دل سے گر وہان زندگی کا کوئی دم گذرے
حسد ہو خضر و عیسیٰ کو میرے عیش مخلد

فنا کس کو نہیں اس دار فانی میں خداوندا اوسے نابید ہونا ہی ہوا دنیا میں جو پیدا
دعا میری یہی درگاہ میں تیرے ہے یا مولا مدینے کی زمین کے گر نہ لایق ہو مرا لاشا
کسی صحرا میں وہان کے طعمہ ہونہیں دام اور دد کا

نہ جبتک باہی گلزار کوچہ میں تیرے پہنچے نہ جبتک یہہ کبھی قید نفس کے دام سے چھوٹے
نہیں ہی طاقت پرواز گو تمین ذرا میرے تمنا ہی درختوں پر تیرے روضہ کے جا بیٹھے
قفس جس وقت ٹوٹے طایر روح مقید کا

کہان طاقت جو اوسکا وصف ہو ارقام شہرت سے ہوا پیغمبری کا خاتمہ ختم رسالت سے
بھلا کیونکر نہو وے انس مجھکو نام حضرت سے خدا منہہ چوم لیتا ہی شہیدی کس محبت سے
زبان پر میری جس دم نام آتا ہی محمد کا

مربع سمجھو

بند ۱

گئے عرش سے بھی نبی گذر بلغ العلے بکمالہ کیا دو جہانکو جلوہ گر کشف الدجی بجمالہ
وہ خلیق تر وہ کریم تر حسنت جمیع خصالہ وہ شہ رسل وہ مہ بشر صلوا علیہ و آلہ

بند ۲

وہ محمد اور وہ مصطفٰےؐ وہ چراغ شاہ زمن ہدا زہے رتبہ نعل کی خاک کا کہ خدا کا عرش ٹھہر گیا
وہ ہے زیب و زینت دوسرا نہیں مثل جسکے ہے دوسرا ہی محمد افسر انبیاؐ صلوا علیہ و آلہ

بند ۳

وہ ہے صواب بشیر ہے وہ ہے عذاب نذیر ہے وہ بلا مثال و نظیر ہے وہ چراغ بدر منیر ہے
وہ تمام میرونکا میر ہے ملک الملوک فقیر ہے وہ نبی عذر پذیر ہے صلوا علیہ و آلہ

بند ۴

وہ ہے سبکا چشم و چراغ جان وہ رسول برحق انس و جان نہ ملک کو ہووے گذر جہان وہ گیا وہان شہ دو جہان
ہو درود اسپہ جہان جہان خلق عظیم ہی جسکی شان اوسے روز حشر عطا نشان صلوا علیہ و آلہ

بند ۵

رہے سمجھو کیونکہ یہ حیف ہیں کہ نبی کی نعت کو گئے کہیں ہے جہان میں جتنی جہان کہیں گو مین خلق ہے یا کہیں
کے ہے انہی باغ کا خوشہ چین یہی فقیر یا کہ شاہ چین وہ تو ہیں رحمت عالمین صلوا علیہ و آلہ

مسدس محمد حسین خانصاحب تخلص تحسین

گھیرا غم عشق شہ عالی نسبی نے شاہ دو جہان خسرو والا حسبی نے
محبوب خدا سرور امی لقبی نے بے چین کیا دل کو میرے مطلبی نے

دل کو میرے تسخیر کیا اک عربی نے   مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

رنجور کیا مجھ کو تب ہجر نبی ؐ نے   مقبول احد قبلۂ حاجت طلبی نے
شاہنشہ کونین رسول عربی نے   سب کام و زبان خشک کئے تشنہ لبی نے

دل کو میرے تسخیر کیا اک عربی نے   مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

گھیرا الم الفت ماہ عجمی نے   سردار بنی ہاشم و مکی مدنی نے
پہنچا دے صبا خاک میری تو ہی مدینے   اندوہ جدائی نہیں دیتا مجھے جینے

دلکو میرے تسخیر کیا اک عربی نے   مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

ایذا مین جدائی کی دل زار ہے سہتا   طوفان سرشک آنکھوں سے ہر لحظہ ہی بہتا
ہر پیر و جوان سے مین شب و روز ہون کہتا   مین ملک عجم مین نہین رہتا نہین رہتا

دلکو میرے تسخیر کیا اک عربی نے   مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

جان آئی ہی لب پر نفس سرد ہون بھرتا   ہے ہے نہین پہلو مین دل زار ٹھہرتا
کیا خاک کہون حال کہ ہون ہجر مین مرتا   ہے دل ہی کو معلوم جو ہی دل پہ گذرتا

دلکو میرے تسخیر کیا اک عربی نے   مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

حالت دل ناشاد کی ہی دن بدن ابتر   آنکھوں مین اندھیرا سا ہی چھایا ہوا اکثر
رہتا ہی شب و روز خیال رخ انور   پڑھتا ہون اسی شعر کو شام و سحر اکثر

دلکو میرے تسخیر کیا اک عربی نے   مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

یون آگ نکلتی ہی میرے چاک جگر سے   جون مہر نمایان ہو گریبان سحر سے
لاغر ہی تن زار میرا نار نظر سے   ہرگز مجھے رغبت نہین سیر گل تر سے

دلکو میرے تسخیر کیا اک عربی نے   مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

ہون شیفتہ و والۂ دیدار کسیکا   دل دادۂ آئینۂ رخسار کسیکا
دل بستۂ گیسوئے گرہ دار کسیکا   لب تشنۂ و سرگشتۂ و بیمار کسیکا

دل کو میرے تسخیر کیا اک عربی نے   مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

ہر لحظہ ہی دلپر میرے اک رنج کا کہسار   ہر لحظہ ہی جان بار مصائب سے گرانبار

بیڈھب ہی لگا جی کو میرے عشق کا آزار
ہوں دامِ غم و درد میں کیونکر نہ گرفتار
دلکو میرے تسخیر کیا اک عربی نے
مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

غمگین ہی میرا دل تو میری جان ہی المناک
سینہ جو ہی پر درد و الم سے تو جگر چاک
القصہ کیا سوزِ دروں نے مجھے خاک
پر کچھ نہیں اسمیں گلہ گردشِ افلاک
دل کو میرے تسخیر کیا اک عربی نے
مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

رہتا ہوں تجھ بن سراسیمہ و حیران
جوں زلف پریشان ہی میرا حال پریشان
ہی آہ کبھی لب پہ کبھی نالہ و افغان
جوں دامنِ گل چاک ہی سو جا سے گریبان
دلکو میرے تسخیر کیا اک عربی نے
مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے

مخمس مولف

تاجدارِ ہل اتیٰ ہو یا رسول
شاہ اقلیمِ سخا ہو یا رسول
مالکِ تختِ ولا ہو یا رسول
اوجِ وحدت کے ہما ہو یا رسول
رونقِ عرشِ خدا ہو یا رسول

گلبنِ یٰسین کے تم ہو آبشار
مزرعِ طٰہٰ کے تم ہو سبزہ زار
گلشنِ لاتقنطوا کی ہو بہار
پردۂ اسریٰ کے تم ہو رازدار
مہرِ برجِ والضحیٰ ہو یا رسول

نور افزائے کفِ موسیٰ ہو تم
روح بخشِ قالبِ عیسیٰ ہو تم
نوح کے طوفان کے رد فرما ہو تم
جود و بخشش میں خلیل آسا ہو تم
پیشوائے انبیا ہو یا رسول

تم بہارِ روضۂ لاہوت ہو
تازگی بخشِ گلِ ملکوت ہو
نہرِ آبِ چشمۂ ناسوت ہو
عندلیبِ گلشنِ جبروت ہو
شمعِ بزمِ انبیا ہو یا رسول

آپکے رخ کی اگر دیکھے چمک
ایک ذرّہ سی جو خورشیدِ فلک
منہہ چھپائے شرم سے بیٹھے و شک
ماہ پھر کیا ہو مقابل یکبیک
مظہرِ نورِ خدا ہو یا رسول

آپکی حرمت سے یا احمد نبی
داخلِ جنت ہوئے آدم صفی
آتشِ نمرود گلشن بن گئی
مشکل ابراہیم کی آسان ہوئی
سبکے تم مشکلکشا ہو یا رسول

مشکلو نمیں اور کل آفات ہیں
بلکہ سب حالات و سب اوقات میں
قبر کی سختی میں اور سکرات میں
عاصیوں کو حشر کے عرصات میں
کون حامی تم سوا ہو یا رسول

جبکہ ہو خورشید تابان حشر کا
خشک بے آبی سے ہو سبکا گلا
ہے یہی چشم و تمنائے وفا
صدقۂ آل وصحاب باصفا
جام کوثر کا عطا ہو یا رسول

مسدس لال محمد صاحب یکتا بر شعر شمس الدین تبریزی علیہ الرحمہ

ہم تیری درگاہ کے بندے ہیں اور آقا توئی
فرش سے عرش بریں تک سیر کر آیا توئی
شہرۂ آفاق اور مشہور ہے ہر جا توئی
انبیائے حق پہ برحق مرتبہ پایا توئی
یا رسول اللہ حبیب خالق یکتا توئی
برگزیدہ ذوالجلال پاک بے ہمتا توئی

شعشۂ انوار سے تیرے جہاں ہے جلوہ گر
اختر تابان ہیں ہے رخشان تیرا نور نظر
ذرہ پرتو سے تیرے روشن ہیں یہ شمس و قمر
مست ہو تیری ثنا میں پڑھتے ہیں جن و بشر
یا رسول اللہ حبیب خالق یکتا توئی
برگزیدہ ذوالجلال پاک بے ہمتا توئی

وہ دہن مہ کا کہاں رخ سے تیرے تشبیہ دیں
ٹکٹکی باندھے ہوئے ہو صورت تیری دیکھا کریں
روئے روشن پر تیرے خورشید کو صدقے کریں
ہو کے ہر آئینہ حیران آئینہ سان یوں کہیں
یا رسول اللہ حبیب خالق یکتا توئی
برگزیدہ ذوالجلال پاک بے ہمتا توئی

مالک خلد بریں زیبندۂ کون و مکان
کسنے پایا ہے سوا تیرے یہ فخر و عز و شان
صاحب خلق عظیم و واقف سر نہان
پر فرشتوں کے جہاں جلتے ہیں تو پہنچا وہان
یا رسول اللہ حبیب خالق یکتا توئی
برگزیدہ ذوالجلال پاک بے ہمتا توئی

لامکاں پر کون گذرا دوسرا تیرے سوا
جزو کل نے فیض سے پائی تیرے نشو و نما
تو ہی تھا جلوہ کنان با جلوۂ نور خدا
آدمؑ و حواؑ کو تیرے نور سے پیدا کیا
یا رسول اللہ حبیب خالق یکتا توئی
برگزیدہ ذوالجلال پاک بے ہمتا توئی

شرق سے لے غرب تک شاہا تیرا ہی فیض عام
چشمۂ فیض و عطا و منبع جود و کرام
تیرے ہی ابر کرم سے تازہ ہے کشت انام
کون ہے تیرے سوا دارین میں عالی مقام
یا رسول اللہ حبیب خالق یکتا توئی
برگزیدہ ذوالجلال پاک بی ہمتا توئی

یکنظر دیکھیں اگر تیری وہ چشم سرگین
کیا فقیر باصفا اور کیا شہ مسند نشین
شرم سے آنکھیں چرائیں آہوئے صحرا چین
عجز سے کہتے ہیں ہر اک خاک پر رکھکر جبین

یا رسول اللہ حبیب خالق یکتا توئی | برگزیدہ ذو الجلال پاک بے ہمتا توئی

واہ وا نام خدا تیرا نہ ہے عز و شرف | گنج مخفی کا ہوا سب راز تجھپر منکشف
عرش سے لے فرش تک ہے دھوم تیری ہر طرف | کہتے ہیں صل علی سارے ملایک باندھ صف

یا رسول اللہ حبیب خالق یکتا توئی | برگزیدہ ذو الجلال پاک بے ہمتا توئی

ہوں احادیثیں بیان اور نعت تیری جسجگہے | خندہ رو ہو کیوں نہ ہر اک گل سا منہہ کھولے ہوے
مست جام شوق سے وحشت میں دیوانے تیرے | کیوں نہ یہہ مطلع پڑھیں بیتاب ہوکر وجد سے

یا رسول اللہ حبیب خالق یکتا توئی | برگزیدہ ذو الجلال پاک بے ہمتا توئی

جبکہ نور افزا ہوا تو عرش پہ رب کے حضور | جلوۂ تابان سے تیرے ہوگیا سب نور نور
انبیا تیرے جلو میں چلتے تھے نزدیک و دور | یوں در جنت سے تھے نغمہ سرا حور و قصور

یا رسول اللہ حبیب خالق یکتا توئی | برگزیدہ ذو الجلال پاک بے ہمتا توئی

جسم ہے معجز نما تیرا سراپا نور حق | اک اشارے سے کیا انگلی کے تونے مہ کو شق
دلیہ اوس بندیکے ہو کسبات کا رنج و قلق | جو کہ رکھے رات دن اپنا یہی ورد و سبق

یا رسول اللہ حبیب خالق یکتا توئی | برگزیدہ ذو الجلال پاک بے ہمتا توئی

جسکی مدح نبی میں بیت اک ایجاد ہے | حق یہی وہ کل نار حق سے حشر میں آزاد ہے
دین اور دنیا تیری امداد سے آباد ہے | بیت یہہ تیری ثنا میں خوب ہمکو یاد ہے

یا رسول اللہ حبیب خالق یکتا توئی | برگزیدہ ذو الجلال پاک بے ہمتا توئی

جی میں یہہ امید ہے یا مصطفےٰ پر کیا کروں | مجھ سے برگشتہ ہے میرا اندنوں بخت زبوں
گردش گردوں کے دورے میں شہا پابند ہوں | اے ہمرے سردار تم بن حال یہہ کس سے کہوں

یا رسول اللہ حبیب خالق یکتا توئی | برگزیدہ ذو الجلال پاک بے ہمتا توئی

سرزمین ہند سے پاؤں رہائی گر شہا | تیرب اطہر کو میں آنکھوں سے آؤں دوڑتا
سر کے بل پلکوں سے جھاڑوں صحن روضہ آپکا | آستانے پر جبیں رکھکر کہوں یہہ برملا

یا رسول اللہ حبیب خالق یکتا توئی | برگزیدہ ذو الجلال پاک بے ہمتا توئی

ہی نصیب اونکو جہنم جو ہیں تجھسے رو کشید | بالیقین ہیں اہل جنت سرورا تیرے عبید

گل جو کی جا کر گلستان مین گل و غنچہ کی دید
قمری و بلبل مین تھی متانہ یہہ گفت و شنید
یا رسول اللہ حبیب خالق یکتا توئی
برگزیدہ ذو الجلال پاک بے ہمتا توئی

اِنَّ یوم الفصل کا اوٹھیگا جس دن زلزلا
آفتاب حشر چمکیگا سوا نیزے پہ آ
امتی پلکون سے جلکر آئینگے زیر لوا
مین بھی اوسدن قبر سے اوٹھونگا یہہ کہتا ہوا
یا رسول اللہ حبیب خالق یکتا توئی
برگزیدہ ذو الجلال پاک بے ہمتا توئی

ہون ثنا گو اوسکا جسکا مدح خوان ہے ذو الجلال
کیا سکت حور و ملک کی جو لکھے وصف کمال
نعت مین انشا کرے اک حرف انسان کیا مجال
یا شفیع المذنبین یکتا کی ہے یہہ قیل و قال
یا رسول اللہ حبیب خالق یکتا توئی
برگزیدہ ذو الجلال پاک بے ہمتا توئی

مسدس مجھو

احمد بے میم نے احمد کو جب پیدا کیا
لے الف اللہ کا تب قامت بالا کیا
تب بسم اللہ سے ابرو کو ہی املا کیا
موجب تنزیل رب نے اونکو قرآن کا کیا
نام تھے یاسین و طہ سب سے ظاہر ہوگئے
گیسوؤن سے معنی واللیل ظاہر ہوگئے

تیزی تاب آفتاب اسکی جبین کے روبرو
نور کی صورت کی تھی معنی روشن موبمو
اس ہی پیشانی سے روشن یہہ ہوا ہی دین تو
کی ہے کافور اوسنے تاریکی جہل کفر کو
اونکے موئے عنبرین کو کیون نہ بولون لیل قدر
نور کی نسبت ہے پیشانی کو کہدون گرچہ بدر

قاب او ادنی قوسین تک پہنچے سب سے المحترم
ابرو مژگان تھے اونکے سورہ نون والقلم
یا ہلال عید وہان آکر ملے تھے دو بہم
تھے محرف منشی قدرت کے دو مصرع رقم
سطر بسم اللہ ابرو پر رہی تھی جانکے
چشم معنے کر رہی تھی صاد و القرآن کے

گر کوئی باریک بین بینی جو اونکی دیکھتا
بیگمان دیتا تھا انگشت شہادت کو اوٹھا
ہجر مین اوس شاہ کے آ سرو موزون جا بجا
اب الف کھینچے ہوئے نکلے ہین ہو کر با لوا
سربلندی اور خوبی بیحد اس بینی کی تھی
نام کو لیکن نہ بو کچھ اسمین خود بینی کی تھی

اونکا عارض تھا کہ یا آئینہ اسرار تھا
چشمۂ آب حیات و نو گل گلزار تھا
مشرق صبح امید و مطلع انوار تھا
دو نون عارض سے قران مہر و مین احد

یون محاسن کی کتابی چہرہ پر تحریر تھی
سورہ یوسف کی گویا موبمو تقریر تھی

لال ایسے ہونٹ تھے جو نام رکھین لعل پر
معنی یحیی العظام انسے تھی روشن سربسر
گر مسیحائی پہ آتے اونکے دو گلبرگ تر
سنگ بھی دیتے گواہی اونکے قول صدق پر
آب چاہِ شور شیرین ہو لعاب پاک سے
کیون نہ ساکن عرش ہو نعل نبی کی خاک سے

اجملِ خوبانِ عالم اور عزیزِ مصر جان
افصح اہل عرب اور طوطیِ رطب اللسان
ابلغ اہل عجم اور بلبلِ عذب البیان
پر نبات و قند و شکر سے بھی شیرین ہیگمان
پر نبات و قند و شکر کی یہان کیا بات ہے
بات کی حضرت رسول اللہ کی کیا بات ہے

فوقیت تھی اس دہن کو غنچۂ فردوس پر
دانت بھی دریائے قدرت کے تھے دو سلکِ گہر
پا نثار و نکا ہوا ہی یک قران بایک دگر
سورۂ والنجم کی معنی ہی روشن سربسر
پھلجھڑی تھی برگ گل تھے برق تھی یا نور تھا
مسکرانا لب کا اونکے جلوہ کوہِ طور تھا

خوبی اوس چاہِ ذقن کی آئے کیا تحریر مین
مثلِ یوسف سو حسین اس چاہ مین پانی بھرین
فرض ہی ہم سب کو اونکی چاہ مین ڈوبی رہین
چاہ کر اور جانکر اوس چاہ مین ہی جان دین
بس رسول اللہ کا سبکو لو لا چاہیے
جسنے چاہا دل سے اونکو بھر آیا چاہیے

لالہ سان ہون اسجگہہ پر غنچہ سان ہون سو زبان
غنچہ سان ہون مثل سوسن گر ہون سرتا پا زبان
کِستے ہو وے ایک شمہ وصف حضرت کا بیان
یا رسول اللہ یہہ ہی عرض سمجھو ہر زمان
حشر کے میدان مین تا کل اپنا بیڑا پار ہو
شمس ہو جب گرم سر پر عرش سایہ دار ہو

مسدس غضنفر

محبوب و مصطفےٰ کی شفاعت نصیب کر
مقبول کبریا کی شفاعت نصیب کر
اور شافع جزا کی شفاعت نصیب کر
احمد کی مجتبےٰ کی شفاعت نصیب کر
ایمان کی خدایا حفاظت نصیب کر
یارب تیرے نبی کی محبت نصیب کر

عرضی میری قبول ہو اے شاہِ دین پناہ
ادنیٰ غلام ہو نہین تیرا تو ہی بادشاہ
حج و ثنا بین عمر میری گذری یا الٰہ
از بس تیرے رسول کی ہی میرے دلکو چاہ
ہی نصیحت ایمان بخش اور ہدایت نصیب کر
یارب تیرے نبی کی محبت نصیب کر

آنکھون کو نور بخش بصارت نصیب کر | صحت ہو دل کو جان کو راحت نصیب کر
شیرینی کلام کی لذّت نصیب کر | حلقہ بگوش اور سماعت نصیب کر
باغِ عدن کی بُو سے لطافت نصیب کر | یا رب تیرے نبیؐ کی محبت نصیب کر

لاچار ہون غریب ہون از بہر مصطفٰے | دل کو غنی تو کردے پئے شیر کبریا
شاہون کے در پہ جائے نہ ہرگز ترا گدا | یہہ التجا قبول ہو بندے کی ایجدا
افلاس دور کردے سخاوت نصیب کر | یا رب تیرے نبیؐ کی محبت نصیب کر

تیری ولا دے اور محبت رسُول کی | ہو بندگی مین تیری اطاعت رسُول کی
قرآن کا شوق دل کو ہو قربت رسُولؐ کی | دونون جہان مین دے مجھے الفت رسُولؐ کی
پھر بہی خدایا بشاشت نصیب کر | یا رب تیرے نبی کی محبت نصیب کر

شیطان کے فریب سے یا رب بچائیو | کوثر کا جام نزع مین مجھکو پلائیو
اور کلمۂ رسول زبان پہ تو لائیو | یا رب تیرے حبیب کی صورت دکھائیو
دنیا سے کوچ ہوتے ہی جنت نصیب کر | یا رب تیرے نبیؐ کی محبت نصیب کر

شرمندہ سب کے سامنے مجھہ کو نہ کر الٰہ | نظرون مین کر حقیر نہ یہان حال ہو تباہ
بارِ الٰہ بخش غضنفر کے سب گناہ | روز جزا مین مجھہ کو محمدؐ کی ہو پناہ
روزِ نشور ظل حمایت نصیب کر | یا رب تیرے نبی کی محبت نصیب کر

مخمس مولف

میرا منہہ کیا ہی جو وصفِ سیدؐ والا کرون | وہ کہان یارا زبان کو ہی جو مین گویا کرون
حق ثنا خوان جسکا ہی مین مدح اوسکی کیا کرون | لیکن اتنا ولولہ دل کا ہی سو پورا کرون
ہو مدد یا شاہ دین تو نعت کچھہ انشا کرون

ہان سمندِ خامہ دکھلا اپنی جولانی ذرا | ہان ذرا تیغ زبان تو بھی تو اب جوہر دکھا
اے عروس فکر اب اپنی نقاب رخ اوٹھا | طبع گلچین ہو گلِ گلزار مضمونکی سونگھا
تا رقم وصف اوس گل باغ رسالت کا کرون

ہی تمھاری شان جو ہی شان اللّٰہ الصمد | ہو اگر ظاہر مین احمدؐ پہ ہو باطن مین احد

ذات بھی ایسی کہ جس سے ہے عیان ذات ابد — کیون نہ نیکو شیم تم کو نہین بیحد و کد
عین کو نظری عرب سے کرکے رب بولا کرون

سیب جنت کو نثار اونکے ذقن پر کیجئے — غنچۂ فردوس کو صدقے دہن پر کیجئے
اک نظر گر اون کی زلف پرشکن پر کیجئے — پھر خطا ہی گر نگہ مشک ختن پر کیجئے
ورد اس سے خوب ہی واللیل کا رکھا کرون

کبتلک اس ہجر مین یا سیّد خیر البشرؐ — شمع سان جلتا رہو نمین شام سے لے تا سحر
کیجئے الطاف سے اب مہربانی کی نظر — مجھ کو دکھلا دیجئے نورِ رخِ رشکِ قمر
محو ہو کر تا قیامت پھر نہ آنکھین وا کرون

ذکر اور تسبیح ہی مجھکو تمھارے نام کی — ہی عبادت اور صلوٰۃ وصوم میرا سب یہی
التجا ہی نزع مین جب ہو وفور تشنگی — اسم اعظم سے تمھارے تر زبان ہو یا نبیؐ
جانب ملک عدم جب عزم جانے کا کرون

اب یہی عرض وفا ہی یا شفیع المذنبین — سر زمین ہند سے بلوائیے اپنے قرین
ہون غم دوری سے شاہا مین بہت اندوہگین — اب عنایت کی نظر مجھ پر بھی ہو جاوے کہین
کوچ کا سامان جو سوے یثرب وبطحی کرون

مسدس جمیل در زبان فارسی

شاہ دو کون خاصۂ درگاہ ایزدی — بر نام اوست سکۂ اقبال سرمدی
او مقتدائے خلق جہانست مقتدی — از حق بجان اوست درود مؤبدی
ای بلبلان گوشۂ گلزار احمدی — صلوا علی محمّد و آل محمدی

یکبار گر درود بخوانی بر آن جناب — ده بار حق برای تو خواند زہے ثواب
شغلے بہ از درود نہ باشد ہیچ باب — ذکر خدا و ذکر نبی ہر دو ہمرکاب
ای بلبلان گوشۂ گلزار احمدیؐ — صلوا علی محمّد و آل محمدیؐ

خوانند علی الدوام خدا وند کردگار — بر وی درود بیحد وصلوٰۃ بیشمار
خوانند ہم ملایکہ با عزّت ووقار — در مصحف مجید چنین گفت آشکار

ای بلبلان گوشهٔ گلزار احمدی
صلوا علی محمدؐ و آل محمدی

باشد نشان مغفرتِ ما نبین درود
هم رهبرِ دعا و اجابت قرین درود
کابینِ عقدِ حورِ بهشتِ برین درود
باشد چو در کمال شرف همچنین درود

ای بلبلان گوشهٔ گلزار احمدی
صلوا علی محمدؐ و آلِ محمدی

آن سید رسل که بود عرش متکاش
واللیل وصف موصفت وجه والضحاش
خوانند بر وی همیشه درود و خدا ثناش
کحل البصارت ملک و رسل خاکپاش

ای بلبلان گوشهٔ گلزار احمدی
صلوا علی محمدؐ و آلِ محمدی

مخلوق دو جهان پئے ذات کریم او
کونین بهره برده ز خوانِ نعیم او
عالم تمام هست ز لطف عمیم او
قرآن شده مفسرِ خلقِ عظیم او

ای بلبلان گوشهٔ گلزار احمدی
صلوا علی محمدؐ و آلِ محمدی

روزی جزا که بشکند این کاخ آسمان
از تاب آفتاب بسوزند انس و جان
دیگر شود زمین و دگرگون شود زمان
نبود بجز شفاعت او سایهٔ امان

ای بلبلان گوشهٔ گلزار احمدی
صلوا علی محمدؐ و آل محمدی

سالارِ انبیا و رسل شاهِ انس و جان
در روزِ حشر ملجاؤ ماوائے امتان
از ملک سیر مملکتش تا به لامکان
خوش شود از شفاعت او جمله عاصیان

ای بلبلان گوشهٔ گلزار احمدی
صلوا علی محمدؐ و آلِ محمدی

در راه او بریخت پر و بال جبرئیلؑ
سجیل طیر زد همه را قادرِ جلیل
از جاه او گریخت ز اصحاب فیل فیل
بشنود درد و نالهٔ خانهٔ نخیل

ای بلبلان گوشهٔ گلزار احمدی
صلوا علی محمدؐ و آلِ محمدی

روشن دو عالم است ز مهر جمال او
سیراب باغ دین ز سحاب کمال او
بستانِ دهر تازه ز باغ نوال او
زایل ظلام کفر ز نورِ جلال او

ای بلبلان گوشهٔ گلزار احمدی
صلوا علی محمدؐ و آل محمدی

بهر زیارتِ تو جمیل است امیدوار
امیدش ای رسولِ خدا از و دثمر بر آر

بر آل و بر صحابۂ تو دمبدم نثار — بادا ز خدا درود و ثنا ہائے بیشمار
اے بلبلان گوشۂ گلزار احمدی — صلوا علی محمد و آل محمدی

مولف

روشن ہے یہہ عالم مین کہ تم ماہ مبین ہو — اور مخزن اسرار نبوت کے امین ہو
سرتاج دو عالم کے ہو شاہنشہ دین ہو — اقلیم رسالت کے بتمکین تخت نشین ہو
لاریب بہار چمن خلد برین ہو

تم نے ہی کیا مہ کو اِک انگلی سے دوپارا — روشن ہے زمانے پہ یہہ اعجاز تمھارا
تم سا نہ کوئی دوسرا ہے حق کا پیارا — جس پر نظر مہر کا ہو جائے اشارا
خورشید قیامت سے ہراسان وہ کہین ہو

تو وہ ہے شہنشاہ کہ شاہان فلک فر — مانند گدا خاک نشین ہین تیرے در پر
وہ بارگہ پاک تیری سب سے ہے برتر — کیا بار وہان پائین سلیمان و سکندر
جس در کا نگہبان کہ جبریلؑ امین ہو

ثانی ہی نہین گلشن کونین مین اُس کا — پھر سرو و صنوبر سے تناسب ہے اُسے کیا
ہے ساری وہ تشبیہ و تلازم سے مبرا — کیونکہ کہین ہم اوسکو بھلا سدرہ و طوبیٰ
جس کے قد دلچسپ کا سایہ ہی نہین ہو

کیا ہو صفت ابروئے خدا پیمبر — ہے گنگ زبان صورت شمشیر دو پیکر
وہ بینی کہ جس سے الف اللہ کا اظہر — وہ رخ کہ اگر دیکھے تو شمع مہ انور
سو جان سے پروانۂ جانباز وہین ہو ہا

مین ہون مرض معصیت و جرم سے بیمار — اور تیری مسیحائی کا ہر دم ہون طلبگار
ناچار ہون محتاج ہون بے مونس و غمخوار — بخشش کی دوا جلد عطا کر شہ ابرار
پھر کون معالج ہو میرا تو جو نہین ہو

اب عرض وفا ہے یہی اے خالق خلقت — دے آل و صحابہ کی زیادہ مجھے الفت
اس شعر کے مضمون نے مجھے ہوتی ہے دہشت — جس دل مین نہو آل و صحابہ کی محبت

دیدار خدا وند جہان اسکو نہین ہو

مسدس جناب محمد منظور صاحب تخلص منظور ساکن سورت

وصف کس شمع تجلی کا رقم کرتا ہون
سورۂ نور جو ان ہاتھونپہ دم کرتا ہون
چشمۂ مہر مین ترا اپنا قلم کرتا ہون
شب عصیان کی سیاہی کو مین کم کرتا ہون
ہاتھ مین خامۂ شاخ شجر طور ہی آج
مطلع صبح میرا مطلع پرنور ہی آج

خط ریحان مین جو کی مدح پیمبر تحریر
نغمۂ بلبل فردوس ہی خامہ کی صریر
پائی ہی خلعت ہستی میری رنگین تقریر
واہ کیا خوب ہی گلزار سخن کی تصویر
جتنے اوراق ہین برگ شجر طوبی ہین
شاخ ہر سطر ہی نقطے ثمر طوبی ہین

مرجع شاہ و گدا کون ہی احمدؐ کے سوا
سرور ہر دوسرا کون ہی احمدؐ کے سوا
شافع روز جزا کون ہی احمدؐ کے سوا
منبع جود و سخا کون ہی احمدؐ کے سوا
گوہر درج عطا سید ابرار ہی وہ
نیر برج وفا مطلع انوار ہی وہ

سایۂ کون و مکان کون ہی احمدؐ کے سوا
پیشوائے دو جہان کون ہی احمدؐ کے سوا
جان ہر آدم و جان کون ہی احمدؐ کے سوا
سرو بستان جنان کون ہی احمدؐ کے سوا
غیرت حور و ملک رشک حسینان جہان
رخ تھا و گیسو تھین شمع شبستان جہان

نور سے اپنے اوسے حق نے کیا تھا پیدا
اوسکا مداح ہی قرآن مین خود آپ خدا
ثنا مین اوسکی ہی اللہ نے لولاک کہا
اوسکا رخ دیکھکے کہتے تھے ملک صل علی
شاخ نرگس تھی جو ہر ابروئے پرخم اسکی
گل نرگس سے ہر اک چشم تھی کم اسکی

معنی سورۂ نور اوسکی جبین انور
داغ سجدہ کا عیان نور علی نور اوپر
دیکھ اوسے چرخ سے خورشید ٹپکتا تھا سر
کیون وہ پیشانی کو پھر مین نہ کہون رشک قمر
دیکھ اوسے اہل فلک کہتے تھے سبحان اللہ
حور و غلمان و ملک کہتے تھے سبحان اللہ

اوس دہن کا مین کرون وصف دہن کیا ہی میرا
موج آب در دندان لب نازک تھے بجا
اور زبان چشمۂ خورشید کی ماہی تھی گویا
سب پہ روشن ہی کہ مشکوٰۃ سخن ہی اسکا
ورق سورۂ والشمس تھا سینہ اوسکا
قول خالق سے منقش تھا نگینہ اوسکا

اوسکے ہاتھون کی کفایت ہی ید اللہ صفات
یدِ بیضا ہو خجل جسسے اونکی کیا بات

چوم لیتا تھا وہ ہاتھ آتے تھے جس شخص کے ہات
ہو نہین اون ہاتھون کے اوصاف مین عاجز ہیہات

پانوُن بھی اوسکے اگر خواب مین مین دیکھنے پاوُن
جامۂ کعبہ کے مانند انھین آنکھون سے لگاوُن

عرض ہی اوس سے کہ ای دین کے سلطان مددے
طول دارد شبِ غم مہر درخشان مددے

ہو نہین بیمار الم صاحبِ درمان مددے
یعنے مجرم ہو نہین ای شافعِ عصیان مددے

سب کی نظرون سے گرا جاے ہی منظور ترا
ہو تری عین عطا سے غمِ دل دور میرا

مخمس مشتاق

الٰہی بھیج نبی پر ہمارے اب صلوٰۃ
تمام حورین و غلمان باادب صلوٰۃ

فرشتے بھیجتے ہین جن پہ روز و شب صلوٰۃ
ہمیشہ شاد ہو پڑھتے ہین سب کے سب صلوٰۃ

بروحِ پاک شہ ہندی و عرب صلوٰۃ صلی اللہ علیہ وسلم

خدا کے خاص پیمبر امام نبیون کے
وہ بادشاہ ہین حورون کے اور فرشتون کے

رسول آدم و جنات اور پریون کے
طبیبِ مرض دلون کے ہین اور جسمون کے

بروحِ پاک شہ ہندی و عرب صلوٰۃ

وہی ہین باعثِ ایجادِ آدم و عالم
فلک سے آتی تھی فوج ملک جو ہو کے بہم

کئے ہین بیعت اصحاب در غدیر خم
خدا نے اونپہ کیا ہی نبوت اپنی ختم

بروحِ پاک شہ ہندی و عرب صلوٰۃ

قمر کو شق کیا جسنے کہ اک اشارت سے
گئے ہین عرش معلی پہ حق کی قربت سے

بہا یا سنگ سے چشمہ ہی اک اشارت سے
جو پائے رتبۂ معراج حق کی خلعت سے

بروحِ پاک شہ ہندی و عرب صلوٰۃ

خدایا عرض یہہ مشتاق کی ہی صبح و مسا
پڑھے یہہ شعر جو میرے بنے ہو اسکا بھلا

طفیل اپنے نبی ؐ کے مرادین سب بر لا
میرے تو علم کو اور عقل کو ہمیشہ بڑھا

بروحِ پاک شہ ہندی و عرب صلوٰۃ

مخمس ناظم

شوق ہی دلکو کہ سیر یثرب و بطحی کرون
یک نظر مژگانکو اپنی اوس مکان پر وا کرون

چشم گریان کو طرف روضہ کے جون بالا کرون
آہ سینہ سے اٹھا کر آسمان پیما کرون
یا رسول اللہ کی فریاد کو بالا کرون
صلی اللہ علیہ وسلم

لطف سے مجھکو تمھاری راہ مین دو جائے چشم
لخت دل حاضر ہی اما درمیان دریائے چشم
گرچہ خاک آلودہ جمعیت ہوا ہی مائے چشم
موج زن ہو ساحل مقصود پر آوائے چشم
چشم و دلکو لیکے قطع وادی و دریا کرون

کونسی گلیو نمین کرتے تھے خرامان سرو ناز
کونسے حجرون او پر چشم حیا کرتے تھے باز
کونسے بستر او پر کرتے تھے قامت کو دراز
کونسی راہو نپہ تم چلتے تھے ای بندہ نواز
حق لے آوے تو زیارت آکے ہر ہر جا کرون

کاشکے روشن کرے چشم بصارت کحل خواب
دور تو رخ سے کرو برد یمانی کا نقاب
ایکدم دیکھون تمھارا حسن انور انتخاب
یا مدینے مین مقدر ہو وے میرا خورد و خواب
سر کے پاؤن سے چلون یا اپنی آنکھین پا کرون

یاد لاؤن اپنے دلمین جب تمھارے نام کو
ایکدم پاؤن تمھارے وصل کے آرام کو
چاک کر ڈالون بدن سے جامۂ احرام کو
بھول جاؤن سو برس کے ہجر کے ایام کو
بیسر و سامان پڑا ہون ہند مین اب کیا کرون

گرچہ غفلت مین پڑا ہون طاقت و ہمت ہے طاق
عمر گذری کہتے کہتے یا محمد الفراق
دلکے کاشانہ مین جلتا ہی چراغ اشتیاق
ہم سے کرنا مہربانی حق سے کرنا اتفاق
مجھ کو قدرت نہین کہ حکمت سے سبب پیدا کرون

مشرق و مغرب کی دوری مین پڑا ہون دور دور
دل ہی اپنا خاک کر ڈالون وہان مین القبور
کیونکہ حاصل ہووے میرے سر اوپر ظل حضور
ساکنان یثرب و بطحا مین ہو حشر و نشور
اونکے پیچھے قصد جنت الماوی کرون

آستانے سے تمھارے اسقدر ہی احتیاج
اہل یثرب مین اٹھون یا کیو نمین ہو رواج
ہووےگا جسدم شفاعت کا تمھارے سر پہ تاج
ہند کی امت مین اٹھنا ہی نہین تو لا علاج
کسکے آگے جاکے اس احوال کا شکوا کرون

بھولجاؤن اُس سفر کے شوق مین حب الوطن
خاک کرڈالون مدینے کی زمین پر اپنا تن
دور سے روضہ کو دیکھون پھاڑ ڈالون پیرہن
سر برہنہ پا برہنہ دوڑ کر مارون زغن
عشق کی مستی مین دل کو شیشۂ صہبا کرون

جو مکان ہوتا پسینے سے معطر دیکھنا
خاک اون گلیونکی خوشبو مشک و عنبر دیکھنا
مغز جان و دلکو اوس سے تازہ و تر دیکھنا
عالم بالا کو قربان روضہ اوپر دیکھنا
بلکہ ہر نقش قدم کو دمبدم دیکھا کرون

بدر مین غالب ہوا دشمن کا لشکر کینہ خواہ
فاطمہ بولین کہ دیکھون میرے بابا کو آکہ
دی نظر کرنے کو نخلستان خم ہو جا گراہ
اپنے گھر سے بدر مین زہرا نے کی سیر نگاہ
وہ کھجوری کے درختون پر نظر بینا کرون

جو ستون مسجد مین درد ہجر سے نالان ہوا
رشک سے منبر کے طفلونکی نمط گریان ہوا
یا نبیؐ اوس پر تمھارے لطف سے احسان ہوا
وعظ کی خطبے کی حالت بیچ پشیمان ہوا
وہ ستون کو یاد کر فریاد اور نالا کرون

یہہ بیان لکھتا ہون مین اُسوقت رُوتا ہی قلم
نشتر غم سے گریبان چاک ہوتا ہی قلم
اشک کے دُر تارِ مسطر مین پروتا ہی قلم
اور سیہ خونناب سے کاغذ کو دھوتا ہی قلم
نظم اپنے حال کا کسطرح سے املا کرون

ذہن قاصر ہی ثنا پرداز ہوتا نہین سخن
بسمل غم ہون بلند آواز ہوتا نہین سخن
اس مجازی راگ سے دمساز ہوتا نہین سخن
معنی باریک سے ہمراز ہوتا نہین سخن
کونسی تقریر مین اس وصف کو انشا کرون

جب تمھارا نام تسبیح زبان ہی یا نبی
یا تمھاری نعت لبریزِ بیان ہی یا نبیؐ
یونہین مجھ کو شاہدِ احوال جان ہی یا نبی
پھر وہی مصرع ناظم کا یہان ہی یا نبی
شوق ہی دل کو کہ سیر یثرب و بطحی کرون

مسدس بھجو

کیون نہ اس شاہ پہ اب بھیجئے بیحد صلوٰۃ
بھیجتا جسپہ ہی خود خالق امجد صلوٰۃ

ماہ شق کردہ بہ آن نیرّ اسعد صلوٰۃ
بھیجو اوس عالم یکتا پہ غرض صد صلوٰۃ
برگل عارض جان پرور احمد صلوٰۃ
بر دو گیسوئے فرح بخش محمد صلوٰۃ

کیون نہ قربان مسیحا کی ہو جان اسپہ مدام
ہی بجا گرچہ وہ لب لعل پہ بھی رکھین نام
فیض سے جسکے لبون کے متکلم ہو عظام
اوس لب لعل روان بخش پہ صلوٰۃ وسلام
برگل عارض جان پرور احمد صلوٰۃ
بر دو گیسوئے فرح بخش محمد صلوٰۃ

شمع کیطرح اگرچہ وہ ہے غنچہ دہن
جان پاکان ہو فدا جسپہ لطیف ایسا تن
شب تاریک مین پھر ڈھونڈھ کے لیجے سوزن
بھولی بھولی ہی وہ صورت ہی رسالت کا چمن
برگل عارض جان پرور احمد صلوٰۃ
بر دو گیسوئے فرح بخش محمد صلوٰۃ

مرحبا شان تیری صل علیٰ تیری جاہ
ایک داغی ہی غلام آپ کی سرکار کا ماہ
لامکان سے بھی پرے تیرا مکان ہی واللہ
خاک سے تا بہ فلک کل ہین نبوت کے گواہ
برگل عارض جان پرور احمد صلوٰۃ
بر دو گیسوئے فرح بخش محمد صلوٰۃ

آوے سمجھو چمن عمر مین جبتک نہ خزان
زندگی کا تیرے جبتک کہ رہے گل خندان
شجر زیست تیرا رہوے جہانتک عریان
تو پڑھا کیجیو جبتک کہ تیری ترہی زبان
برگل عارض جان پرور احمد صلوٰۃ
بر دو گیسوئے فرح بخش محمد صلوٰۃ

مولّف

جلدی سے لاکے دے ورق گل صبا مجھے
ذرّہ تھا رتبہ حق نے دیا مہر کا مجھے
لکھنا ہی وصف روئے شہ انبیاؑ مجھے
ہو کیون نہ فخر اہل سخن پر سوا مجھے
مداح شاہ دین کا خدا نے کیا مجھے

وہ میرا منہہ کہان جو کرون نعت شاہ دین
وہ ہین ہمین خلق مین ناچیز ہون کہین
ذریسے مدح شمس نبوت کی ہو کہین
امداد دلسے پاؤن تو پھر ہی مجھے یقین
ملجاے مین بحر نعت سے دُرّ ثنا مجھے

سرسبز تیرے ابر کرم سے ہی باغ دین
تو سرو ہی ریاض نبوت کا بالیقین
ہی کون وہ گل کہ تیری چمن بو نہین
دنیا کے طوق غم مین ہو نہین قمری حزین

اپنے کرم سے لطف سے کر دے رہا مجھے

یہاں نزع کا ہی خوف نہ سکرات کا الم
نہ قبر کے جواب و سوالات کا الم
دوزخ نہ حشر کے ہی صعوبات کا الم
واللہ اب نہیں ہی کسی بات کا الم

جب تجھ سا پیشوا ہی تو پھر ڈر ہی کیا مجھے

چل چل کے پانوں رہگئے ہیہات کیا کروں
پہنچا نہ واں تلک تھے میرے بخت واژگون
کیجے کرم کہ روضۂ انور پہ آر ہوں
نقش قدم پہ آپکے آنکھیں میری ملوں

یہہ عین آرزو ہی رسول خدا مجھے

نالے جو لب پہ ہیں تو میرے دلمیں ہی تعب
ندی رواں ہی اشکوں کی آنکھوں سے روز و شب
عاصی ہوں پلصراط پہ ہوگا گذار جب
رکھنا نگاہ مہر کی اے سید شہ عرب

ہی روز حشر تم سے یہہ چشم وفا مجھے

مخمس یادعلی صاحب

اے قلم دلمیں ہی تجھکو غیرت طوبی کروں
عرش اعظم سے تیرے رتبہ کو میں بالا کروں
صفحۂ کاغذ کو ہاں رشک ید بیضا کروں
طور سے زیادہ تجلی میں تجھے اعلی کروں

صلی اللہ علیہ وسلم یعنی اب نعت محمد مصطفی انشا کروں

گلشن ہستی میں جب پیدا ہوا وہ سرو دیں
قمریاں صل علی کہنے لگیں با صد یقین
اے شفیع المذنبین وی رحمۃ للعالمین
ہو نہال امید کا بیشک میرا ثمرہ گزیں

داغ الفت سے جو دل مثل گل لالہ کروں

تھا تیری سرکار عالی جاہ کا یوسف غلام
اور رہے عیسی و موسی مدح خوان دایم مدام
دادخواہ ہیں سب رسل اور آپ ہیں سبکے امام
ہی ثنا لکھی کلام رب میں تیری لاکلام

مجھ کو کیا یارا جو تیری نعت میں املا کروں

تم نے انگشت شہادت سے کیا شق القمر
آئے شناسی ہزاروں انگھڑی ایمان پر
حشر کے دن ٹوٹ کر اختر گرینگے سربسر
آفتاب آکر سوا نیزہ پہ ہوگا جلوہ گر

اوسکی گرمی کو گوارا میں نہ واں اصلا کروں

دہر عالم مین ہوا جس وقت ظاہر وہ صنم
کفر کی دیوار سنگین آئینے کی منہدم
گر پڑے کعبہ مین اُسدم لات اور عزیٰ بہم
قلعۂ اسلام کا پایا بنا پایا قلم
حال اعجاز رسول اللہ کیا انشا کرون صلی اللہ علیہ وسلم

یا محمد مصطفیٰ ہون تنگ ہند وستان سے
شہر یا نکے مجھ کو آتے ہین نظر ویرانسے
ہی محبت دلکو میرے ملک عربستان سے
دل نہ آبادی سے خوش ہی اور خوش میدان سے
دو مدد لو قصد سوئے یثرب و بطحیٰ کرون

ہی تمھاری ذات سب نبیون سے برتر یا نبیؐ
یہہ دعا یاد علی کرتا ہی اکثر یا نبیؐ
حشر کے دن ہو تمھین ساقیِ کوثر یا نبیؐ
ہو میرا دل نور وحدت سے منور یا نبی
فکر و غم دنیا کا مین دلمین نہ کچھہ لایا کرون

مخمس بجھو

تم بہار لالہ زار باغِ دین ہو یا رسولؐ
امی و سردار امت اور امین ہو یا رسول
مثل گل تم خندہ رو خندہ جبین ہو یا رسولؐ
آپ کی ہی ذات جب زیر زمین ہو یا رسولؐ
کیون نہ صدقے خاک کے چرخ برین ہو یا رسولؐ

ایک نکتہ آپ کی ہی ذات لیکن ہی کتاب
مطلع انوار حق روشن گہر گردون جناب
نسخۂ تکوین کے تم ہو گے فرد انتخاب
بدر عالی قدر اور برج شرف کے آفتاب
اختر برج سعادت اور امین ہو یا رسولؐ

واہ واصلِ علی صدقے تمھاری شانکے
بلبلِ دستان سرا ہو گلبنِ عرفانکے
شاہ گل لاریب ہو تم گلشنِ امکانکے
جاہ و اجلالِ نبوت کے غرض دیوانکے
بے شک و بے شبہہ تم مسند نشین ہو یا رسولؐ

تھا یہہ ایک اعجاز حضرت سے کہ ہو جسجا گذار
جھولیان بھر بھر کے لیجاتے سے آخر بار بار
ہو وہان موج صبا خوشبو سے جون زلفِ نگار
بار بوئے مشک سے دوش صبا ہووے فگار
وہ گلی واللہ پھر صحرائے چین ہو یا رسولؐ

افصح اہل عرب اور ابلغ اہلِ عجم
باعثِ خلقِ خلایق صاحب خلق و کرم

ناسخ ادیانِ پیشین مالکِ تیغ و علم
مفخر اولادِ آدم منبع جود و ہمم
پیشوائے انبیاؤ مرسلین ہو یا رسول

رتبۂ عالی کو حضرت کے یہہ دیکھا چاہین گر
ٹکٹکی باندھین رہین اس رہ مین گروہ عمر بھر
عرش کے دیکھین ملایک اپنی پگڑی تھام کر
کب اُڑے ہو تیز پر وازا ونکا عنقائے نظر
تم وہ عالی جائے حق کے نازنین ہو یا رسول

دم ہوا ہونے لگے سمجھو کا جب مثلِ صبا
ایسے ہر دو سرا بولے نہ وہ کچھ دوسرا
غنچہ سان جب تنگ آوے زندگانی کا قبا
اُس گھڑی اُسوقت اس ساعت تمھارے نام کا
ورد اس عاصی کو وقت واپسین ہو یا رسول

مسدس مولف بر غزل شمس الدین تبریزی علیہ الرحمہ

شاہ گل ہی گلشنِ طٰہٰ کا بیشاہ تو ئی
عرش پر جاکر خدا سے بات کر آیا تو ئی
اور سلطان ہی ریاستگاہ لیس کا تو ئی
حق سے تاج رحمۃ للعالمین پایا تو ئی
یا رسول اللہ حبیب خالق یکتا تو ئی
برگزیدِ ذوالجلال پاک بے ہمتا تو ئی

احمد بے میم ہی تیرے سوا پھر کسکی ذات
روز محشر امت عاصی کی تجھسے ہی نجات
نور سے تیرے بنائی حق نے یہہ سب ذریات
ہی بجا تجھ کو کہین گر ایسے عالی صفات
نازنینِ حضرت حق صدر بارِ کائنات
نور چشم انبیا چشم و چراغ ما تو ئی

تو ہی ختم المرسلین برجِ شرف کا آفتاب
باغ سبحان الذی اسریٰ کا گل ہی انتخاب
آسمانِ لم یزل کا بالیقین ہی ماہتاب
تیرے ہی ہمراہ ای بدر الدجیٰ گردون جناب
در شبِ معراج بودی جبرئیل اندر رکاب
پا نہادہ بر سر گنبدِ خضرا تو ئی

تجھ کو خالق نے کیا ہی سارے عالم مین پسند
جز ترے کوئی نہین حاجت روائے مستمند
رتبۂ اعلیٰ ہی تیرا سب کے رتبونسے بلند
تجھسے کچھ پنہان نہین ہی اپنا حالِ دردمند
یا رسول اللہ تو دانی امّانت عاجزانند
عاجزانرا رہنما و پیشوائے ما تو ئی

کیا وفا لکھے ثنا تیری ہمائے خوش سیر
ہو درود اُس ذات با برکات پر شام و سحر
ہو گیا عنقائے کلک اسکا یہان بال و پر
جھکے ہین سارے ملایک مدح گو افلاک پر

شمس تبریزی چہ داند نعت پیغمبر زبر
مصطفی و مجتبی و سید اعلی تو ئی

مخمس ہمت

تم حبیب کبریا ہو یا محمد مصطفی
تم شریف انبیا ہو یا محمد مصطفی
شافع روز جزا ہو یا محمد مصطفی
تم شہ ہر دوسرا ہو یا محمد مصطفی
کب خدا سے تم جدا ہو یا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

آپکے درکا سدا جبریل امین دربان ہے
تم کو خالق سے عنایت شاہ دین قرآن ہے
حسن یوسف دیکھ خوبی آپ کی حیران ہے
آئینہ وحدت کا سینہ جو کہ پرعرفان ہے
مالک عرش خدا ہو یا محمد مصطفی

ای شہ ہردوسرا کب وصف ہو مجھسے رقم
رحمۃ للعالمین ہو تم شہنشاہ امم
صاحب لولاک ہو تم اور ہو بحر کرم
صدق دل سے رات دن کہتا ہوں یہہ مدام
انبیا کے رہنما ہو یا محمد مصطفی

نام احمد کا قلم نے لوح پر جسدم لکھا
قدرت اللہ سے میم اسطرح گویا ہوا
ای قلم احمد احد ہی شک نہیں اسمین ذرا
چشم احول کے لئے رکھا ہی یہہ پردہ بنا
تم یہہ عالی مرتبہ ہو یا محمد مصطفی

ایک اشارہ میں کیا انگشت سے شق القمر
گبر و ترسا ہو گئے اس معجزہ سے باخبر
سیکڑون ہینگے فضایل ایک سے اک خوبتر
روسیہ خامہ ہمارا گر لکھے گا عمر بھر
وصف کب اس سے ادا ہو یا محمد مصطفی

تم شب معراج پہنچے ارض سے تا آسمان
ہو گئے سرسبز اکدم آسمان کے گلستان
دیکھ کر یہہ سرو قد کو سرو نے کھولی زبان
کہتی ہین صل علی جنت کی ساری قمریان
تم عجب ابر عطا ہو یا محمد مصطفی

آفتاب حشر ہو گا ایک نیزے پر عیان
شدت گرمی سے سب حیران ہونگے عاصیان
مارے خشکی کے دہن سے باہر آویگی زبان
اوس مصیبت سے بچاؤ گے یقین ہی سب کو وہان
سچ کہ تم مشکل کشا ہو یا محمد مصطفی

امت عاصی کے بیشک آپ ہینگے خیر خواہ
کوئی صورت سے نہین ہمت کی ہوتی ہی نباہ
التجا ہی یہہ جناب پاک مین شام و پگاہ
تم برائے خالق ارض و سما کیجو نگاہ
خلق کے حاجت روا ہو یا محمد مصطفی

مسدس سمجھو

بلبل نے گل سے پوچھا گلشن زبرجدی ہی
صحرا و کوہ سب پر فرش زمردی ہی
سرو سہی کو دیکھو کیا خوب خوش قدی ہی
کسکی یہہ ہی تجلی کس سے برآمدی ہی
بولا کہ سب مین ظاہر جلوہ یہہ احمدی ہی
ہر جز و کل کے اندر نور محمدی ہی

آنکھو مین روشنی ہی کس سے چمن مین جاکر
سوئے درخت نرگس دیکھا جو آنکھہ اٹھاکر
تھا جون ہلال بیٹھا اک شخص سر جھکاکر
اتنے مین ایک غنچہ نرگس کا مسکراکر
بولا کہ سبمین ظاہر جلوہ یہہ احمدی ہی
ہر جز و کل کے اندر نور محمدی ہی

اک سوختہ نے پوچھا لالہ سے جا بگلشن
تابان ہر ایک گل ہی مثل چراغ روشن
کسکی ثنا کی خاطر کھولی زبان سوسن
یہہ کسکا نور جلوہ دیتا ہی شکل بن بن
بولا کہ سبمین ظاہر جلوہ یہہ احمدی ہی
ہر جز و کل کے اندر نور محمدی ہی

محفل مین دل جلا اک پروانے سے کہے تھا
ٹکڑے یہ تو جو صدقے ہوتا ہی اسکے اب
یہہ کیا ہی تجھہ مین رشتہ جو شمع ہووے جسکا
یہہ کسکا نور سچ کہہ ہی جلوہ اسمین دیتا
بولا کہ سب مین ظاہر جلوہ یہہ احمدی ہی
ہر جز و کل کے اندر نور محمدی ہی

بولا کوئی سمجھ سے یہہ اپنی دور ہیگا
جو سنگ ہم نے دیکھا سو کوہ طور ہیگا
جیدھر کو دیکھتے ہین ادھر کو نور ہیگا
سمجھو بتا کہ اتنا کسکا ظہور ہیگا
بولا کہ سب مین ظاہر جلوہ یہہ احمدی ہی
ہر جز و کل کے اندر نور محمدی ہی

مخمس کامل

رحمۃ للعالمین ہو سب کے سرور یا رسول
مہربان ہو امت عاصی کے اوپر یا رسول
گلشن الطاف کے تم ہو گل تر یا رسول
بات یہہ روشن ہی مثل ماہ انور یا رسول
سب سے افضل اور ہو تم سب سے برتر یا رسول

والضحیٰ والشمس ہی رخ آپکا یا شاہِ دین ۔ بالیقین ہی آپ کی واللیل زلف عنبرین
صاد والقرآن ہین وہ آنکھین تمھاری سرمگین ۔ دیکھتے ہی جن کو ہوجا وین ہرن آہوئے چین
ہی بجا اون کو کہون گر جام کوثر یا رسولؐ

معجزہ ہی اک یہودی آیا نزدِ شاہِ دین ۔ اور بولا تم کو جب سمجھون نبی ختم المرسلین
نخل خرمیکا جو اس خرمیکے نیکے ہی قرین ۔ آپ سے ہی آپ آجاوے اگر چلکر یہین
تو مین لاؤن صدق سے ایمان تمپر یا رسولؐ

سنتے ہی یہہ بات اوسکی بولے شاہ دوسرا ۔ ایک پُرانے نخل سے جو سامنے استادہ تھا
نخل وہ فرماتے ہی حضرت کے نزدیک آگیا ۔ اور بلند آواز سے کہنے لگا سر کو جھکا
باغ دینِ کبریا کے ہو صنوبر یا رسولؐ

نخل سے سنکر گواہی وہ یہودی دیندار ۔ صدق دلسے یون لگا حضرتسے کہنے ایکبار
سچ ہی تم سچے نبیؐ ہو اور ہو عالی وقار ۔ دیر اب کلمہ پڑھانیمین نہ کیجے زینہار
اب تو مین ایمان لایا دل سے تمپر یا رسولؐ

مالک جن و پری حق نے سلیمان کو کیا ۔ اور مسیحائی کی خلعت حق نے عیسیٰ کو دیا
حضرت موسیٰ کو بخشا تھا یدِ بیضا عصا ۔ تم کو خلاق جہان نے کر کے شاہِ انبیا
کر دیا اون سب مین اکمل اور بہتر یا رسولؐ

نورِ ذات کبریا ہو خضر ہو گمراہ کے ۔ دور کرنے والے ہو تم کفر کی ظلمات سے
مشکلون کے آپ ہی کے نام سے عقدے کھلے ۔ سخت مشکل مین ہون حل مشکل کرو آقا میرے
حرص دنیا نے کیا ہی مجھ کو ششدر یا رسولؐ

ایک انگلی کے اشارہ سے قمر کو شق کیا ۔ مہر کو چرخ برین پر رات کو بلوا لیا
جب یہودی کو دکھایا آپ نے یہہ معجزا ۔ ظلمت کفر اوسکی ساری ردہوئی کلمہ پڑھا
ہوگیا وہ نورِ ایمان سے منوّر یا رسولؐ

عرض ہی کامل کی اب یا شاہِ دین تمسے یہی ۔ غنچہ سان ہی تنگ باغ دہر سے دل کی کلی
بہر آل پاک و از بہر صحاب سرمدی ۔ لطف کیجے تاکہ ہو میری شگفتہ خاطری

اسلئے میں آپ کے آیا ہوں در پہ یا رسولؐ

مسدس جناب مولوی ہادی علی صاحب تخلص ہادی مقیم لکھنؤ

بارک اللہ چہ خال و خطِ زیبا داری
خلق را جانب خود محو تماشا داری
چشم بد دور دل آویز ادا ہا داری
دلبری را ہمہ اسباب مہیا داری
حسن یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

جمع ہیں تجھ میں جو اوصاف کسی میں ہوئے
مشترک وصف بھی صد چند بڑھے اور ونسے
نہیں تشبیہ حقیقت میں کسی سے ہے تجھے
پر کہا کرتے ہیں سمجھانے سمجھنے کے لئے
حسن یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

گرچہ ہیں تیرے حسین اور بھی ہیں مایہ ناز
پر انہیں خدمت عالی میں ہے دعوائے نیاز
تجھے اللہ نے کیا دونوں جہاں میں ممتاز
تیرے اوصاف کی کیا بات سبھی ہیں اعجاز
حسن یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

دم اعجاز مسیحا مہ کنعان میں نہیں
حسن یوسف کا نشان عیسیٰ دوراں میں نہیں
دونوں ہاتھوں کا اثر موسیٰ عمران میں نہیں
جامعیت جو ہے تجھ میں کسی انساں میں نہیں
حسن یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

جو فدائی ہوا اس شخص کے سوتے ہیں نصیب
مفت اس دولتِ بیدار کو کھوتے ہیں نصیب
خلق ہنستی ہے اوسے دیکھکے روتے ہیں نصیب
ایسے محبوب کسیکو کہیں ہوتے ہیں نصیب
حسن یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

میں ہوں اک بندۂ بیچارہ نکارہ و ذلول
تجھ سے امید یہہ رکھتا ہوں میں اے اچھے رسولؐ
کہ ملے دادِ سخن راحتِ محنت ہو وصول
یعنے ہو میری زبانی یہہ ستایش مقبول
حسن یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

شش جہت میں ہو یہہ مدحیہ مسدس منظور
تا قیامت رہے لوگوں کی زبانیں مذکور
پہنچوں یثرب میں کہیں سعی میری ہو مشکور
ساتھ تضمین کے یہہ بیت پڑھوں تیرے حضور
حسن یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

میں ہوں مشتاق لقا تو ہے عزیز دلہا
میں سیہ کار ترے ہاتھ تدارک اس کا

ہو نہیں رنجور ترے پاس مرض کی ہے دوا
اک نظر کیجیو اے ماہ جبین بہر خدا

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

پاؤں رکھکر مرے گھر میں مجھے برپا کر جا
جان جاتی ہے ذرا کارِ مسیحا کر جا

خواب میں آکے کبھی محوِ تجلی کر جا
شبِ تاریک مری نور کا تڑکا کر جا

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

گل کہاں اور کہاں آپ کا حسنِ نمکین
تیرے آگے ہے وہی مرتبۂ ماہِ مبین

آبِ حیوان کو لبوں سے ترے نسبت ہی نہیں
جسطرح سامنے خورشید کے ہو شمع کہیں

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

سرمۂ چشم تری راہ کی جب گرد نہ ہو
کسطرح ہجر میں شغلِ نفسِ سرد نہ ہو

آنکھ کسکی ہے جو تجھ لئے پردہ نہو
رنگ بادِ رخِ تابندہ میں کیوں زرد نہو

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

جب تری دید کے مشتاق ہوں سب خاص و عام
پردۂ ظلمت کے ترے ہاتھ سے اٹھ جائیں تمام

شجر و سنگ کریں تجھسے سلام اور کلام
کیوں مفخر اسکے نہوں لوگ کہ یفخرا نام

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

حشر کو ہونگے تماشائی رخ مخلوقات
دشتِ ایمن کی طرح نور سے ہوگا عرصات

صور کیا فیض قدم سے ترے پاوینگے حیات
مرے دعویکو یہی بات دلیل اثبات

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

آپ ہیں دفترِ ایجاد کے نقشِ اوّل
حصر وصفونکا نہیں ہے بحق عزّ و جل

شرف و قرب میں ہر ایک نبیؑ سے افضل
لکھکے دو تین رقم کرتا ہوں باقی مجمل

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

آب و رنگ آپ جو ہیں حسن کے بستانکے لئے
روح بخش اوسکی ہوا ہے جن و انسانکے لئے

غازہ ہے خاکِ مدینہ رخِ کنعانکے لئے
ہے وہاں نورِ عفو ظلمت عصیانکے لئے

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

ذکر عالی نہ ہو جس جمع غم و عشرت مین
الغرض یاد تیری چاہئے ہر حالت مین
لوگ حسرت مین رہین گرچہ رہین جنت مین
بھیجین تسبیح کبھی گاہ کہین مدحت مین

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

شکر توفیق خدا داد کیا کرتے ہین
ذکر سے تیرے گھر آباد کیا کرتے ہین
دعوتِ مجلس میلاد کیا کرتے ہین
یون حمید۔ہ صفتین یاد کیا کرتے ہین

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

فرش سے عرش برین تک ہین تیرے مدحت خوان
مرغ و ماہی و نبات اور جو رکھتے ہین زبان
خاص و عام اہل جہان جنّ و ملایک انسان
سب کے سب متفق اللفظ یہہ کرتے ہین بیان

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

جوشِ الفت سے تر و خشک سبھی اے فخر انام
موج دریا کی زبان پر بھی جاری ہے کلام
تر زبانی سے تیری مدح کا رکھتے ہین کام
لب ساحل نہین خاموش یہہ ہے ذکر مدام

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

کہون کس منہہ سے کہ مین نے تیری مدحت کی ہے
قلّ و دل ایک سخن پاکے صناعت کی ہے
صرف اپنے لئے تحصیل سعادت کی ہے
فقط اس بیت کی تضمین مین جرأت کی ہے

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

دلکوا ای جان تیرا ذکر بہت بھاتا ہے
کان کیا لطف ہر اک عضو نیا پاتا ہے
کیا زبان پر دمِ تقریر یہ مزہ آتا ہے
ورد اپنا یہی دن رات چلا جاتا ہے

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

تجھے اللہ نے بخشے ہین کمالات سبھی
نوح کا شکر بلا خلعت ابراہیمی
صفوت آدم کی ملی معرفت شیث ملی
صوتِ داؤد فصاحت مین زبان صالح کی

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

صبر ایوب تو ہارونکا تحمل پایا
مثل اسحاق رضا عصمتِ حضرت یحییٰ

حکمت لوط عبادت ہوئی یونس کی عطا | مثل یعقوب بشارت ملی اور اسکے سوا

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری | آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

بیگمان رؤیت و محبوبی حق ایشہ دین
خاص ہین تیرے لئے کوئی شریک انمین نہین

اصطفا اور رضا جو صفتین تجھکو ملین
پر تجھے اور ونکے وصفونہین ہی شرکت بہ یقین

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری | آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

خاص محبوب خدا وند تعالیٰ تو ہی
بدن مردہ مین جان بخشنے والا تو ہی

کشور حسن مین شاہنشہ والا تو ہی
نور یزدان ہی اندھیرے کا اُجالا تو ہی

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری | آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

میری مرقد مین جو ظاہر تیرا نقشا ہوگا
جاگ کر خواب عدم سے یہی دیکھا ہوگا

روح کو از سر نو عشق زلیخا ہوگا
کہ اندھیرے کے عوض نور سراپا ہوگا

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری | آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

آرزو ہی کہ کبھی بخت کو یاور دیکھون
جان پا جاؤن مین جب روضۂ انور دیکھون

حسن بے پردہ مدینے مین پہنچکر دیکھون
نور جھلکا ہوا شباک سے باہر دیکھون

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری | آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

عرض ہادی ہی کہ دنیا مین دکھا شکل اکبار
نور پھیلا ہو جبوقت ہو پل پر سے گذار

کہئے تم حشر مین کر خواب لحد سے بیدار
تجھ سے کیا دور ہی ای مطلع نور الانوار

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری | آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

مولف

احمد بے میم ہو تم سب کے سرور یا رسولؐ
تاجداران جہان کے آپ ہین سرور یا رسولؐ

آسمان احدیت کے مہر انور یا رسولؐ
بالیقین بحر رسالت کے ہو گوہر یا رسولؐ

تم شفیع المذنبین ہو سب کے رہبر یا رسولؐ

حضرت صدیق اول ہین تمھارے یار غار
خیر امۃ شان مین فرمایا اُن کی کردگار

بعد ہین فاروق و ذی النورین و حیدر نامدار
گلشن دین نے انھین سے تازہ پائی ہی بہار

تم ہو بیشک ماہ کامل وہ ہیں اختر یا رسول

آفتاب دین حق دنیا میں جب روشن ہوا ۔ کفر کی ظلمت ہوئی باطل اجالا ہو گیا
بجھ گیا آتشکدہ اور محل کسری گر پڑا ۔ بنگیا دشت سماوی گلشن شاداب سا
تم رسالت کے چمن کے ہو گل تر یا رسول

جب دعا کی حق سے تمنے یا رسول کردگار ۔ سیر آٹے سے ہوئے سیر آدمی ستر ہزار
نہر انگشت مبارک سے جو نکلی ایکبار ۔ ہو گئے سیراب حیوان او رانسان بیشمار
معجزے یہہ آپ کے ظاہر ہیں سب پر یا رسول

دین حق سے تم نے سارا کفر باطل کر دیا ۔ کعبۃ اللہ سے بتونکو آپنے خارج کیا
جز تمہارے کسکے سر پر ابر کا سایہ ہوا ۔ تمسے ہی مہر سپہر دین نے پائی ہی ضیا
کر دیا ذرونکو تم نے مہر انور یا رسول

معجزے سے تم نے لاکھوں مردونکو زندہ کیا ۔ اور ہزاروں کور مادر زاد کو بینا کیا
لشکر کفار مشت خاک سے اندھا کیا ۔ اور گروہ کنج تم نے بے دوا اچھا کیا
ہے مسیحائی جہان کی ختم تم پر یا رسول

آرزو دلمیں یہی ہے یا شہ خیر الامم ۔ سرمہ اپنے دیدۂ جان کا کروں خاک قدم
خواہش اکسیر ہے نی دولت دنیا کا غم ۔ ہر گھڑی ہر وقت ہر ساعت تمہارے دمبدم
مثل پروانہ فدا ہوں شمع رخ پر یا رسول

تجھسے کیا ہوگی وفا مدح رسول ذوالکرام ۔ ذرے سے ہوتا نہیں خورشید کا وصف اختتام
لوح دل پر نقش رکھہ اونکی محبت کا مدام ۔ مشکلیں آسان ہو جاوینگیں تیری لا کلام
ہر گھڑی ورد زبان اپنا کیا کر یا رسول ۔ صلی اللہ علیہ وسلم

مخمس شہیدہ بر غزل امیر خسرو دہلوی

ای مبتلای عشق تو جن و بشر حور و پری ۔ روشن ز عکس حسن تو آئینۂ پیغمبری
نور رخت را مشتری ہم زہرہ و ہم مشتری ۔ ای چہرۂ زیبای تو رشک بتان آذری
ہر چند وصفت می کنم در حسن زان بالاتری

نی حور دارد نی پری با تو مجال ہمسری — از دلبران ہم دلبری ختم است بر تو دلبری
تو فخرِ مہرِ خاوری تو رشکِ ماہِ انوری — تو از پری چابک تری وز برگِ گل نازک تری
وز ہر چہ گویم بہتری حقا عجائب دلبری

آن بلبل شوریدہ ام کز بوئی گل رنجیدہ ام — ہر چار سو نالیدہ ام در جستجو کوشیدہ ام
ہر غنچہ را بوئیدہ ام از ہر چمن گل چیدہ ام — آفاقہا گردیدہ ام مہرِ بتان ورزیدہ ام
بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چیزی دیگری

ای نورِ یزدان سر بسر از طلعتِ تو جلوہ گر — ای خلعتِ وحدت بہ بر تاجِ حقیقت زیبِ سر
مشعل بکف گردد اگر خورشیدِ تابان دربدر — ہرگز نیابد در نظر نقشے ز رویت خوبتر
شمسی ندانم یا قمر یا زہرہ و یا مشتری

حق گویدت کای عینِ حق جان بود جانان شدے — از نورِ من پیدا شدی در ذاتِ من پنہان شدی
من جوہرِ معنی شدم تو صورتِ انسان شدی — من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی
تا کس نہ گوید بعد ازین من دیگرم تو دیگری

خورشید نقشِ پائے تو گردون چمن پیرائے تو — در ہر سرِ سودائی تو در ہر دلی غوغائی تو
ای عرشِ اعظم جای تو ای عاشقت مولائی تو — عالم ہمہ یغمائے تو خلق و جہان شیدائی تو
این نرگسِ رعنائی تو بر داشت رسمِ کافری

در بارگاہِ مصطفٰے امیکرد ہاتف این ندا — کای شافعِ روزِ جزا وی خواجۂ ہر دو سرا
سرتا بپا محوِ لقا ہمچو شہیدِ بے نوا — خسرو غریبست و گدا افتادہ در شہرِ شما
باشد کہ از بہرِ خدا سوئے غریبان بنگری

مخمس مؤلف بر غزلِ قمر علی صاحب سراج ساکن حیدرآباد دکن

سب مومنو کے تم ہو ایمان یا محمدؐ — افضل تمہاری سب سے ہی شان یا محمدؐ
دونون جہان کے تم ہو سلطان یا محمدؐ — بندہ ہون آپ کا مین ہر آن یا محمدؐ
ہون نام پر تمہارے قربان یا محمدؐ — صلی اللہ علیہ وسلم

دنیا مین آکے ہمنے کچھ بھی کیا نہ حاصل — ناحق ہی عمر کھوئی ہو کر گنہ کے مایل

یہہ عرض ہی گدا کی پاشاہ خوشخصایل — آلودگی سے تن کی ہی مجھبہ سخت مشکل

اپنے کرم سے کرنا آسان یا محمدؐ

موسیٰ کو نور کی جب تمنے جھلک دکھا دی — غش کھا کے گر پڑے وہ سب بھول لن ترانی
دو ٹکڑے مہ کیا ہی دکھلا کے ایک انگلی — سیپارۂ جگر میں آیت ہی یاد تیری

تیری ثنا میں او تیرا قرآن یا محمدؐ — صلی اللہ علیہ وسلم

تم ہی شفیع کل ہو اور رب کی ہو حمایت — جز آپ کے نہ رنج روز جزا کی راحت
امت کے سر پہ تیرا ہی سایۂ عنایت — امید ہی تیرے سے محشر کے دن شفاعت

مجلس میں اپنی کرنا مہمان یا محمدؐ

تم کو بہار باغ ادراک حق نے بولا — اور عقل کل کے مہر افلاک حق نے بولا
خلق عظیم بولا اور پاک حق نے بولا — تجھہ ذات کی ثنا میں لولاک حق نے بولا

ہی جسم دو جہان کا تو جان یا محمدؐ

ساجد تجھے کہا ہی مسجود بھی کہا ہی — اور عبد بھی کہا ہی معبود بھی کہا ہی
یہہ کم ہی بلکہ اس سے افزود بھی کہا ہی — تجھہ کو کہا ہی احمدؐ محمود بھی کہا ہی

ہی اسم ذات تیرا رحمان یا محمدؐ

نہ تاج کی ہوس ہی نہ تخت کی مجھے چاہ — نی زر کی ہی تمنا نی مجھہ کو خواہش جاہ
امید ہی وفا کی اسطرح تمسے پاشاہ — رکھتا ہی آس ہر دم تجھسے سراج پاشاہ

رکھہ آخرت کو ثابت ایمان یا محمدؐ

مسدس فغان بر اشعار جامی علیہ الرحمہ

تیرے بن دل طپان ہی یا محمدؐ — جدائی کی فغان ہی یا محمدؐ
نہیں قالب میں جان ہی یا محمدؐ — یہی ورد زبان ہی یا محمدؐ

ز مہجوری برآمد جان عالم — ترحم یا نبی اللہ ترحم

ہی بھڑکی آتش اب خون جگر سے — نکلتے ہیں شرارے چشم تر سے
وہ تیرا ابر رحمت آن برسے — تو نکلے پھر نہ یہہ فریاد بر سے

تو آخر رحمۃ للعالمینی
ز مہجوران چرا غافل نشینی

بہار باغِ ہستی پر خزان ہے
گل جان تیرے بن پژمردہ جان ہے

خیابان دل کا بے آب روان ہے
یہی پھر غنچۂ دل کی فغان ہے

ز خاک ای لالۂ سیراب برخیز
چو نرگس خواب چند از خواب برخیز

جہان تیری تجلّی کی نظر ہو
نہ تیرا حسن جبتک جلوہ گر ہو

ظہور نور ذاتی بے خطر ہو
نہ روشن خلق میں نور سحر ہو

برون آور سر از بردِ یمانی
کہ روئے تست صبح زندگانی

تمنا صدقۂ جان کی دلون کو
تمنا پائے بوسی کی لبون کو

تمنّا سجدہ کرنے کی سرون کو
تمنا دید کی ہے غمزدون کو

ادیم طایفی نعلین پا کن
شراک از رشتۂ جانہائے ما کن

تو نور حق تیرا جلوہ کہان ہے
تیرا شمس الضحیٰ چہرہ کہان ہے

اندھیرا غم کا ہے لمعان کہان ہے
رخ بدرُ الدجےٰ جلوہ کہان ہے

شب اندوہ ما را روز گردان
ز رویت روز ما فیروز گردان

نہ خواہش دلکو ہے سیرِ چمن کی
تمنا ہے دماغ پُر حزن کی

نہ رغبت نکہتِ مشکِ ختن کی
ہوا ئے بوئے عنبر پیرہن کی

بہ تن در پوش عنبر بوئے جامہ
بسر بر بند کافوری عمامہ

وہ رویت کی تیری دے خوش نصیبی
اٹھا دل سے یہہ نالہ عندلیبی

یہہ ہجرت کی ندے ہم کو غریبی
حبیبی یا حبیبی یا حبیبی

ز حجرہ پائے در صحنِ حرم نہ
بفرقِ خاک پا بوسان قدم نہ

وہ شمعِ حسن بتلا بسملان کو
نہ تشنہ چھوڑ دے تشنہ لبان کو

مئے وصلت دے اب روح روانکو
بتا رحمت کے دریا عاصیان کو

تو ابر رحمتی آن بہ کہ گاہے
کنی بر حال لب خشکان نگاہے

دو گیسو دوش پر مشکین جھکا دے
جبین سایون کو اوسکی بو سونگھا دے

علم قامت کا اونچا کر دکھا دے
یہہ مہجوروں کو زیر سایہ جا دے

فرود آویز از سر گیسوان را
فگن سایہ بپا سرور وان را

تیرے مہجور ہین گرداب غم مین
نہ زور استادگی کا اُنکے دم مین
ابھی ہین ڈوبتے بحر الم مین
تو چاہے تو بچا دے ایک دم مین

بدہ دستت زپا افتادگان را
بکن دلداری دل دادگان را

تجھے بھولا تو وہ بھولا خدا کو
تجھے پایا تو وہ پایا خدا کو
تجھے چھوڑا تو وہ چھوڑا خدا کو
تجھے دیکھا تو وہ دیکھا خدا کو

جہان بی دیدہ گرد فرش رہند
جو فرش اقبال پابوس تو خواہند

تجھی سے حشر کو ہو سربراہی
تجھی سے خلد کی ہو در کشائی
تجھی سے عاصیون کی ہو رہائی
تجھی سے ہو ہر اک حاجت روائی

اگر لطفت نباشد دست یاری
بدست ما نیاید ہیچ کاری

سر میدان محشر تیری امت
تجھے ڈھونڈھیگی یکسر تیری امت
بعصیان ہو کے مضطر تیری امت
پکارے گی فغان کر تیری امت

بمیدان شفاعت اُمتی گوئے
جو چوگان سر فگندہ آوری روئے

مسدس ہوش

۱۱ قدم آپ نے جب جہان مین دھرا
وہ سرو روان چال جدم چلا
تو پھر سرو گلشن کو سکتا ہوا
تو شمشاد یہہ دلمین کہنے لگا

گل روئے احمد یہ یہہ جان سدا
فدا ہو فدا ہو فدا ہو فدا

وہ رخسار جب گل کو آئے نظر
لگا کہنے پھر دل مین کچھ سوچکر
ہوا زر لٹانے پہ آمادہ تر
کہ کیا مال ہی اس جگہہ پر یہہ زر

گل روئے احمد یہ یہہ جان سدا
فدا ہو فدا ہو فدا ہو فدا

وہ لب دیکھہ غنچے کو بھتی ہے کلی
ہوئی دنگ منہہ دیکھہ سورج مکھی
وہ آنکھوں تکو تکتی تھی نرگس کھڑی
زبان دیکھہ سوسن نے آواز دی

گل روئے احمدؐ پہ یہہ جان سدا — فدا ہو فدا ہو فدا ہو فدا

نظر آئے سنبل کو جدم وہ بال — سراسر پریشان ہوا اوسکا حال
پریشانی اوسکو ہوئی جب وبال — تو پڑھنے لگا شعر یہہ بے مثال
گل روئے احمدؐ پہ یہہ جان سدا — فدا ہو فدا ہو فدا ہو فدا

جو حوروں نے دیکھا رُخِ نازنین — تو خوش ہو کے گرد اوسکے پھرنے لگین
ہوئین کچھہ ادھر اور کچھہ اودھر ہوئین — کچھہ آگے یہہ مضمون کہتی چلین
گل روئے احمدؐ پہ یہہ جان سدا — فدا ہو فدا ہو فدا ہو فدا

کیا تخت پر لاکے جب جلوہ گر — دئی نذرین پانوٗن پہ رکھہ اپنا سر
ہوئین پھر کھڑی ٹکٹکی باندھکر — اشارونمین کہتے تھے بایکدگر
گل روئے احمدؐ پہ یہہ جان سدا — فدا ہو فدا ہو فدا ہو فدا

تو ای ہوش کر اب مدیس تمام — ہوا ششجہت مین بہت تیرا نام
تیرا ہفت جنت مین ہوگا مقام — مگر اس سخن کو کہا کر مدام
گل روئے احمدؐ پہ یہہ جان سدا — فدا ہو فدا ہو فدا ہو فدا

مخمس مشتاق

اوس فخر انبیا پر یارو درود بھیجو — اوس نور کبریا پر یارو درود بھیجو
اوس روئے پُرضیا پر یارو درود بھیجو — امت کے رہنما پر یارو درود بھیجو
یعنی وہ مصطفیٰ پر یارو درود بھیجو

ہی یہہ درود افضل سب ذکر سے مقرر — ہی یہہ درود مرشد دنیا مین اور محشر
مرض گناہ کو ہی بیشک دوائے بہتر — سب مشکلونکو آسان کرتا ہی یہہ ہنر ور
اوس روئے باصفا پر یارو درود بھیجو

پڑھتا ہی حق نبی پر صلِّ علیٰ محمدؐ — اور سب فرشتے ملکر صلِّ علیٰ محمدؐ
پڑھتی ہین حورین اکثر صلِّ علیٰ محمدؐ — سب مرغ و ماہی یونکر صلِّ علیٰ محمدؐ
اوس صاحبِ حیا پر یارو درود بھیجو

ای سامعان و قاری بھیجو درود و رحمت
با صدق و آہ و زاری بھیجو درود و رحمت
ای عاشقان باری بھیجو درود و رحمت
آنسو کو کر کے جاری بھیجو درود و رحمت
اوس شاہِ دوسرا پہ یارو درود بھیجو

ہی یہہ درود صیقل زنگ دلان عاصی
پیاسے کو ہی یہہ شربت بیمار کو ہی شافی
بھوکھے کی یہہ غذا ہی گمراہ کا ہی ہادی
سب ورد ذکر سے ہی نمکو درود کافی
محبوب کبریا پہ یارو درود بھیجو

آدمؑ کی ہوئی ہی بخشش دیکھو درود ہی سے
یوسف کوئین سے نکلے بچکر درود ہی سے
اور آگ سے بچے ہین یارو خلیلؑ اِسی سے
پائی ولی ولایت دیکھو درود ہی سے
سردار اتقیا پہ یارو درود بھیجو

کیا یہہ عمل ہے یارو جسکا خدا ہی عامل
قرآن مین ہر اک جا ہی یہہ درود داخل
دیکھو نماز مین بھی ہی یہہ درود شامل
کیا ہو بیان اُس کا جسکا خدا ہو شاغل
معشوق کبریا پہ یارو درود بھیجو

مشتاق ختم کر اب وقت دعا ہی اِسجا
ہو وقت واپسین بھی حامی درود تیرا
یہہ درود بخشے تجھکو خدا عجب کیا
ای سامعان و قاری بخشے تمھین خدایا
اوس نور باصفا پہ یارو درود بھیجو صلی اللہ علیہ وسلم

مولف

مداح ازل سے ہون اُس شاہ رسالت کا
دم بھرتا ہون مین ہر دم بس اسکی ہی الفت کا
خالق سے عطا جسکو ہی تاج شفاعت کا
ہی نقش میرے دل پر اسکی ہی محبت کا
کچھ خوف نہین مجھکو فردائے قیامت کا

تو شافع محشر ہی سب خلق کا رہبر ہی
موقوف رضائے حق تیری ہی رضا پر ہی
سب نبیون کے رتبے سے رتبہ تیرا برتر ہی
تو چرخ رسالت کا وہ مہر منوّر ہی
ذرّہ مہ کامل ہی تیرے در دولت کا

اللہ رے مراتب کیا تیرے شہِ ذیشان ہین
رضوان کیطرح لاکھون در پر تیرے دربان ہین

فردوس وارم تیرے قربانِ گلستان ہین
بلبل کی روش غلمان سب تیرے ثنا خوان ہین
تو ہی وہ گل رعنا بستان نبوت کا

قرآن مین الم نشرح حق جسکی ثنا لکھے
توصیف بیان اوسکی کب ہوسکے انسان سے
پر اتنا سمجھتے ہین دنیا کے بڑے چھوٹے
اسرار سے پُر تھا وہ سب علم لدُنی کے
سینہ تھا جو گنجینہ اللہ کی قدرت کا

چلاتا ہون ہردم اور رہتا ہون بہت مضطر
اس غم سے ہوا قد بھی مانند کمان جھک کر
اب باعثِ دوری ہی احوال میرا ابتر
الیسرور یاض دین جلدی سے مشرف کر
مشتاق ہون مدت سے روضہ کی زیارت کا

گمراہونکو رہ تونے ای خضر دکھائی ہی
کونین کی شاہی ہی جو تیری گدائی ہی
آئینۂ ایمان کی تجھ سے ہی صفائی ہی
کثرت نے ضیا تیرے ہی نور سے پائی ہی
تو ہی وہ چراغ انور کاشانۂ وحدت کا

دریائے عطا کا ہی لاریب وہی گوہر
ہی جود و کرم اوسکا کونین مین سب اظہر
سنگِ درِ اقدس سے اسکے نہ ہٹانا سر
بخشیگا وہ عاصیان سب تیرے وہی سرور
جو شافعِ محشر ہی غمخوار ہی اُمت کا

مخمس شہید بر غزل جامی علیہ الرحمہ

جلوۂ نورِ خدا یا روئی ماہِ ماست این
معنیٔ صورت بود یا صورت معنیٔ ست این
عارضست این یا سحر یا مہر نور افزاست این
عارضست این یا قمر یا لالۂ حمراست این
یا شعاع شمس یا آئینۂ دلہاست این

سایۂ ذات احد یا شمع بزم اتحاد
آیتِ توحیدِ حق یا رایتِ وحدت نہاد
قامتست این یا قیامت یا نہالِ پاکزاد
قامتست این یا الف یا سرو یا نخلِ مراد
یا مگر گلدستۂ باغ جنان آراست این

ظلمت آباد غریبانست یا شامِ وطن
یا کمندِ گردن جان یا شکنجِ پُرشکن
دودِ آہِ آتشین یا نامۂ اعمالِ من
زلف تو زنجیر یا قلاب یا مشکِ ختن

سنبلِ تر یا سمن یا عنبرِ سارا ستاین

رہزنِ دہر ست یا برہمزنِ بنیادِ خلق — دشمنِ جمع ست یا غارتگرِ افرادِ خلق
چشمِ تو خونریزِ عالم ست یا جلادِ خلق — چشمِ تو آہو ست یا جادو ست یا صیادِ خلق

یا دو بادامِ سیہ یا نرگسِ شہلاست این

تار جانہا را بود مضراب یا قوسِ قزح — خنجر ست از خونِ دل سیراب یا قوسِ قزح
یارب این تیغ ست آفتاب یا قوسِ قزح — یارب این طاق ست یا محراب یا قوسِ قزح

یا ہلالِ عید یا ابروئے ماہ ماست این

جادۂ جانست یا سجادۂ رُوح الامین — یا حریمِ محترم یا قبلۂ ایمان و دین
یثربست این یا قصائی عرشِ ربّ العالمین — کوی تو کعبہ ست یا فردوس یا خلدِ برین

یا گلستانِ ارم یا جنت الماوٰی ست این

مرکزِ پرکارِ جان یا نقطۂ فای صفات — نکتۂ معنی ست یا رمزیست از وجدانِ ذات
ہمدمِ قافِ قدم یا نونِ جانِ کائنات — حقۂ لعل ست یا سرچشمۂ آبِ حیات

یا دہن یا میم یا طوطی شکرخاست این

جویبارِ آبِ حیوان یا نگارِ خاص و عام — پردہ دارِ نورِ یزدان یا بہارِ صبح و شام
یارب این سرتاپا جانست یا روحِ انام — یارب این خورشید یا بالنست یا ماہِ تمام

یا فرشتہ یا پری یا شوخِ بی پرواست این

ہمزبانِ قدسیان یا ہمصفیرِ عرشیان — یا شہیدِ مدح خوان یا نغمہ سنجِ گلستان
شاعرِ جادوبیان یا طائرِ عرش آشیان — بلبلِ بی خانمان یا طوطیِ شیرین زبان

قمریِ باغِ جنان یا جامیِ شیداست این

مرلع دلخوش

کیا صلّ علیٰ رُوئے رسولِ دوسرا ہی — وہ لوحِ جبین مرأتِ انوارِ خدا ہی
عارض پہ فدا شمس و قمر ہو تو بجا ہی — اوس چہرۂ پرنور کا عالم تو جدا ہی

بند ۲

گو دل ہی سراپا کے تصور مین عرقناک
سب نور سے معمور ہی اوسکا جسدِ پاک

پر ہووے رقم کیونکہ شبیہ شہ لولاک[۴]
وہ مطلعِ انوار خدا شمسِ ضحیٰ ہی

بند ۳

آنکھونکے تصور مین جو دیدونکو کیا بند
قدرت کے دو شیشونمین ملایک ہین گویا بند

تب مردمک آئی نظر اک حلقہ مین پابند
اور تارِ نظر کی اونھین زنجیر بنیا ہی

بند ۴

اوس ابروے پرخم کو بصد فہم و فراست
ہین مردمکِ چشم یہہ مشغولِ عبادت

کہتے ہین یہی دیکھکے اربابِ بصارت
یہہ اونکی دعا کے لئے محرابِ دعا ہی

بند ۵

بینی کا یہہ عالم تہ ابرو ہی بلا قیل
اوس شمع کا پروانہ ہی اک یوسفِ راحیل

ہی عرش کے طاقونکے تلے نور کی قندیل
اختر سے فزون بینیِ انور مین ضیا ہی

بند ۶

اوس زلف مسلسل کا بیان کیونکہ ہو ہمسے
عمرِ ابدی جسکی درازی کو نہ پہنچے

گو شاخ کو سنبل کی قلم کرکے بھی لکھے
ای خضر ذرا دیکھہ تو کیا زلف رسا ہی

بند ۷

دو کان ہین بیشک صدف لجۂ اسرار
عارض کے قرنفل ہین بناگوش نمودار

ہین جسمین نہان سرِ نہان کے درِ شہوار
پہلو مین گویا مہ کے شفق پھول رہا ہی

بند ۸

دیکھے جو لبِ لعل رسولِ مدنی کا
کیا ذکر کرون اوسکی مین شیرین سخنی کا

حقا کہ نہ لے نام عقیقِ یمنی کا
فصحائے عرب جس سے فصیح الفصحا ہی

بند ۹

ہی اوس لبِ گلبرگ پہ اک نور کا عالم
سلکِ دُرِ دندان پہ ہین قربان دُرِ شبنم

پھر سورۂ نور اوسپہ صبا کیون نہ کرے دم
اور برگِ گل اوس سرخ زبانپر سے فدا ہی

بند ۱۰

غنچہ نہین اوس تنگ دہن سا تو چمن مین
قطرہ جو پسینے کا ہے اس چاہِ ذقن مین
غبغب کی طرح کوئی نہین سیب عدن مین
یوسف کو گویا چاہ مین پابند کیا ہے

بند ۱۱

اوس حسنِ خداداد کا کب مجھ سے ہو مذکور
شمع حرم لم یزلی ساعدِ پُر نور
بینائے گلو نورِ الٰہی سے ہے معمور
اور پنجۂ خورشید سے پنجہ بھی سوا ہے

بند ۱۲

کیا کیجے رقم سینۂ شفاف کا عالم
اور جوہرِ آئینہ سا ہے ناف کا عالم
تا ناف ہے اک آئینۂ صاف کا عالم
زانو کی صفائی پہ تو آئینہ فدا ہے

بند ۱۳

واللہ کمر گاہ تو حیرت کی ہے اک جائے
کھینچو جدھر اودھر تو کمربند نکل آئے
ہان اوسکی نزاکت کو بصارت بھی ذری پائے
ہے نکہت گل اوسکی کمر یا کہ صبا ہے

بند ۱۴

اوس پشت منور پہ ہے کیا مُہرِ نبوت
اوس پائے مبارک کی ثنا مجھسے ہو کیونکر
آئینہ مین یا جلوہ نما نیّرِ اکبر
نعلین کو عرش اُنکے اوٹھا سر پہ رکھا ہے

بند ۱۵

محبوب الٰہی تھا وہ شاہنشہِ والا
کہتے ہین سدا اسلمہُ اللہ تعالیٰ
بیٹھا یہ فلک دیکھ کے اوسکا قدِ بالا
سرتا بہ قدم نور سے جسم اوسکا بنا ہے

بند ۱۶

کھینچی ہے یہہ تصویر رسول عربی کی
واللہ یہہ مین نے تو بڑی بے ادبی کی
کھینچی نہ کسی اور نے تصویر نبیؐ کی
امید عطا ہے مجھے گو اسمین خطا ہے

بند ۱۷

سردار ہے کونین کا اور سب کا ہے سرتاج
کیون سارے اولوالعزم نہ ہین اسکے تئین باج

قوسین سے نزدیک ہوئی اوسکو ہی معراج | یہہ درجۂ اعلی کہو پھر کسکو ملا ہے

بند ۱۸

مداح خدا جسکا ہو الطاف و کرم سے | کب اوسکی ثنا ہوگی میرے نطق و رقم سے
کعبہ کو شرف جسنے دیا ایک قدم سے | سب قبلہ پرستونکا وہی قبلہ نما ہے

بند ۱۹

دلخوش بدل و جان ہی ثنا خوان محمدؐ | یارب اوسے پہنچا دے بایوان محمدؐ
محشر مین ملے سایۂ دامان محمدؐ | ہر صبح و مسا اوسکی بس اتنی ہی دعا ہے

مسبع احسن

دوش از عشق رخ او بجگر خون گشتم | با دل آسا بسر زلف او مفتون گشتم
سربسر وامق و فرہاد و مجنون گشتم | در بیابان بہ کہسار بہ ہامون گشتم
این نوا کردم و زین وادیہ بیرون گشتم | برگل عارض جان پرور احمدؐ صلوٰۃ

بردو گیسوئے فرح بخش محمدؐ صلوٰۃ

بسکہ از یاد رخش آہ و فغانی کردم | جام دل پُر ز مئے پیر مغانی کردم
دمبدم ساغر پُر نوش بجامی کردم | ہمچو مستان سر خود فاش عیان می کردم
این غزل خواندم و لب رطب لسانی کردم | برگل عارض جان پرور احمدؐ صلوٰۃ

بردو گیسوئے فرح بخش محمدؐ صلوٰۃ

والی کشور دارین شہنشاہ زمان | شد ز انوار ظہورش ہمہ پیدا ز نہان
زندہ شد قالب کونین بآن جان جہان | نام او حرز دل شش جہت و چار ارکان
شد موالید ثلاثہ بظہورش قربان | برگل عارض جان پرور احمدؐ صلوٰۃ

بردو گیسوئے فرح بخش محمدؐ صلوٰۃ

بحر ذخار کرم معدن جود است و سخا | منہل حلم و حیا چشمۂ اشفاق و عطا
غاشیہ حکم او بر گردن قدرست و قضا | شد مطیع امرش لوح و قلم ارض و سما
بلکہ پیوستہ طلبگار رضا ہاش خدا | برگل عارض جان پرور احمدؐ صلوٰۃ

بر دو گیسوئے فرح بخش محمد صلوٰۃ

چونکہ طالع شدہ خورشید محمد مختار
لات و عزیٰ بشکستند ز گلو ہا زنار
صنم از بانگ دلی خود بصد کرد قرار
رفت تاریکی کفر و شدہ گیتی انوار
بسکہ رفت از رخ طاغوت محفل ہمہ و قرار
بر گل عارض جان پرور احمد صلوٰۃ

بر دو گیسوئے فرح بخش محمد صلوٰۃ

مژدہ اش چونکہ بآفاق بہ گردون افتاد
رستم از حملۂ تیغ او بہ جیحون افتاد
حمد للہ کہ دین او چہ موزون افتاد
دبدبہ تیغ او در باغ فریدون افتاد
درخم از بام عقولات فلاطون افتاد
بر گل عارض جان پرور احمد صلوٰۃ

بر دو گیسوئے فرح بخش محمد صلوٰۃ

آدم از فخری نامش بجنان بال کشود
مثل گلشن بخلیل آتش نمرود نمود
مردہ را از لبش آورد مسیحا بوجود
یونس و نوح نجات از غم جانکاہ نمود
خضر و عیسیٰ بدرسش ہمچو سبق خوان می بود
بر گل عارض جان پرور احمد صلوٰۃ

بر دو گیسوئے فرح بخش محمد صلوٰۃ

بندۂ بے زر او یوسف کنعان باشد
ذرۂ خاک درش خاور لمعان باشد
بسکہ دربان در خلد او رضوان باشد
مور کاشانۂ او مثل سلیمان باشد
درگہ عالی او قبلۂ ایمان باشد
بر گل عارض جان پرور احمد صلوٰۃ

بر دو گیسوئے فرح بخش محمد صلوٰۃ

سرور تخت نشین کنت نبی با فر
خلعت و جوشن یٰسین و مزمل در بر
کافر از شدہ با سیف رسالت رہبر
خسرو انس و جنان تاج فتخا بر سر
آن شہنشاہ رسل ساقی حوض کوثر
بر گل عارض جان پرور احمد صلوٰۃ

بر دو گیسوئے فرح بخش محمد صلوٰۃ

سنبل از باغ رسالت بشگفت ارسلناک
گلبن از گلشن توحید و ما ارسلناک
نرگس از روضۂ تعریف شریفش لولاک
نہر بخشایش او موج زن اعطیناک

آنکه شد لست ز خوبی آن جوهر پاک
برگلِ عارضِ جان پرورِ احمد صلوٰۃ
بر دو گیسوئے فرح بخش محمد صلوٰۃ

بحرِ وحدت که ترا جای تو می بود قدیم
زان بکثرت تو نگر آمدی ای دُرِّ یتیم
در گلِ وحدتِ خوشبوئی تو ای نورِ کریم
گرچه با بو شود از گل و گل از بو تو شمیم
فی الحقیقت احدیت ذات تو احمد بی میم
برگلِ عارضِ جان پرورِ احمد صلوٰۃ
بر دو گیسوئے فرح بخش محمد صلوٰۃ

خازنِ رازِ نهان مخزنِ اسرارِ ربی
عالِم لوح و قلم حضرتِ اُمّی لقبی
نخلِ بستانِ هدی صاحب شیرین رطبی
خاص از عام رسولان شدۂ منتجبی
ای تو عالی نسبی هاشمی و مطلبی
برگلِ عارضِ جان پرورِ احمد صلوٰۃ
بر دو گیسوئے فرح بخش محمد صلوٰۃ

ای توئی حاذق و در نبضِ دلِ ما آگاه
در تپِ محرقِ عصیان شده ام روئے سیاه
شو معالج بمن از شربتِ معجونِ نگاه
مرهم عفو بنه بر منِ مجروح گناه
کمتر از درد خودش میکند این ناله و آه
برگلِ عارضِ جان پرورِ احمد صلوٰۃ
بر دو گیسوئے فرح بخش محمد صلوٰۃ

احسن از فخرۂ رافت سخن نغز شنید
هر گلِ تازه معانی چو تماشائی دید
نکهت زان بمشامِ دلِ مشتاق رسید
رشحۂ خامۂ ما نیز بگلزار چکید
زان نسیمی بلطایف تو بجنات دمید
برگلِ عارضِ جان پرورِ احمد صلوٰۃ
بر دو گیسوئے فرح بخش محمد صلوٰۃ صلی اللہ علیہ وسلم

مسدس مجھو

آنکھوں میں انتظار سے اب دم ہی جوں حباب
ہی روز روشن اب مجھے مثلِ شبِ غراب
بر دین کا دور کر اب چہرے سے نقاب
دکھلا جمالِ پاک کو یا آج بو تراب
روئی تو صفحہ صفحہ و ہر صفحہ آفتاب
موئی تو حلقہ حلقہ و ہر حلقہ زو طناب
ان گیسوؤں کی یاد میں واللیل ہی سبق
بکھرا نہ دل ہی بلکہ ہی اس جا نیز قلق

جون گل ہی یاد صفحۂ عارض مین سینہ شق
کچھ مین نہ چاک دل ہون فقط ای رسول حق
زان صفحہ صفحہ صفحۂ گل شد ورق ورق
زان حلقہ حلقہ حلقۂ سنبل بہ پیچ وتاب

میرے دل گرفتہ مین ارمان جون کے تون
مانند نافہ ہوگئے خون حال ہی زبون
ہنستا سا منہہ دکھاؤگے کب کھول لعل گون
ای ابر فیض شاہ رسل گریہ کیا کرون
چشم چو چشمہ چشمہ و ہر چشمہ بحر خون
زان گشت دانہ دانہ و ہر دانہ در ناب

کل آج گل نہین دل بلبل کو ایک تل
لوٹے ہی مثل گوہر غلطان یہہ متصل
دریا کا پاٹ پاٹ سے دامن کے ہی خجل
چشمان تر سے برسے ہی اب رنگ خون دل
زان چشمہ چشمہ چشمۂ خورشید منفعل
زان دانہ دانہ دانۂ یاقوت در حجاب

ای فخر مرسلین مین کرون حال کیا رقم
قندیلین یاد کر تیرے روضہ کی دمبدم
ہوتی ہی صبح عید مجھے رشک شام غم
کر یاد تیرے روضہ کی جالی کو دمبدم
ہم سینہ سینہ رخنہ و ہم رخنہ راہ غم
ہم آہ شعلہ شعلہ و ہر شعلہ سینہ تاب

سمجھو ہی مجھ کو سوز فراق محمدی
شمعی کی طرح من مین جلے ہی مدام جی
ضبط نفس سے آتش دل اینو بڑھ گئی
چھلنی کی طرح نالون سے چھاتی ہی اب چھنی
زان رخنہ رخنہ رخنہ شدہ عمر آخری
زان شعلہ شعلہ شعلہ و ہر شعلہ سینہ تاب

مسدس اشرف علی صاحب

صاحب لولاک حضرت مصطفےٰ کی ذات ہی
سورۂ یٰس وطٰہٰ جنکی توصیفات ہی
جو کلام اللہ مین حضرت پہ سب صلوات ہی
وصف اوس سالار کا ہر صفحہ و آیات ہی
والضحیٰ والنجم دندان اور جبین تھی والقمر
ص چشم و نور رخ انا فتحنا زیب سر

تھا ابوالارواح نام اوس سید مختار کا
باپ سب روحون کے تھے کچھ شک نہین اسمین ذرا
جس زمانے مین نبی تھے سرور ہر دو سرا
آب و گل مین تھے پڑے آدم صفی زیر سما
تھا نہ کچھ جن و ملک افلاک آدم کا نشان
نام تھا جسدن نبی کا از احد احمد عیان

تھا جناب پاک مین روح الامین آدم سے کم
خاکیون سے دور کے تھا وہ مفخر شاہ عجم
گرچہ قرآن کو لے آیا بر رسول محترم
آپنون کے بھید کا ہرگز نہین بھرتا تھا دم

کیونکہ آنحضرت کو تھا علم لدنی آشکار ۔۔ علم اول اور آخر کا کھلا تھا ایکبار

جب گئے معراج کو حضرت نبی مقبولِ رب ۔۔ کر کے پا انداز ساتون آسمانکو اپنے تب
رتبۂ عالی بلا کر وہیون کو اس سبب ۔۔ حاملانِ عرش تعظیما کھڑے تھے بیکے سب

بوئے گل سے تھے منزہ حضرتِ خیر الانام ۔۔ کر گئے پشتِ براقِ خلد پر مشقِ خرام

جب مقامِ سدرہ پر پہنچے ہین با صد عز و جاہ ۔۔ تھک رہے جبریل اسجا اور نہ کی پھر عزم راہ
تب رسولِ مجتبیٰ نے پیچھے پھر کے کی نگاہ ۔۔ اور فرمایا کہ ای جبریل کیون ہو تم تباہ

کیا سبب ہی جو رفاقت سے میری انکار ہے ۔۔ کیون نہین چلتے یہہ کیسی بات کیا تکرار ہے

عرض کی روح الامین نے ای شہنشاہِ زمان ۔۔ ہی مقامِ سدرہ یہہ میری سکونت کا مکان
ہین اڑون اوپر ابھی ذرہ تو جلجاؤن یہان ۔۔ پر زدن کی اک سر مو مجھکو ہی طاقت کہان

اک قدم آگے بڑھون گر ای نبی ذوالکرم ۔۔ پر میرے نورِ تجلی سے جلینگے لاکلام

کر کے میکائیل نے پھر وہانسے رفرف پر سوار ۔۔ عرش پر لیجاکے پہنچائے ز حکمِ کردگار
تحفۂ صلوات آیا ہی وہان پر بیشمار ۔۔ رازِ عرفان حق نے سب ظاہر کیا اور آشکار

لامکان پر جاکے پہنچے پائے دیدارِ مجیب ۔۔ جس سے ہی ادنیٰ مقام قابَ قوسینِ حبیب

ہی محمد نام پاک اس اشرف المخلوق کا ۔۔ میم ہی مظہر عجائب مرجعِ کل انبیا
ح حمایت اوسکی بس ہی مجھکو دو رہبر دوسرا ۔۔ میم راسِ کل ملایک مالک و سرور ہوا

دال بیدارونکے سر پر لسے ہی رحمت فشان ۔۔ اسلئے ہی دشتِ عالم اُسسے رشکِ بوستان

بھیجو صلوٰۃ و سلام اوس مالک و مختار پر ۔۔ جسنے گمراہانِ عالم لائے ہین سب راہ پر
ہو درود اوس ذات پر نہ حد زیادہ بیشتر ۔۔ از شمارِ روح و جسم و برگ و قطراتِ مطر

کمترین اشرفعلی کی یہہ دعا ہے پیشوا ۔۔ ہو شفاعت آپکی عاصی کو در روزِ جزا

مسدس مشتاق

سر قرطاس پہ خامہ ہی جو ن ادہم جولان ۔۔ مثل دریا ہی جو مداحی ہین اب طبع روان
گوہرِ حرف ہین نیسان کے جیسے باران ۔۔ کیا یہہ بیتابی کاغذ پہ ہی عنبر افشان

مدح ہین سرورِ عالم کے ہی مشتاق بدل ۔۔ اب لکھا چاہیئے اعجازِ رسولِ عادل

ناخن پاک جو حضرت کے بنے ہین موُلیٰ — اور انگشتِ مبارک سے جو ندی بھتی بہی

جنگ مین فوج ملایک کی فلک سے اُتری — لائے ایمان نبیؐ پر ہین جو کل جن و پری

سایۂ ابر تھا حضرت کے جو سر پر دایم — جسم پر بیٹھتی ہرگز نہ تھی مکھی یکدم

مشک و عنبر تھا خجل عرق سے حضرت کے سدا — سایہ حضرت کا زمین پر نہین ہرگز پڑتا

صاف نکلا تھا کمر سے جو نبیؐ کے .. سٹکا — سجدہ کرتا تھا نبی کو ہر اک حیوان ہر جا

راکبِ تیز براق احمد و حامد محمود — دافع رنج و محن دونون جہان کے مسعود

سرو ہین باغ نبوت کے امام مرسل — شمع ایوانِ جلالت ہین نبیٔ اکمل

عالم علم لدنّی و رسولِ اجمل — واقفِ رازِ خدا صاحب و سرور عادل

اونکے پرتو سے جہانمین مہ و خور ہین روشن — اونکے باعث ہین جہانکے تر و تازہ گلشن

الخداوند جہان بخش طفیلِ احمدؐ — اور مشتاق کو کر دونون جہانمین اسعد

احمدِ پاک کے ہو نور سے روشن مرقد — ہم پہ الطاف کرے خالقِ عالم بے حد

نورِ ایمان سے منور ہو خدایا دل و جان — خاتمہ خیر ہوا زبہر رسولِ یزدان

ایضاً

ہین عرصہ دارین مین سردار محمدؐ — معشوق الٰہی ہین خوش اطوار محمدؐ

بیشک ہین وہی قاتلِ کفّار محمدؐ — در ہر دو جہان رحمتِ غفّار محمدؐ

لاریب ہین سب واقفِ اسرار محمدؐ — صلی اللہ علیہ وسلم

اوس نور سے پیدا کیا حق نے دُو جہانکو — پیدا کیا اوس نور سے کل کون و مکان کو

اوس نور سے حصہ ملا ماہِ لمعان کو — اوس نور سے پیدا کیا کل حورِ جنان کو

واللہ ہین وہ مظہرِ انوار محمدؐ

ہی روشنی چشم جہان نورِ نبیؐ سے — ہر جسم مین ہی روح و روان نورِ نبیؐ سے

کل عقل مین ہی تاب و توان نورِ نبیؐ سے — کونین مین ہی امن و امان نورِ نبیؐ سے

ہین باغِ جہان مین گلِ بیخار محمدؐ

پیغمبر انسان و جن و حور و پری ہی — افعالِ ذمیمہ سے وہ واللہ بری ہی

اسنے ذات اوسکی شرافت سے بھری ہی
اوس نور کی کونین مین سب جلوہ گری ہی
ہی فوج ملایک مین علمدار محمدؐ

مشتاق کی یہہ آرزوئے دل ہی خدایا
برکت سے نبی کے تو مرادین میری برلا
ہر سامع و قاری کے گنہ بخشدے حقا
برکت سے محمدؐ کی میرا بول ہو بالا
ہو رحمت رحمان بر انصار محمدؐ
صلی اللہ علیہ وسلم

مخمس شہید بر غزل فغانی

بی پردہ با تجلی یزدان بر آمدہ
بی سایہ سایہ گستر مستان بر آمدہ
آشوب دہر و فتنہ دوران بر آمدہ
نخل قدش کہ از چمن جان بر آمدہ
شاخ گل بہ صورت انسان بر آمدہ

سوسن بصد زبان کند از عشق تو سخن
کای نو بہار حسن ز رخ پردہ بر فگن
تنہا نہ بلبل ست بشوق تو نعرہ زن
بہر نظارۂ گل روئے تو در چمن
گل ہر طرف ز شاخ درختان بر آمدہ

بیخود فتادہ زاہد بیچارہ در نماز
تا زیب دوش کردہ خم طرۂ دراز
بر لب تبسمی و نگہ آشنائے راز
مست از می شبانہ ہمہ من ز خواب ناز
با آفتاب دست و گریبان بر آمدہ

حسن تو بود سر خط خوبان اولین
نام تو بود زیب بر افسانہ متین
اکنون مدینۂ تو شدہ نام را نگین
اکنون تو ئی جمیل جہان گرچہ پیش ازین
آوازۂ جمال ز کنعان بر آمدہ

نور حقیقت ست در آئینۂ کمال
معنی گرفتہ صورت این حسن بیزوال
روح روان بود ہمہ تن آن مہ جمال
از فرق تا قدم ہمہ جان ست آن نہال
گویا ز آب چشمۂ حیوان بر آمدہ

کلک شہید را اثری ہست از الم
بی اختیار دل بر داز دست چون کسم
چون عندلیب مست چہ در دیر و در حرم
در ہر چمن کہ خواند فغانی سرود غم

افغان زبلبلان خوش الحان برآمدہ

مخمس منظور

بہار آئی زمین و زمان ہوا گلزار
ہے کس مکین سے کون و مکان ہوا گلزار
جہان مین غنچہ پیر و جوان ہوا گلزار
نبیؐ کے یمنِ قدم سے جہان ہوا گلزار

ربیع نام ہی مولود کے مہینے کا

چمن مین جا کے جو دیکھا تو باغ باغ ہے گل
ہی مہر سنبلہ مین آیا سبز ہی سنبل
ہر ایک شاخ پہ اب مدح خوان ہی بلبل
نبیؐ کے نور سے پھولے پھلے ہین جزو کل

ربیع نام ہی مولود کے مہینے کا

طلوع مہر ہی ہر ذرہ آج رقصان ہی
چمن مین آج نہ گل چاندنی ہی لمعان ہی
بچھی ہی چادر مہتاب ماہ رخشان ہی
نبیؐ کے جلوے سے ہر نخل و برگ تابان ہی

ربیع نام ہی مولود کے مہینے کا

ہی نجم چرخ کہ پھولونکا منڈوا چھایا ہی
یہ کسکے یمنِ قدم نے جہان سنوارا ہی
زمین نے فرش جو مخمل کا اب بچھایا ہی
نبیؐ کا روزِ تولد نگر اب آیا ہی

ربیع نام ہی مولود کے مہینے کا

برس رہی ہی جو عرق بہار عالم مین
شناخت اتنی برابر ہی باغبان ہم مین
ہر ایک قطعہ ہی کشمیر ملک آدم مین
جہان چمن ہی طفیلِ رسولِ اکرم مین

ربیع نام ہی مولود کے مہینے کا

جہان مین آمدِ فصل بہار اب ہی بجا
جو چٹخا غنچہ تو آئی صدائے صلِ علیٰ
گل شگفتہ نگر عطردان ہی عطرا فزا
درود بھیجو نبیؐ پر ہی جنت اُسکی جزا

ربیع نام ہی مولود کے مہینے کا

الٰہی بخش مجھے اور میرے حبیبونکو
ملین شہیدی سے درجے بلا نصیبونکو
سقر سے دور رکھ اب سب میرے قریبونکو
بہارِ خلد ہی منظور شاب شیبونکو

ربیع نام ہی مولود کے مہینے کا

مخمس کوثر بر غزل مولف

جو عشق محمدؐ مین گرفتار رہی واللہ
خوف اوسکو نہین قبر کا زنہار رہی واللہ
آزاد رہی حق اوسکا مددگار رہی واللہ
جس دل مین که داغ شه ابرار رہی واللہ
گلزار رہی گلزار رہی گلزار رہی واللہ

مداح محمدؐ کا ہی خود خالق ذیشان
الفت جو میرے دلمین ہی اسواسطے ہر آن
کیا اون کی صفت کوئی کرے کسکی ہی امکان
نام شہ لولاک یہ قربان میری جان
ہر بار رہی ہر بار رہی ہر بار رہی واللہ

وہ نور خدا ماہ کرم مہر عنایت
وہ منبع اشفاق و عطا بحر کرامت
وہ مخزن اسرار خدا کان ہدایت
دنیا کا بھی اور دین کا بھی سلطان سلطنت
مختار رہی مختار رہی مختار رہی واللہ

اوس ماہ مبین کا میرا دل روز ازل سے
خالق کے امین کا میرا دل روز ازل سے
خورشید یقین کا میرا دل روز ازل سے
آل شہ دین کا میرا دل روز ازل سے
غمخوار رہی غمخوار رہی غمخوار رہی واللہ

خورشید نبوت ہی وہ شاہنشہ یکتا
آنکھوںسے خمار اپنی کبھی دور نہ ہوگا
اس ذرہ کا جز اسکے نہین اور وسیلا
دل ساقی کوثر کی مئے عشق سے اپنا
سرشار رہی سرشار رہی سرشار رہی واللہ

ہون مست مئی الفت امی لقبی سے
دہشت نہین کچھ مجھ کو عذاب لحدی سے
محبوب خدا سرور و شاہ زمنی سے
دل درد جدائی رسول عربی سے
بیمار رہی بیمار رہی بیمار رہی واللہ

کوثر یہ اگر لطف رسول عربی ہو
مداح محمدؐ ہی ثواب سن یہہ خوشی ہو
غم خانۂ دل سے بخدا دور سبھی ہو
ہرگز نہ وفا طالب دنیائے دنی ہو
مردار رہی مردار رہی مردار رہی واللہ

مسدس مجرد

آسوده مرغ روح بدام محمدست
جان طوطی شکر ز کلام محمدست
مست مئے الست ز جام محمدست
بر من ہمیشہ رحمت عام محمدست
ہر جا کہ ہست بر تو نام محمدست
ای من فدای آنکہ غلام محمدست

خاک درش بکحل جواہر برابرست
این کیمیاست آنکہ بصد زر برابرست
ہر دانہ اش بجز من عنبر برابرست
نی نی غلط بہ ملک سکندر برابرست
ہر جا کہ ہست بر تو نام محمدست
ای من فدای آنکہ غلام محمدست

آنرا کہ لطف احمد مختار شد دلیل
ہرکسکہ بے محبت او حال شد ذلیل
شد نار حق بر و ہمہ گلزار چون خلیل
گر فی المثل بود ہمہ اصحاب فیل فیل
ہر جا کہ ہست بر تو نام محمدست
ای من فدای آنکہ غلام محمدست

آدم ز دل محبت دم میزند مدام
عیسے کہ او بچرخ چہارم فشرد گام
ہمچون کلیم میکند از مدح او کلام
ہرکسکہ خاک راہ شود بخشش مقام
ہر جا کہ ہست بر تو نام محمدست
ای من فدای آنکہ غلام محمدست

آہ و فغان تجرد غمناک میکند
گویم بسینہ آنکہ دل چاک میکند
چون گرد باد بر سر خود خاک میکند
خاک در نبی ز گنہ پاک میکند
ہر جا کہ ہست بر تو نام محمدست
ای من فدای آنکہ غلام محمدست

مسدس میرزا حیدر علی صاحب حکیم تخلص شفا

اغثنی یا نبی کہکر پکارون آؤ یا احمد
غریق بحر عصیان ہون مجھے بھراؤ یا احمد
کمال لطف سے بحر کرم امڈاؤ یا احمد
یہی وقت ترحم ہے مدد فرماؤ یا احمد
جہاز دل لگے بیڑے ناخدا انجاؤ یا احمد
خدا کیواسطے ڈوبی تراؤ ناؤ یا احمد

گناہ و معصیت کے چاہ مین ڈوبا پڑا ہون مین
شہنشاہ امم ہین آپ اور عاجز گدا ہون مین
نہ عقبی کے ہون قابل اور نہ دنیا کا رہا ہون مین
میری اب دستگیری کیجئے بے دست و پا ہون مین
شفاعت خواہ ہون امید دل برلاؤ یا احمد
خدا کیواسطے ڈوبی تراؤ ناؤ یا احمد

تمہین حق نے دیا ہی ایشہ دین رتبہ عالی
پسر دکار بار دو جہان ہی ملکی و مالی

مراد دلکو پہنچے کیسے سخت جنجالی
تھا دنیا مین اور عقبی مین جنکا جز خدا والی
اب اس عاجز کی الجھن پھر حق سلجھاؤ یا احمدؐ
خدا کیواسطے ڈوبی تراؤ ناؤ یا احمدؐ

غلامی سے مجھے سلطانِ دین مسرور کر دیجے
سیاہی ظلمت دلکی میری کافور کر دیجے
عطا و بخشش و احسان سے دل معمور کر دیجے
پھر بے مقدور کا مقدور با مقدور کر دیجے
سرِ خاکِ فتادہ عرش پر پہنچاؤ یا احمدؐ
خدا کیواسطے ڈوبی تراؤ ناؤ یا احمدؐ

غم و رنج و الم نے بیطرح مجھ کو ستایا ہی
خوشی راحت فراغت نے سراسر منہہ چھپایا ہی
فلک پھر نے دستِ ستم یہان تک بڑھایا ہی
خلافِ خواہشِ دل روز کو شب کر دکھایا ہی
ستارہ مجھ سیاہ بخت کا چمکاؤ یا احمدؐ
خدا کیواسطے ڈوبی تراؤ ناؤ یا احمدؐ

نہال دلکو میرے بارور اور شاد کر دیجے
غم و اندوہ کی بنیاد کو برباد کر دیجے
چمن امید دل کا تازہ و آباد کر دیجے
خزان سے گلشن ہستی میری آزاد کر دیجے
زمینِ خشک ہون ابر کرم برساؤ یا احمدؐ
خدا کیواسطے ڈوبی تراؤ ناؤ یا احمدؐ

فلک نے صورتِ سنگِ فلاخن دور پھینکا ہی
حزین و مضطر و حیرت زدہ رنجور پھینکا ہی
ستم سے شیشۂ دلکو میرے کر چور پھینکا ہی
عزیزون اور جگربندون نے بھی مہجور پھینکا ہی
شتابی منزلِ مقصود کو پہنچاؤ یا احمدؐ
خدا کے واسطے ڈوبی تراؤ ناؤ یا احمدؐ

تمنا سے مجھے دریائے فیض اب آشنا کر دو
درِ مطلب سے ای ابر کرم دامن میرا بھر دو
میری خواہش سے افزون مخزنِ جود و سخا زر دو
زمرد لعل دو الماس دو یاقوت و گوہر دو
ورق مجھ طالع برگشتہ کا پلٹاؤ یا احمدؐ
خدا کے واسطے ڈوبی تراؤ ناؤ یا احمدؐ

پڑا بیچین ہون ای راحتِ روح و روان ہر دم
رکا جاتا ہی دم تسکین دو ای مفخر آدم
پکڑ بیٹھا ہون دامن آپ کا مضبوط اور محکم
چھڑا کر قید دنیا سے مجھے اب کیجئے خورم
سرِ شوریدہ سے بارِ الم سرکاؤ یا احمدؐ
خدا کیواسطے ڈوبی تراؤ ناؤ یا احمدؐ

شفیع ہر دو عالم در پہ تیرے زار آیا ہون
خجل شرمندہ بیعزت ذلیل و خوار آیا ہون
مسیحا آپ ہین پھر دوا بیمار آیا ہون
شفا دو مرض غم سے عاجز و لاچار آیا ہون
دلِ نالان کو فرطِ رحم سے بہلاؤ یا احمدؐ
خدا کے واسطے ڈوبی تراؤ ناؤ یا احمدؐ

بحق حضرت صدیق اکبر اور عمر عادل
بحق آل و اہل بیت و خورشید و مہ کامل
بحق حضرت عثمان غنی اور شیر دریا دل
بحق تابعین و تبع تابع جملگی شامل
مناجات شفا مقبول اب فریاد ہا احمد
خدا کے واسطے ڈوبی تری ناؤ یا احمد

ترجیع بند مولف

خاتم جملہ رسل ہی وہ شہنشاہ غیور
ہی رضا اوسکی خداوند جہان کو منظور
ماہ و خورشید ہوئے نور سے اُسکے پُر نور
اوسکے اوصاف کا کرتے ہین ملایک مذکور
نام ہی عرش کی پیشانی پر اوسکا مسطور
صفت مصحف رخ اوسکی ہی قرآنین ضرور
جلوہ نور خدا حسن سے ہی اسکے ظہور
شوق سے کہتی ہی گلزار جہان مین ہر حور
بر گل عارض جان پرور احمد صلوٰۃ
بر دو گیسوئے فرح بخش محمد صلوٰۃ

شاہ لولاک ہی محبوب جناب باری
ہی شفاعت کی عنایت اوسے منصب داری
وہ بچا و بچیگا جسے اوس کی نہ ہوگی خواری
گلشن خلد مین ہی اسکے لئے تیاری
نور سے اسکے یہہ پیدا ہوئی خلقت ساری
بخشی ہی ملک نبوت کی اوسے سالاری
نہ اوسے پل پہ ہو چلنے سے کبھی دشواری
ای محبان نبی جسنے پڑھا یکباری
بر گل عارض جان پرور احمد صلوٰۃ
بر دو گیسوی فرح بخش محمد صلوٰۃ

کیون نہوا احمد مختار جہان کا مختار
ظلمت کفر ہوئی نور سے اوسکے فی النار
باغ عالم مین ہزارون ہوئے نافرمان خوار
تھے جو صحرا وہ بنے رحمت حق سے گلزار
اوسکے باعث ہوئی اللہ کی قدرت اظہار
کردیا دین مبین خلق مین روشن اکبار
چمن دہر مین پھر از سر نو آئی بہار
دیکھ کر فرط خوشی سے وہین بولا یہہ ہزار
بر گل عارض جان پرور احمد صلوٰۃ
بر دو گیسوی فرح بخش محمد صلوٰۃ

رحمت حق ہی وہ کیونکر نہ کہون اوسکو رحیم
حمد جان نام ہی اوسکا تو نہین ہی کچھ بیم
درد عصیان کا شہنشاہ رسالت ہی حکیم
اوسکی فرقت مین ہمارا دل مضطر ہی دو نیم
نام سے اوسکے کٹا جاتا ہی شیطان رجیم
بخشدیگا میرے عصیان کو خداوند کریم
ہی نہین اوسکے سوا شافی دلہائے سقیم
لطف کر مجھپہ طرف سے میری پہنچا دے نسیم

برگلِ عارض جان پرورِ احمد صلوٰة

بر دو گیسوی فرح بخش محمد صلوٰة

ساکنِ عرشِ برین زینتِ ارض وا فلاک
خسروِ کون و مکان حامیِ دین سیدِ پاک

خاص محبوب خدا والیِ ملکِ لولاک
ابرِ الطاف و کرم گوہرِ بحرِ ادراک

نازکیِ گلِ لیسن وَ مَا اَرسلنٰاک
مثلِ گل آپ کی دوری مین گریبان ہی چاک

بلبلِ قدس بہارِ چمنِ اعطیناک
عاشقِ زار ہی کیونکر نہ پڑھے یہہ غمناک

برگلِ عارض جان پرورِ احمد صلوٰة

بر دو گیسوی فرح بخش محمد صلوٰة

ذرۂ خاکِ درِ پاک ہی تیرا خورشید
آپکے نور سے پایا ہی تجلّی خورشید
ہان نگر رکھتا ہی رویت کی تمنا خورشید
آنکھین کھولے ہوئے ہی صورتِ حربا خورشید

ایک ادنی ہی چراغ آپکے گھر کا خورشید
روبرو آپکے رخسار کے ہو کیا خورشید
ہی فدا آپ پہ ای سیدِ والا خورشید
شوق مین کہتا ہی ہر وقت ہو شیدا خورشید

برگلِ عارض جان پرورِ احمد صلوٰة

بر دو گیسوی فرح بخش محمد صلوٰة

صاحبِ تاج و نگین گوہرِ دریائے نجات
مدح خوان موسیٰ و داؤد نہ کیون ہون ذرات
عرش ہی فرش تیرا تو ہی وہ عالی درجات
مثلِ بلقیس کنیزین ہین ہزارون عورات

والیِ کشورِ کونین سشہِ نیک صفات
تیرے اوصاف سے مملو ہی زبور و تورات
ای سلیمان تیرے ممنون ہین پری وجات
شادہو کر وہ پڑھا کرتی ہین اکثر اوقات

برگلِ عارض جان پرورِ احمد صلوٰة

بر دو گیسوی فرح بخش محمد صلوٰة

دل ہی وارفتۂ انداز و ادائے احمدؐ
مغز مین روزِ ازل سے ہی ہوائے احمدؐ
ہی زبان اپنی سدا مدح سرائے احمدؐ
روز و شب رہتے ہین مصروف ثنائے احمدؐ

بھا گیا آنکھونکو ہی حسن و صفائے احمدؐ
مال کیا مال ہی جان بھی ہی فدائے احمدؐ
کیا عجب ہو نظرِ مہر و عطائے احمدؐ
کہتے ہین عاشق و شیدائے لقائے احمدؐ

برگلِ عارض جان پرورِ احمد صلوٰة

بر دو گیسوی فرح بخش محمد صلوٰة

ہی تمنا کہ تیرا روضۂ انور دیکھون
آستانِ درِ دولت پہ جبین اپنی ملون

خانۂ چشم جو بے نور ہی پُر نور کرون
گردِ شمعِ لحدی صورتِ پروانہ پھرون

چھوڑ کر ہند کو میں جا کے مدینے میں رہوں
خاتمہ خیر ہو اور دولت ایمان پاؤں
اور وہاں عشق شہنشاہ رسالت میں مروں
جبکہ ہو حشر کا دن قبر سے کہتا اُٹھوں
برگل عارض جان پرور احمد صلوٰۃ
بر دو گیسوی فرح بخش محمد صلوٰۃ

دل کو خالی نہ رکھو عشق نبی سے زنہار
شمع الفت سے رکھو خانۂ دل پر انوار
رہو مداح تم اس سرور دین کے ہر بار
نظر آجائیگا اوس عین عطا کا دیدار
ہر گھڑی کرتے رہو یاد حبیب غفار
رہو پروانۂ جانبازِ رسولِ مختار
نقد جان اپنا کرو احمدِ مرسل پہ نثار
مومنو شوق سے تم پڑھتے رہو لیل و نہار
برگلِ عارضِ جان پرورِ احمد صلوٰۃ
بر دو گیسوی فرح بخش محمد صلوٰۃ

تم ہو شمع حرم دینِ مبین نور اِلٰہ
حق تعالیٰ نے کیا سب کا تمھیں پشت و پناہ
تم ہو حضرت دین ختم رسالت واللہ
نار دوزخ سے وفا کی ہو رہائی باشاہ
تم ہو اقلیم نبوت کے شہِ عالیجاہ
راہ حق سب کو ملی تم نے دکھائی جب راہ
آپ کی مہر سے ہے امت عاصی کی نباہ
باوضو ہو کے بصد شوق کہے ہے ہر گاہ
برگلِ عارض جان پرور احمد صلوٰۃ
بر دو گیسوی فرح بخش محمد صلوٰۃ

مسدس مولف در وفات جناب سرور کائنات علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل التحیات

حجرۂ عائشہ تھا جس سے برنگِ گلشن
یا جہاں عاشق و معشوق میں تھے لطف سخن
یا الٰہی کا وہ مکان آج ہوا ہے مدفن
یا اوسی جا سے بپا آج یہی ہے شیون
حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روی گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

رخ گلرنگ جو تھا تازگی باغ و بہار
ہر گھڑی پیش نظر رہتا تھا وہ لیل و نہار
خار غم تیکے کرے ہے دل اصحابؓ فگار
کرتے ہیں اب یہی نالے صفت بلبلِ زار
حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روی گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

چھپ گیا گلشن دنیا سے جو وہ رشک پری
خاک اُڑانے لگی ماتم کی نسیم سحری
چشم نرگس کو نظر آئی پریشان نظری
سرو پر قمری بھی کرنے لگی نوحہ گری
حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روی گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

جامہ ماتم میں سیہ پیر فلک نے پہنا
جگر لالہ بھی اس صدمہ سے خون ہونے لگا
داغ ہجران مہ و خورشید نے دل پر کھایا
بلبل زار نے رو رو کے کیا یہہ نالا
حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روی گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

حال جبریل پریشان ہوا مثل کاکل
سب گیا چین میرا جب سے گیا غیرت گل
پیچ کھا کھا کے لگے کہنے برنگ سنبل
تو بھی ہمراہ میرے نالے کر اب ای بلبل
حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روی گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

بولے صدیق رض کہ میں جان فدا کیوں نہ کروں
باغ ویران ہوا میرا عزا کیوں نہ کروں
جان جانان ہی گیا آہ و بکا کیوں نہ کروں
صفت بلبل غمگین یہہ نوا کیوں نہ کروں
حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روی گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

ہوگیا درد و الم آج میرا عیش و طرب
صبح سان چاک گریبان ہیں خوبان عرب
روز روشن نظر آتا ہی مجھے تیرہ شب
ہو کے کعبہ بھی سیہ پوش یہہ کہتا ہی تعب
حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روی گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

اسی اندوہ میں تھے جان سے آزردہ بلال رض
سبب زیست تھا بس اونکا حضوری و وصال
تھے وہ پروانہ آن شمع شبستان جمال
کہتے تھے اب تو میرا جینا جہان میں ہی محال
حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روی گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

اک طرف عایشہ رض تھیں رنج و الم سے نالان
ایک جانب کو تھے صدیق و عمر بھی گریان
اک طرف فاطمہ رض کی آنکھوں سے تھے اشک روان
اک طرف تھی لب عثمان و علی پر یہہ فغان
حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روی گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

تھے اسی غم میں گرفتار اویس قرنی
سن جو پائی خبر فوت نگار مدنی
کوہ و صحرا میں بھٹکتے تھے غریب الوطنی
کی یہہ ہیہات بصد جان کنی و سینہ زنی
حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روی گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

یہی رو رو کے وہ کہتے تھے کہ ای باد صبا
بید ساتھا تپ فرقت سے بدن میں لرزا
بو مجھے اس گل بستان نبوت کی سونگھا
دیکھ کر یثرب و بطحی کو یہہ کرتے تھے صدا

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روی گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

شمع کی طرح وہ روروکے بصد سوز و گداز
رونق مسجد نبوی ہوئی ہی ہے پرواز
کہتے تھے ہائے ہمین کون پڑھاویگا نماز
در و دیوار سے آتی تھی چلی یہہ آواز
حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روی گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

کوئی کہتا تھا کہ گنجینہ لولاک لٹا
شور محشر کوئی کعبے مین کرے تھا برپا
مار کر دست الم سر پہ کوئی روتا تھا
کوئی بیناے حرم پہ یہہ کرے تھا نالا
حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روی گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

اب نہین آگے وفا تاب بیان تحریر
رحلت احمد مختار سے ہین سب دلگیر
ارّہ غم نے قلم سا ہی جگر ڈالا چیر
رنگ رخ کیون نہو تبدیل یہہ سنکر تقریر
حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روی گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

مسدس در مدح اصحاب کبار رضی اللہ عنہم من تصنیف قاضی محمد یوسف صاحب مرحوم متخلص بہ یوسف

پہلے جو کہنا تو حمد خالق ارض و سما
پھر کسی کی جو کیا چاہین کرین مدح و ثنا
بعد نعت محمد مصطفے خیر الوری
چار یاران نبی کی مدح کہنا ہی بجا
یہہ چہار ارکان ہین ایوان دین کے باصفا
یعنی بوبکر و عمر عثمان علی مرتضی

چار یاران پیمبر صاحب ارشاد ہین
خیمۂ دین متین کے یہہ چہار اوتاد ہین
بوستان عظمت و اجلال کے شمشاد ہین
انہین پیغمبر کے دو سسرے ہین دو داماد ہین
یہہ چہار ارکان ہین ایوان دین کے باصفا
یعنی بوبکر و عمر عثمان علی مرتضی

حق نے پیغمبر کے حق مین جو کہا الصابرین
جمع کر تعریف ضمنی سے یہہ فرمایا وہین
پھر اسی آیت مین باترتیب چارونکے تئین
صادقین و قانتین و منفقین مستغفرین
یہہ چہار ارکان ہین ایوان دین کے باصفا
یعنی بوبکر و عمر عثمان علی مرتضی

ثانی اثنین اذ ہما فی الغار ہینگے پہلے یار
تیسرے کو بیعت الرضوان سے ہی اک افتخار
ہی من اتبعک انھین کا وصف جو ہین ذی وقار
انما ہی وصف ہین اونکے جو ہین دلدل سوار
یہہ چہار ارکان ہین ایوان دین کے باصفا
یعنی بوبکر و عمر عثمان علی مرتضی

سورہ واللیل مین تعریف پہلے یار کی
ہی صفت مصحف مین ذی النورین شب بیدار کی
اور اُحل ہی رعایت دوسرے سردار کی
ہل اتی مین ہی صفت سب حیدر کرار کی
یہہ چہار ارکان ہین ایوان دین کے باصفا
یعنی بوبکر و عمر عثمان علی مرتضیٰ

ہین حدیث مصطفے یہہ ہین میرے جو چار یار
چاہ رکھیگا وہی ان کی جو ہی ایماندار
دل منافق کا نہ ہوگا ان کی الفت سے قرار
طعن انمین سے کسی پہ جو کرے سو ہووے خوار
یہہ چہار ارکان ہین ایوان دین کے باصفا
یعنی بوبکر و عمر عثمان علی مرتضیٰ

بولے حضرت مین سخا کا شہر بوبکر اسکا در
مین ہون اقلیم حیا در اسکا عثمان نامور
مین شجاعت کا ہون کشور اسکا دروازہ عمر
مین ہون شہر علم اوسکا در علی فرخ سیر
یہہ چہار ارکان ہین ایوان دین کے باصفا
یعنی بوبکر و عمر عثمان علی مرتضیٰ

چار یارون کا ہی رتبہ سب سے اعلی بیشتر
عاصیونکو حشر مین بخشا دین حق سے جاہ کر
بارہا بولے ہین اونکو جنتی خیر البشر
اور دیوین مومنونکو آب کوثر جام بھر
یہہ چہار ارکان ہین ایوان دین کے باصفا
یعنی بوبکر و عمر عثمان علی مرتضیٰ

ایک سب سے پہلے ایمان لا ہوئے حق کے ولی
تیسرے نے اپنی دولت دین پر سب خرچ کی
دوسرے سے دین اور اسلام کو قوت ہوئی
ہاتھ سے چوتھے کے بیشک کفر کی جڑ کٹ گئی
یہہ چہار ارکان ہین ایوان دین کے باصفا
یعنی بوبکر و عمر عثمان علی مرتضیٰ

ہین یقین و صدق مین صدیق اکبر نامور
ہی حیا و حلم ذی النورین کا مشہور تر
عدل سے فاروق عادل ہین جہانمین مشتہر
علم اور حکمت مین بہتر حیدر عالی گہر
یہہ چہار ارکان ہین ایوان دین کے باصفا
یعنی بوبکر و عمر عثمان علی مرتضیٰ

چار یارونکا وسیلہ ہی جو یوسف کو ملا
حشر و نشر اوسکا اونھین کے ساتھ ہوگا برملا
ہی قوی امید ہوگا اوسکا دوجگمین بھلا
اور اونھین کے ساتھ ہی جاویگا جنت کو چلا
یہہ چہار ارکان ہین ایوان دین کے باصفا
یعنی بوبکر و عمر عثمان علی مرتضیٰ

مسدس شاہ ظفر در مدح پنجتن

چلنے لگی ہی بیطرح باغ جہان مین یہہ ہوا
یعنی سموم جانگزا کہتے ہین سب جسکو وبا

یا رب طفیلِ پنجتن مجھ کو اس آفت سے بچا
ہیں ہر گھڑی اور ہر نفس پڑھکر یہی ہیں پھونکتا
لی خمسۃ اطفی بہا حر الوبا الحاطمہ
المصطفیٰ والمرتضیٰ وابناہما والفاطمہ

تو یا نبی اللہ خبر با حرمتِ آل و وصی
تا آبِ رحمت سے کہیں سوزو با ہو منطفی
میرا وسیلہ پنجتن برکت سے اونکے نام کی
ٹلتی ہی ہر آفت بلا ہو کیوں نہ دل میرا قوی
لی خمسۃ اطفی بہا حر الوبا الحاطمہ
المصطفیٰ والمرتضیٰ وابناہما والفاطمہ

ہی یا جناب پنجتن وصف آپکا قرآن ہیں
لولاک اور تطہیر ہی آیا تمہاری شان ہیں
دافع بلا کا تم سوا آتا نہیں ہی دھیان ہیں
ہی یہہ میرا وردِ زبان ہی جان جبتک جان ہیں
لی خمسۃ اطفی بہا حر الوبا الحاطمہ
المصطفیٰ والمرتضیٰ وابناہما والفاطمہ

واللہ غیر از پنجتن یارا کسیکو یہہ کہاں
جو اس بلا کو ٹالدے ہووے شفیعِ عاصیان
باور نہ آتا ہو جسے دیکھے عیان کا کیا بیان
لکھتے ہیں دروازہ پہ یہہ تا گھر رہے دارالامان
لی خمسۃ اطفی بہا حر الوبا الحاطمہ
المصطفیٰ والمرتضیٰ وابناہما والفاطمہ

ہی گرم گرچہ یہہ ہوا جون نارِ دوزخ بیشتر
لازم ہی تجھکو جوش پر دریائے رحمت کے نظر
ہرگز جو اس خمسہ کم تو وہم سے اپنے نہ کر
بعد از نمازِ پنجوقت اسکو پڑھا کر ای ظفر
لی خمسۃ اطفی بہا حر الوبا الحاطمہ
المصطفیٰ والمرتضیٰ وابناہما والفاطمہ

آغاز خمسات و مسدسات در مدح نور عین نبی الحرمین حضرات امام حسنین رضی اللہ عنہما

مسدس شاہ ظفر

نماز پڑھ کے سدا سجدہ و قیام کے ساتھ
وظیفہ چاہئے ذکرِ غمِ امام کے ساتھ
اگر ہی دوستی اس سرورِ انام کے ساتھ
تو وردِ صبح کے ساتھ اور وردِ شام کے ساتھ
سلامِ شہ ہو صلوٰۃ علی الدوام کے ساتھ
کہ ہر نماز ادا ہوتی ہی سلام کے ساتھ

ہزار کوئی عبادات ہیں رہے مشغول
جو دل ہیں رکھتا نہو حبِ اہلِ بیتِ رسول
نماز اوسکی ہو مقبول نہ دعا ہو قبول
جو ہو تو دولتِ ہر دو جہان ہوا سے حصول
سلامِ شہ ہو صلوٰۃ علی الدوام کے ساتھ
کہ ہر نماز ادا ہوتی ہی سلام کے ساتھ

بجز حسین ہو کوئی شفیعِ امت کیا
بغیر اوسکی اطاعت ادا ہو طاعت کیا
کرے جو وہ نہ شفاعت تو پھر شفاعت کیا
نہ ہو جو اوسکی محبت تو ہی عبادت کیا
سلام شہ ہو صلوٰۃ علی الدوام کے ساتھ
کہ ہر نماز ادا ہوتی ہی سلام کے ساتھ

وہ شاہ ہر دوسرا نورِ چشم شاہِ نجف
پئے نماز ملک باندھین جب فلک پہ صف
جھکا جو اوسکی طرف وہ جھکا خدا کی طرف
کہین حسین کو اللہ نے دیا ہی شرف
سلام شہ ہو صلوٰۃ علی الدوام کے ساتھ
کہ ہر نماز ادا ہوتی ہی سلام کے ساتھ

جہا نہین ہی جو کوئی خاص بندۂ معبود
رہے حسین کے غم مین دل اسکا درد آلود
نہو نماز قضا اس سے اور ترک درود
کہ اوسکے واسطے ہی وہ جہا نہین بہبود
سلام شہ ہو صلوٰۃ علی الدوام کے ساتھ
کہ ہر نماز ادا ہوتی ہی سلام کے ساتھ

حسین ابن علی ہی وہ شاہ ہر دو جہان
سلام بھیجیے اوسپر ہمیشہ با دل و جان
کہ جسکے جن و بشر سب ہین تابع فرمان
یہی ہی دین یہی اسلام اور یہی ایمان
سلام شہ ہو صلوٰۃ علی الدوام کے ساتھ
کہ ہر نماز ادا ہوتی ہی سلام کے ساتھ

غم حسین مین جو تیری چشم ہی پُرنم
ہر ایک شاخ مژہ سے ظفر بنا کے قلم
سیاہی اسمین نہین روشنائی سے ہے کم
بہہ کے لکھے پرچہ پہ آنکھونسے کر ہمیشہ رقم
سلام شہ ہو صلوٰۃ علی الدوام کے ساتھ
کہ ہر نماز ادا ہوتی ہی سلام کے ساتھ

مخمس یا علی

رن مین کس شوکت سے اسپ غازیان چکر مین تھے
لشکر اعدا مین سب پیر و جوان چکر مین تھے
دیکھکر حیرت سے جنکو آسمان چکر مین تھے
فرو ن سے لیکے اوڑتا پاسبان چکر مین تھے
خوف سے شہ کے سبھی بان و نشان چکر مین تھے

کربلا مین لشکر دین آیا جب با عز و شان
دشت مین پھرتے تھے لرزان خوف سے تیر زبان
کانپتے تھے رعب سے اعدا کے سارے حرمدان
کیا کرون ایمو منو اوسکے تجمل کا بیان
رن مین کس شوکت سے اسپ غازیان چکر مین تھے

کھینچکر سلطان دین نے جگھڑی تیغ دو دم
کردئے اک آن مین تنہا ہزارون سر قلم

دیکھا اوس شاہ زمن کو دنگ تھے اہل ستم
مارتے تھے دشمنوں کو رن میں وہ شاہِ امم
دیکھکر حیرت سے جنکو آسمان چکر میں تھے

جا پڑے اعدا میں جس دم کھینچکر شمشیر کو
تھے کھڑے ششدر سبھی ہاتھوں میں تھامے تیر کو
کر دیا اک وار میں دو ٹکڑے ہر بے پیر کو
دیکھکر حیران تھے اہلِ دغا شبیر کو
لشکرِ اعدا میں سب پیر و جوان چکر میں تھے

فوج میں اعدا کے برپا نوح کا طوفان تھا
خوف سے کوفیکا لشکر قالب بیجان تھا
خون سے مانند لالہ زار سب میدان تھا
ہوش کھوئے تھے یزیدی کب بجا اوسان تھا
افسروں سے لیکے اور تا پاسبان چکر میں تھے

شاہ کی شمشیر رن میں جسگھڑی جاتی چمک
مرحبا صلِ علیٰ کہتے تھے سب جن و ملک
چونک پڑتے اہل کوفہ آنکھ جاتی تھی جھپک
دیکھکر تیغِ دو دم کے آبداری کی دمک
خوف سے شہ کے سبھی بان و نشان چکر میں تھے

حشمت و جرأت خدا نے شاہ کو کی تھی عطا
اسلئے پائی شہادت اور دیا سر کو جھکا
تھی وہ منظور اونکو بیشتر حق کی رضا
اس رضا جوئی پہ ای یاد علی سب تھے فدا
حور و غلمان انس و جان کرو بیان چکر میں تھے

مسدس ضعیف

ناگہاں اک روز گلشن میں کیا غم نے نزول
بلبلیں پھرتی تھیں اڑتی ڈالتی تھیں سر میں دھول
یکبیک فرقت سے مرجھاتے تھے اور جھڑتے تھے پھول
بیت یہ پڑھتا تھا مالی ہو بہت خاطر ملول
لالہ دار دستہ نشان از ماتم آلِ رسولؐ
سبزی زہرِ حسن خونِ حسین داغ بتول

لوٹتی تھی خاک میں نرگس پڑی ہو بیقرار
اشرفی ہو زرد روکہتی تھی ای پروردگار
اور چنبیلی سوتی روتی کھڑی تھی زار زار
قمریوں کی ہر طرف سے یہ صدا تھی اور پکار
لالہ دار دستہ نشان از ماتم آلِ رسولؐ
سبزی زہرِ حسن خونِ حسین داغ بتول

سر پٹکتی تھی السی کا ہو کے حیران گلبدن
ہوگیا سنبل پریشان پیٹتی تھی نسترن
اور کہتی یا الٰہی کیوں ہوا ویران چمن
کرکے واویلا گل اپنا پھاڑتے تھے پیرہن

لالہ دارد سہ نشان از ماتم آل رسول سبزی زہر حسن خون حسین داغ بتول

عشق پیچان غم سے ہر دم رو کے کھاتا پیچ و تاب اور گل نیلوفر یہ کہتا کہاں ہے آفتاب
نونہالان چمن بھولے سبھی پڑھنا کتاب چھاتیاں غنچوں کی پھٹکر یہہ نکلتا تھا جواب

لالہ دارد سہ نشان از ماتم آل رسول سبزی زہر حسن خون حسین داغ بتول

سرو غم کھاتا تھا دیکھہ اس حال کو بیہوش ہو اور کہا شمشاد نے مجھہ درد کی دارو کرو
جان کندن سخت ہے مجھہ کوئی یٰسین پڑھو دیکھہ اوسکے حال پر کہتا تھا یہہ صد برگ رو

لالہ دارد سہ نشان از ماتم آل رسول سبزی زہر حسن خون حسین داغ بتول

درد و غم سے دلمیں اٹھتی تھی گل زیبق کے سول اور رعنائی سے چمن کے لگتی تھی برچھی کی ہول
ہوگیا ویران چمن اک پلمیں وہاں اڑتی تھی دھول ہو کے دیوانے یہی کہتے تھے سب خطمی کے پھول

لالہ دارد سہ نشان از ماتم آل رسول سبزی زہر حسن خون حسین داغ بتول

مست ہو کر کیوڑا بن بین پٹکتا تھا کھرا غم سے یہہ گل جعفری افسوس کھا کر جھڑ پڑا
اور گلہائے چمن کو ہوگیا تھا غم بڑا ہو بہت غمگین یہہ کہتا تھا گل طرہ کھڑا

لالہ دارد سہ نشان از ماتم آل رسول سبزی زہر حسن خون حسین داغ بتول

نیم بسمل ہو تڑپتے تھے سبھی مرغ سحر ہوگیا تھا خون بین دامن گل مہدی کا تر
گل انار آتا تھا سر پر آتشیں اک شعلہ دھر آنکھ سے آنسو بہا کہتے تھے یوں گل آہ کر

لالہ دارد سہ نشان از ماتم آل رسول سبزی زہر حسن خون حسین داغ بتول

رائے بیل اور چاندنی روتے تھے مل دونوں گلے عشق مین سوسن تھی لگتے تھے داؤدی کو تلملے
رشک کھاتا تھا گلاب اور رہا کہ منہ کو تھاملے اور گل قدوس گل خیرو یہہ کہتے دل جلے

لالہ دارد سہ نشان از ماتم آل رسول سبزی زہر حسن خون حسین داغ بتول

پیشقدمی کرکے مین آیا وہانسے در صحن فرش مخمل تھا بچھا بیٹھا تھا وہاں اک شہ حسن
گرد اور اطراف سب بیٹھے تھے اہل انجمن شمع روتی تھی کھڑی اور غم سے کہتی تھی سخن

لالہ دارد سہ نشان از ماتم آل رسول سبزی زہر حسن خون حسین داغ بتول

لیکے رخصت شاہ جب وہانسے چلا ہوکر سوار ہاتھ مین شبو کا پنکھا مورچل لیکر چپنار

دست بستہ ہو کھڑے تھے سارے دو رستہ قطار
شور کر چو طرف سے کہتے تھے سارے چوبدار
لالہ دار دستہ نشان از ماتم آلِ رسول
سبزی زہر حسن خون حسین داغِ بتول

ہو گئے ہیں نیلگون ماتم میں سب ساتوں فلک
ابر بھی اس غم سے گریان ہی جہان میں ابتلک
آہ یہہ غم اب چلا جاویگا سب پر حشر تک
ختم کر اسکو ضعیف اب روکے کہتے ہیں ملک
لالہ دار دستہ نشان از ماتم آلِ رسول
سبزی زہر حسن خون حسین داغِ بتول

مخمس افغان

جب بیان آپ کی توصیف ہو قرآن کے بیچ
وصف لکھنے کی کہان تاب ہو انسان کے بیچ
خود ثنا حق نے کیا سورۂ رحمان کے بیچ
معدنِ راز ہی سب لولو و مرجان کے بیچ
وہ ہیں فرزند علی زیورِ قرآن کے بیچ

آپ کی مدح و ثنا کرتے ہیں سب بلبل زار
گل شبنم سے وضو کرتے ہیں کھولے منقار
لب و دندان پہ کریں لعل بدخشان کو نثار
دشت اور کوہ میں کہتے ہیں پرندے یہہ پکار
کیا بہار آئی ہی اب گلشن ویران کے بیچ

آپ ہیں شیر خداوند کے لاریب پسر
درجِ نبوی کے ہو واللہ درخشان گوہر
ہو جگر بند علی لختِ دلِ خیرِ بشر
دیو جنات ہوئے آپ سے عاجز یکسر
پریان بھی تابع فرمان ہیں ہر شان کے بیچ

تم ہو لاریب شہنشاہ نبوت کے وزیر
ہی شرف تمکو ملا حق سے شہ بدرِ منیر
تم کو خالق نے کیا حامیِ کل خورد و کبیر
جز ترے کسکو ملا تاجِ شہادت کا سریر
تم ہو مختار سبھی جنت و غلمان کے بیچ

در و یاقوت جڑے جنکے محل کے اطراف
مثل خورشید کے کوشک ہیں عدن میں شفاف
تخت بلور پہ جنکے وہ حریری ہیں غلاف
ہشت فردوس کی جاگیر کیا حق نے معاف
حوض کوثر کو دیا آپ کے فرمان کے بیچ

صبر اور شکر کو خالق نے کیا تم پہ ختم
سر دیا صبر کیا جبکہ ہوا تم پہ ستم
شرع نبوی پہ کئے سر کیتین اپنے قلم
کیا عطا تمکو مراتب ہیں شہادت کے بہم

تم ہو محبوب خدا جان اور ایمان کے بیچ

آپکے در کا ہی افغان غلامانِ غلام
آرزو یہی کہ رکھو مجھ کو غلامی ہین مدام
ذات سے آپ کی عاصی کو ہی امید تمام
بخشوانا میرے عصیانکو شہنشاہِ انام
تم وسیلے ہو میرے حشر کے میدانکے بیچ

مخمس شاہ ظفر

اُسکو مجرا جسکا نانا احمد مختار ہی
جسکی ماں زہرا ہی بابا حیدرِ کرار ہی
ایک تو بھائی حسن سم سے جگر افگار ہی
ایک بھائی اوسکا عباس علم بردار ہی
آپ کھینچے ہاتھ مین اسلام کی تلوار ہی

قید ہو کر شام کو جسدم چلے زین العبا
پاؤن مین بیڑی گلے مین طوق اُسپر پیادہ پا
تازیانے جب دکھاتے آنکے اہلِ جفا
کہتے تھے اب رحم اسپر تم کرو بہر خدا
ایک تو مظلوم ہی اور دوسرا بیمار ہی

گو کہ اہلِ ظلم دیتے شہ کو تھے رنج و تعب
پر یہی ہنس ہنس کے فرماتے تھے شاہ تشنہ لب
کیا دکھاؤن انکو برقِ آتشِ قہر و غضب
امت جد ہی ہین اِک آئین یہہ سبکا سب
شکر اہلِ جفا ہوتا ابھی فی النار ہی

بازوے شہ کے ہوئے جب ہاتھ شانونسے جدا
دیر تک عباس کو رویا کئے واحسرتا
جاکر آخر لاش پر سرور رو بصد آہ و بکا
کہتے تھے سرور کہ اکبر ہی ضعیفی کا عصا
پر نہ ہو جب ہاتھ ہی تن پر عصا بیکار ہی

ہین درِ دولت سے ہوتے بہرہ ور شاہ و گدا
پھر بھلا اِس در کے ہوتے کس سے کیجے التجا
آپ سمجھین یا نہ سمجھین پر ظفر ہی آپ کا
آئیے اب تو مدد کیواسطے بہر خدا
یا حسین ابن علی بندہ بہت لاچار ہی

مربع جناب فقیر محمد خان صاحب رسالدار مرحوم المتخلص بہ گویا

دیتے تھے اہلِ بیت پیمبر کے واسطے
سنتے تھے مجرئی نہ لعین زر کیواسطے
کہتے تھے شیرتک نہین اصغر کیواسطے
پانی پلاؤ ساقیِ کوثر کے واسطے

بند ۲

جب تیر کھا کے اصغر بے شیر مر گیا
باشاہ دین بتاؤ میرا لال کیا ہوا
گودی کو خالی دیکھکے بانو نے یون کہا
اصغر کو لاؤ خالقِ اکبر کے واسطے

بند ۳

کہتی تھی بانو بیٹے سے لڑنے کو تو نہ جا
مان ہو نہیں تیری مان لے اتنا میرا کہا
اور جائیگا تو پھر مجھے جیتا نہ پائیگا
اکبر تجھے مین دیتی ہون سرور کیواسطے

بند ۴

سمجھا نہ یہہ شقی کہ سکینہ ہے بے پدر
مطلق رہا نہ دل مین ید اللہ کا خطر
کانٹے پڑے ہین پیاس سے ساری زبان پر
دوڑا یا ہاتھہ اوسنے جو گوہر کیواسطے

بند ۵

تھی بہر اہل بیت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بنائے خلد
آتے تھے جنکے واسطے باغہائے خلد
زندان ہوا نصیب انھین بجائے خلد
محتاج یا وہ ہوگئے چادر کے واسطے

بند ۶

زینبؑ یہہ کہتی تھی کہ میرا کاٹ ڈال سر
آخر کو کاٹ ڈالا سرِ شاہِ بحر و بر
ای شمر میرے بھائی کی چھاتی سے تو اُتر
دیتی رہی خدا و پیمبر کے واسطے

بند ۷

صغرا کو ناگوار جو تھی فرقتِ پدر
لائے الٰہی جلد میرے باپ کی خبر
کہتی تھی خط کو بال کبوتر سے باندھکر
شہپر بنے یہہ نامہ کبوتر کیواسطے

بند ۸

سب کٹ گئے تو لٹ گیا خیمہ امام کا
رو رو کے ظالمون سے سکینہ نے تب کہا
بیرحم جبکہ سر سے لگے چھیننے ردا
چادر تو چھوڑ دو میری مادر کیواسطے

بند ۹

تم نے تو شامیو نہ کیا پاسِ مصطفٰے
ہوکے دین مین کون تمھارا ہی رہنما

یہہ کیا جفا و جور ہی ای قوم اشقیا
سبطِ نبی کی عترت اطہر کے واسطے

بند ۱۰

آیا جو غیظ مین پسر شاہ ذو الفقار
حضرت کے ہاتھ مین ہی وہی تیغِ آبدار
آپس مین کانپ کانپ کے بولے یہہ بدشعار
اتری تھی آسمان سے جو حیدر کیواسطے

بند ۱۱

عباس نے جو دوش پہ شہ کا علم رکھا
زیبندہ ایسا ہی تھا علمدار مہ لقا
اوسوقت آئی عالم بالا سے یہہ صدا
سبطِ رسول پاک کے لشکر کیواسطے

بند ۱۲

مقتل پہ آئی خلد سے جدم بتولِ پاک
کہنے لگی کہ لال تیرے قتلگہ کی خاک
رو رو کے قبر شاہ پہ ہونے لگی ہلاک
سرمہ ہی آج دیدۂ مادر کیواسطے

بند ۱۳

صغرا کو چھوڑ کر جو چلے شاہِ دین پناہ
دختر بلکتی رہگئی مادر کی خاطر آہ
اہلِ حرم کا حال تھا کس مرتبہ تباہ
مادر تڑپتی رہگئی دختر کے واسطے

بند ۱۴

جب سر حسین ابنِ علی کا کرین جدا
یہہ کس حدیث کونسی آیت مین ہی روا
کیونکر برا نہووے بھلا فوج شام کا
آلِ نبی کو قتل کرین زر کے واسطے

بند ۱۵

زینب پکاری قتل کیا سب کو ظالمو
سر پر ہمارے ایک تو سرور کو رہنے دو
آنا تو رحم حال پہ بیوون کے تم کرو
دیتی ہون تم کو روحِ پیمبر کے واسطے

بند ۱۶

جاتے تھے پا برہنہ جو سجاد نامدار
دیکھا جو پا تو نے تو کہا ہائے کردگار
کانٹے لگے تھے پائے مبارک مین بیشمار
تھے خار کیا یہہ میرے گل تر کیواسطے

بند ۱۷

سر شاہ کا چڑھا کے جو نیزہ پہ لیچلے
یہہ سر وہ تھا کہ فاطمہ کی گود مین رہے
عابد یہہ رو کے کہتے تھے فوج یزید سے
کب تھا سنان تیز ستمگر کے واسطے

بند ۱۸

کہتے تھے خالی دیکھکے سب اونکے دست و پا
رو کر حرم یہہ کہتے تھے ای قوم بیحیا
گہنا بتاؤ تم نے رکھا ہی کہان چھپا
عزت ہماری لیتے ہو زیور کے واسطے

بند ۱۹

نور نظر جو ہووے پیمبر کا ای فلک
بیٹا جو ہووے ساقی کوثر کا ای فلک
دلبند ہو جو فاطمہ اطہر کا ای فلک
ترسے وہ ایک پانی کے ساغر کیواسطے

بند ۲۰

وہ سینہ جسکو چھاتی سے اپنی علی لگائے
اور وہ گلا نبی نے لئے جسکے بوسے ہائے
وہ سر کہ رکھکے زانو پہ زہرا جسے سلائے
کب تھا وہ تیر و نیزہ و خنجر کے واسطے

بند ۲۱

گویا فقیر ہی تیرے نانا کے نام کا
روضہ ہی جس زمین مین خیر الانام کا
یا شاہ دین ہی بس یہی مطلب غلام کا
تھوڑی سی جا ملے مجھے بستر کیواسطے

مخمس شاہ ظفر

اوسے مجرا جو شاہ دو جہان ہی
جھکا مجرے کو جسکے آسمان ہی
وہ سرور ہین شاہ شہیدان جگ کا اُجیارا
اللہ کا محبوب ہی وہ اور ہی وہ نبی کا پیارا
علی کا ہی جگر زہرا کی جان ہی

ستم ہی ساقی کوثر کا جانی
نہ پایا تین دن اک بوند پانی
پانی کی اک بوند نہین اور سوکھی جائے زبان
مارے پیاس کی گرمی کے ہونٹو پر آئے جان
لبو پر پھیرتا سوکھی زبان ہی

موئے دن بیاہ کے قاسم جو رین
جدائی ہو گئی دولہ دولہن مین
کیسی مہندی عطر سہاک اور کیسی رنگیلی رات
دولہ کے تو ہاتھ کٹین اور دولہن ملتی ہات

غم قاسم ہی یہہ شادی کہان ہی

گرے اکبر تو برچھی رن مین کھاکر — ہوئے عباس بھی دریا پہ جاکر
مارے گئے سب ساقی تشنگان اکبر آب ترا سے — خیمہ لٹا گھربار جلا اور اہل حرم سب پیاسے

جدھر دیکھو ادھر شور و فغان ہی

گئے اصغر کو شہ گودی مین لیکر — کہ پانی سے کرون اسکا گلو تر
پیاسے گلے مین اوسکے از رہی ہی تیر کی بوند — دیکھے اوسنے باپ کی صورت آنکھین لینی موند

گلوئے خشک و چشم خونچکان ہی

ہوئین دیکھکر بھائی کو غلطان — کہا زینب نے یہہ با چشم گریان
ہی ہی جسکو پیار سے اپنی زہرا گودی پالے — اوسکے تن پر گھاؤ لاگے بہتے لہو کے نالے

سر اب اوسکا ہی اور نوک سنان ہی

جسے زہرا نے گودی مین کھلایا — نبی نے دوش پر جسکو چڑھایا
چارون اور سے اوسکو لاگے برچھی بھالے تیر — ماٹی اوپر لوٹے رن مین گھایل سارا سریر

لہو کا زخم سے دریا روان ہی

ہوئے زین العبا محبوس افسوس — پیادہ پا چلے افسوس افسوس
جسکی پانوؤن کی ماٹی کو ہو چاند سورج پر فوق — اوسکے ہاتھون ہتھکڑیان ہون اور گلے مین طوق

سفر در پیش ہی اور ناتوان ہی

ظفر اس غم سے اک عالم ہی مغموم — زمین سے تا فلک ماتم کی ہی دھوم
نیلا ناگا آکاس نے کینو چھائی اندھیری رین — تارے نا ہین آنسوؤن سے ہی بھرے زمانہ نین

جسے دیکھو غرض ماتم کنان ہی

سوز فارسی

گردید چو شب روز سیہ در نظر من — رخت دل و جان سوخت ز آہ سحر من
سیلاب فنا کرد بپا چشم تر من — در ماتم شبیرؑ بسوزد جگر من

خاموش شدہ شمع حریم نبوی حیف — از تیغ جدا گشت سر ابن علی حیف

سوز

دیکھ مت نرگسِ بیمارِ بہارِ گلشن
مجھکو بھاتا نہین خوش رنگ عذارِ گلشن
ہے یہہ سب نقشِ فنا نقش و نگارِ گلشن
ہے ہوس بلبلِ شیدا یہ خمارِ گلشن
باغیون نے ہے لٹا باغ پیمبر رن مین
قطرۂ آب کو ترسے ہے گلِ تر رن مین

مرثیہ

مفتاحِ قفلِ بابِ سخن ہے زبان میری
دُر ریز ہے زبانِ فصاحت بیان میری
رکتی نہین وہ بحر ہے طبعِ روان میری
تب قدر ہے کہ قدر کرین قدردان میری
گوہر ہین بے بہا یہ کوئی مشتری نہین
یکسان ہین سنگ و لعل و گہر جوہری نہین

دکھلا رہا ہے خامۂ جادو نگار رنگ
گلدستۂ سخن سے ہین پیدا ہزار رنگ
ہر مصرعِ لطیف سے پیدا ہین چار رنگ
بلبل جو دیکھلے تو اڑے بار بار رنگ
پھولون سے حرف حرف ہین دامن بھرے ہوئے
گویا ہین جابجا سبدِ گل دھرے ہوئے

ہے فکر باغِ خلد گلِ تر کلام ہے
ہے مشک سا دہن تو معنبر کلام ہے
سیفِ زبانِ تیز کا جوہر کلام ہے
طبعِ رسا صدف ہے تو گوہر کلام ہے
یہہ دُرّ بے بہا کسے ہاتھ آنیوالے ہین
غواصِ بحرِ فکر نے گوہر نکالے ہین

عالم کے بادشاہ گدائے حسین ہین
سارے نبی نثار و فدائے حسین ہین
قدسی تمام محوِ ثنائے حسین ہین
جن و بشر فدائے عطائے حسین ہین
دنیا مین کون اونکے شرف جانتا نہین
اعمیٰ ہے جو حسین کو پہچانتا نہین

خورشیدِ آسمانِ ہدایت حسین ہے
نبدون پہ کبریا کی عنایت حسین ہے
علمِ خدا کی فوج کا رایت حسین ہے
قرآن کی ہے جو روح وہ آیت حسین ہے
آنکھونکا نور جسم کی جان دلکا چین ہے
ایمان کی طرح اونکی ولا فرضِ عین ہے

دریائے نورِ حق کا سفینہ حسین ہے
اسرارِ معرفت کا خزینہ حسین ہے
عالم ہین علمِ دین کا مدینہ حسین ہے
انگشترِ جہان کا نگینہ حسین ہے
گھر گھر ہے فیضِ سرورِ عالی مقام کا
ہر دل پہ ہے کھدا ہوا نقش اونکے نام کا

بالائے عرش پاک مقام حسین ہے — سیراب جوئے تشنہ جام حسین ہے
عقدے ہزار حل ہوں وہ نام حسین ہے — قرآن کے بعد ہے تو کلام حسین ہے
ذیقدر ہیں فصیح ہیں شیریں مقال ہیں — کیونکر نہوں کہ مصحف ناطق کے لال ہیں

رحمت کے در ہیں باب سخا و عطا ہیں یہہ — دعا ہیہ گھر لٹا دیا وہ باوفا ہیں یہہ
متن متین کے حاشیۂ مدعا ہیں یہہ — شرح مقدمات کتاب خدا ہیں یہہ
لاریب فیہ محرم اسرار حق ہیں یہہ — ناطق ہیں مصحف آپکے میرورق ہیں یہہ

ہر جسم چار چیز سے حق نے کیا بنا — پانی ہے اور خاک ہے آتش ہے اور ہوا
یہہ نور ہیں عناصر اربع ہیں انکی کیا — کیجے شمار حلم و مروت وفا سخا
کیا کام اس سے نور کو جو شئی کثیف ہے — مانند روح جسم مطہر لطیف ہے

ح سے حسین پاک کا ہے حلم آشکار — سین سعید سے ہے سعادت کو اعتبار
اور یے سے ہے یقین یم فیض آشکار — نیکی کا نون نام ہے ہیں اونکے ہوں نثار
دیکھو تو ایک نام سے کیا کیا ظہور ہے — آغاز جسکا حور ہے انجام نور ہے

خالق نے یہہ جہاں میں کسے مرتبہ دیا — ماں باپ نور حق ہیں یہہ ہیں نور کبریا
جب اسم پنجتن کا رقم عرش پر کیا — لکھنے ہیں پانچ حصے سوا ہو گئی ضیا
دی لوح نے صدا کہ بنائے جہاں ہیں یہہ — گویا قلم ہوا کہ خدا کی زباں ہیں یہہ

بس یکبیک جو عرش کی رونق ہوئی سوا — چلائے تب ملایک درگاہ کبریا
اے بادشاہ ارض و سما واہب العطا — یہہ کون ہیں کہ جن کا یہہ عالی ہے مرتبا
آئی صدا کہ باعث افلاک ہیں یہی — پہچان لو کہ پنجتن پاک ہیں یہی

ہے ایک ان میں فخر رسولان روزگار — جسکے قدم سے دین مبین ہوگا آشکار
ایک انمیں ہے علی ولی شیر کردگار — اک فاطمہ ہے بنت رسول فلک وقار
اک ہے حسن اور ایک شہ مشرقین ہے — مظلومی جسکے چہرہ پہ ہے وہ حسین ہے

کیوں عاشقان شاہ سنا رتبہ حسین — سرتاج عرش عالم امکان کے زیب و زین
زہرا کی جان روح علی مصطفیٰ کے چین — مہر سپہر عز و شرف شاہ مشرقین

رونیکا ہی مقام جو ایسا سعید ہو — وہ رنین تین دنکا پیاسا شہید ہو

عالم پہ مصطفٰے کی محبت ہی آشکار — تھا ایکدم فراق نواسونکا ناگوار
کاندھے پہ اپنے دونین چڑھاتے تھے تین بار — قربان کبھی تھے خیروز اور کبھی نثار
آنکھونسے اپنی اونکو نہ اک پل جدا کیا — یہانتک کہ نورعین کو اپنے فدا کیا

اوسدن کہان تھے آہ رسولِ فلک حشم — گھیرے تھا جب حسین کو وہ لشکرِ ستم
تیرونکا مینہہ برستا تھا بیکس پہ دمبدم — نانا کو رو کے ڈھونڈھتے تھے خود شہ امم
داغ جگر بلا تھا شہ خوشخصال کو — کھویا تھا جب جہاد مین اکبر سے لال کو

عاشورہ کی سحر کا یہہ احوال ہی رقم — بس دوپہر مین باغ حسینی ہوا قلم
بیٹھا تھا دشمنون مین امامِ فلک حشم — نہ ساتھ تھا پسر نہ علمدار نہ علم
غل تھا کہ دو امان نہ شہِ مشرقین کو — لوگون سے برچھیونکی گرادو حسین کو

گھوڑے پہ غش مین تھا پسر شیر کردگار — سینہ تمام ظلم کے تیرونسے تھا فگار
حربہ تمام فوج کا اور اک نحیف و زار — اک پھول سا تو جسم تھا اور زخم سو ہزار
سب مستعد تھے قتل شہ تشنہ کام پر — نرغہ تھا ظالمون کا امامِ انام پر

بالاتفاق سب نے لکھا ہی بصد ملال — گھوڑے سے وقتِ عصر گرا فاطمہ کا لال
اسوقت شمر سے یہہ عمرو نے کیا مقال — ہان تن سے کاٹ لے سر سلطان خوشخصال
کس منہہ سے مین کہون کہ ستمگر نے کیا کیا — خنجر سے شاہ کا سر انور جدا کیا

سوز

جب آئے اہلِ بیتِ پیمبر مدینے مین — برباد و بارا ہو گیا محشر مدینے مین
جنبش مین آیا روضۂ سرور مدینے مین — بھرتے تھے سارے لوگ کھلے سر مدینے مین
لوٹا ہوا جو قافلہ آیا حسین کا — قسمت نے سبکو داغ دکھایا حسین کا

مرثیہ

شور ہی شام کے لشکر مین کہ عباس آئے — اور تو اتنہ خبر آئی کہ بہت پاس آئے
بزمِ غم شاہِ شہیدان سے بصد یاس آئے — بولی تقدیر کہ یہہ جنگ انھین راس آئے

آ کے گھوڑے کا شجاعت نے قدم چوم لیا
فتح نے گوشۂ دامانِ علم چوم لیا

ہوگیا فوج شقاوت میں تزلزل برپا
پسرِ سعد سے ہر کاروں نے آکر پوچھا
کسکی آمد ہی کہ لشکر تہ و بالا ہی ترا
پیٹ کر زانو کو یہ سعد کے بیٹے نے کہا
دیکھو لو وہ خلفِ حیدرِ کرار آیا
مرگ لو سب کو مبارک ہو علمدار آیا

واہ کس شان سے سقائے حرم آتا ہی
معرکہ میں کوئی اسطرح سے کم آتا ہی
کیا دکھاتا ہوا وہ جاہ و حشم آتا ہی
کیا اڑاتا ہوا دامانِ علم آتا ہی
حسن ایسا کہ فروغِ مہِ کامل گھٹجائے
رعب ایسا ہی کہ پتھر کی بھی چھاتی پھٹجائے

گوشۂ دوش پہ کیا خوب لٹکتی ہی کمان
تیر اگر اوسکا روانہ ہو تو ہو روح روان
کہے چلا کے جو رستم کو کہ جاتا ہی کہاں
رخ ملاوے نہ کبھی ڈر سے ہو گوشے میں نہاں
گر کماندار یہ تیرا تیر کمان سے چھوٹا
سب کہینگے کہ مہ نو سے ستارا ٹوٹا

یہ تو سب ایک طرف رعب و شجاعت دیکھو
ایک لاکھوں پہ چلا آتا ہی جرأت دیکھو
قوتِ بازوئے شبیر کی قوت دیکھو
کیا جوانی میں ہی آثار عبادت دیکھو
نیزہ نزدیک علم کے جو قضارا چمکا
گویا خورشید کے پہلو میں ستارا چمکا

خود بھی اس فرق پہ ہی بحرِ شجاعت کا حباب
ساغرِ مہر ہی بالائے مہِ عالمتاب
یاد ہیں اوسکو سب آراستگی کے آداب
جسم پہ جنگ کا کیا خوب سجا ہی اسباب
تیغ جب میان سے یہ تشنۂ غم لیویگا
شام تک جاویگا کوفہ میں نہ دم لیویگا

سوز

جبکہ عباس نے کی جنگ ستمگاروں سے
ہاتھ جب اونکے قلم ہوگئے تلواروں سے
دانت میں مشک لئے کہتے تھے خونخواروں سے
ہوگیا سرخ علم لوہو کی سب دھاروں سے
جسقدر چاہو میرا خون بہاؤ لوگو
تیر اس مشک پہ لیکن نہ لگاؤ لوگو

مرثیہ میرزا سلامت علی صاحب مرحوم تخلص دبیر

ای مہر سوا نیزہ یہ مغرب سے عیان ہو
ای صبح شبِ حشر ہویدا ئے نہان ہو
ای ثابت و سیارہ نہ ساکن نہ روان ہو
ای دورِ فلک اب نہ زمین ہو نہ زمان ہو

ای شمع قمر گل ہو کہ اندھیر ہوا ہے
سر شمع نبی کا تہ شمشیر ہوا ہے

یا احمد مختار دم آہ و فغاں ہے
خنجر شہ مظلوم کی گردن پہ رواں ہے
یا حیدر کرار یہہ نیرنگ جہاں ہے
تاج سر کونین کا سر زیب سناں ہے

یا فاطمہ فریاد کہ بے گھر ہوئی زینب
بے گھر ہوئی بے مقنع و چادر ہوئی زینب

ای عرش بریں خاک نشیں سوگ نشیں ہو
ای خاک زمیں پیرہن عرش بریں ہو
ای شرع مبیں شاہد قتل شہ دیں ہو
ای روح امیں جان پیمبر پہ حزیں ہو

ادریس نہ رکھہ رشک سے تار آج کفن کا
بانٹے گا جو حلہ وہ ہے محتاج کفن کا

ایمہر تو اس ماہ میں مغرب سے عیاں ہو
ای قرص قمر چاک تو مانند کتاں ہو
ای صور سرافیل مہیائے فغاں ہو
ای ثابت و سیارہ تہ خاک نہاں ہو

ای حشر مٹا نام و نشان شمر و عمر کا
سر کاٹا ہے خاتون قیامت کے پسر کا

ای صور سرافیل یہہ نفخے کی گھڑی ہے
بلوے میں ہیں شافع محشر کی گھڑی ہے
ای چرخ تو گرتا نہیں حیرت یہہ بڑی ہے
بالائے زمیں عرش کی دستار پڑی ہے

ای حشر شتاب آ کہ نبی زادہ موا ہے
خاتون قیامت کا پسر ذبح ہوا ہے

ای مشتری اب جنس عزا کا ہو خریدار
نکلے ہے در معدن عفت سر بازار
ای منشی گردون جزو کل ہو گئے بیکار
لے سر زبے ہوا دفتر کونین کا سردار

لکھہ نار یونہیں لشکر بے پیر کا چہرہ
کاٹا قلم تیغ سے شبیر کا چہرہ

ای نوح تجھے اس نئے طوفان کی خبر ہے
خشکی میں جو ڈوبا ہے وہ شبیر کا گھر ہے
ای عیسئ مریم یہہ نیا ظلم عمر ہے
عابد ہے علیل اور یہہ گرمی کا سفر ہے

یوسف سے بڑا ہوگا یہہ دکھہ تمکو کنوئیں میں
گھر جلتا ہے دم گھٹتا ہے بیوونکا دھوئیں میں

ای خضر بس اب ہاتھہ کو دھو آب بقا سے
سقائے سکینہ کے کٹے ہاتھہ جفا سے
ای ابر برس یا نہ برس اپنی بلا سے
آقا جو ہمارے تھے وہ سب مر گئے پیاسے

ای آب بقا کیوں نہیں تو خاک ہوا ہے
ہمانکے چشمے کا خضر پیاسا موا ہے

یا احمد مختار دم نوحہ گری ہے
بلوے میں بنی فاطمہ کو دربدری ہے

یا شاہ نجف مجھ کو یہہ دردِ جگری ہے
بچپن مین سکینہ کو غمِ بے پدری ہے
یا حضرت زہرا دمِ فریاد و فغان ہے
گھوڑونپہ عدو کانٹونپہ سجاد روانہی

یا فاطمہ فریاد کرو شیر خدا سے
کٹتے ہین بہتر کے گلے تیغ جفا سے
سب خلق ہین سیراب بنی فاطمہ پیاسے
یا شاہِ رسل عرض کرو ربّ ہدا سے
یا شاہ نجف تمکو خبر ہی کہ نہین ہی
بیدین کی تلوار ہی حلق شہ دین ہی

ای برق جلا ہفت سرا پردۂ افلاک
یہہ ناریون نے نور کے چہرےکو کیا خاک
چھینی ہی نقاب حرم پنجتن پاک
دل بچون کے ہین گوش سکینہ کیطرح چاک
گھر جلنے سے سر کھلنے سے صدمہ یہہ بڑے ہین
کہتے ہین عدو تمکو حرم چپکے کھڑے ہین

رسی مین بندھا جبکہ وہ گلدستۂ اسلام
ہر مورچے مین لیکے پھرا اشمر بدانجام
برپا تھا یہہ ہنگامہ کہ شب کا ہوا ہنگام
عریان بدنون کو ہوا کچھہ فاقہ کا آرام
خورشید نے اندوہِ شہ جن و ملک مین
غوطہ دیا کپڑونکو خمِ نیل فلک مین

پایا جو الم مین حرم شاہِ امم کو
ظلمت نے کشادہ کیا ماتم کے علم کو
قبلے سے نہ شب آئی تھی معلوم ہی ہم کو
پوشاک سیہ کعبے نے بھیجی تھی حرم کو
یہہ چادر شب پیشکش آلِ عبا تھی
چالیس عزادارونمین اک شال عزا تھی

دی آکے منادی نے ندا فوج جفا مین
خیمہ کوئی باقی ہی سپاہ شہدا مین
برپا کرو ہیوونکے لئے دشت و غا مین
سب نے کہا یکتا رہین پردہ سرا مین
غارت ہوئی لوٹی گئی سرکار حسینی
باقی ہی بس اک خیمۂ دربارہ حسینی

خاموش دبیر اب نہین یارائے سخن ہی
لاش شہِ دین اندنون بے گور و کفن ہی
کہہ شہ سے کہ تو دافع ہر رنج و محن ہی
مداح یہ تیرے ستم چرخ کہن ہی
انعام کا اب حکم دو ہمشکل نبیؐ کو
بھجواؤ مدد کیلئے عباس علی کو

سوز

جب مشک بھر کر نہر سے عباس غازی گھر چلے
اک جام کوثر بھر لیا اور نہر سے حیدرؑ چلے
حمزہ چلے جعفر چلے ہمراہ پیغمبرؐ چلے
میدان کا رستہ روکنے کفار کے لشکر چلے

آئی گھٹا اس فوج کی کالا علم کھولے ہوئے
عباس پہنچے شیر سے تیغ دودم تولے ہوئے

شامی جو تھے ناحق بڑے نکلے ہیں نعرہ مار کر
گر مرد ہے تو اے جوان گھبرا نہ جا کچھ وار کر
کہنے لگے عباس سے میدان میں للکار کر
میدان میں ڈٹ کر سامنے شیروں نے آنکھیں چار کر

گر جنگ کا یارا نہیں ہتھیار اپنے ڈال دے
ہمکو علم دے مشک دے تلوار دے اور ڈھال دے

مرثیہ

محرم آیا ہے اے عزیزو رسول روتے ہیں کربلا میں
نہ ذکو کرتے ہیں استراحت نہ شب کو سوتے ہیں کربلا میں
ہزار ہا زوار اس مہینے میں جمع ہوتے ہیں کربلا میں
ضریح اقدس کے گرد ور دو جان کھوتے ہیں کربلا میں

اگر محبت حسین کی ہے تو آج گریاں ضرور ہو تم
زیادہ لازم ہے تمکو رونا کہ شہ کے روضے سے دور ہو تم

جو جیتے ہوتے علی و زہرا تو کیا نہ دیتے تم انکو پرسا
فغاں نہ کرتے جو سنتے بار و حرم سرائے فغان زہرا
نبی جو روتے تمھارے آگے تو کوئی تم میں کیا نہ روتا
علی کا رونا جو دیکھتے تم نہ حال کرتے تباہ اپنا

یہ دن ہے امام کا اور یہ مجلس عزائے سبط رسول کی ہے
بتول حاضر ہے رو بار و جو تمکو خاطر بتول کی ہے

عزیزو رہتا ہے جوش رقت علی و زہرا کو اندنوں میں
محو گھیرا تھا فوج نے جب تمھارے آقا کو اندنوں میں
پدر کی فرقت کا غم زیادہ ہوا تھا صغرا کو اندنوں میں
عجب تردد عیال کا تھا حسین مولا کو اندنوں میں

دیار غربت سفر کی زحمت صغیر بچے ذرا ذرا سے
کوئی تو کہتا تھا ہم ہیں بھوکے کوئی سناتا تھا ہم ہیں پیاسے

سکینہ ہر دم پکارتی تھی کہ بابا صاحب منگاؤ پانی
شہید مسلم کے بیٹے کہتے تھے اے چچا جان لاؤ پانی
امام باقر پکارتے تھے کہ دادا صاحب بلاؤ پانی
یہ شہر بانو کی گفتگو تھی کہ بہر اصغر دلاؤ پانی

امام کرتے تھے بین غم کی ہر اک کو پانی پلا پلا کے
ہزار افسوس کیسے پیاسے ہوئے وہ صحرائے کربلا کے

مرثیہ دبیر

اے رستم سخن سر معنی کو زیر کر
اے نعمت خدا مری نیت کو سیر کر
اے باغبان فکر گل نظم ڈھیر کر
اے عجلت ذکائے رسالت نہ دیر کر

مجلس کو اشک نظم سے رشک چمن کر دن
مداحی حسینؑ بوجہ حسن کر دن

پیاسا ہوں منکران علی یہ وہ بیشہ ہے
مغز سخن وہ ہے کہ نہ رگ ہے نہ ریشہ ہے
مضمون شیر مرثیہ کی بیت بیشہ ہے
چھانٹے ہے جس سے نثر یہ خامہ وہ تیشہ ہے

نعل ملک فتح مین ہی میرے بند و بست کا
لکھنا بھی جانتا نہین خط شکست کا

سرکار ہی یہہ اوسکی جو ہی ابن بوتراب
ذرّہ نگاہ مہر سے بنتا ہی آفتاب
چشمے کو بخشی جاہ سے کوثر کے آب و تاب
اعلیٰ زبان اُنھین کے بیان سے ہی انتخاب
دعبل کی نقل خلق مین مشہور ہوگئی
منہہ کی سیاہی قبر مین کافور ہوگئی

حسن قبول چہرۂ مقبل یہان ملا
گیا احتشام محتشم بے ریا ملا
ثابت ہی سب یہ رتبۂ احسان بیریا
ملّا خطا کو مورد لطف و عطا کیا
کیونکر کہون کہ حصہ نہوگا غلام کا
مدآح ہون حسین علیہ السّلام کا

ممدوح ہی غنی ہمین پروا بھلا ہی کیا
جب آنکھین بند کین در مطلب وہین کھلا
ذرے کو آفتاب کا مضمون مل گیا
اللہ رے اوج مدحت سلطان کربلا
قدرا کی منزلت بخدا آج ملتی ہی
مسجد کے زینے زینے پہ معراج ملتی ہی

ہان زور طبع معرکہ آرا ہو اک ذرا
ہان کلک گنج نقشۂ میدان کربلا
ہان ناظران سورۂ والشمس والضحیٰ
دیکھو وہ رن مین آیا یدُاللہ کا مہ لقا
ہاتھون مین برقین لئے سب عرش والے ہین
جبریل زین پوش کا گوشہ سنبھالے ہین

رومال ہاتھ مین لئے میکائل نامدار
ابن ابوتراب کا ہین جھاڑتے غبار
تھامے ہوئے رکاب سرافیل باوقار
دیتے ہین دور باش کی آواز بار بار
عیسیٰ پکارتے ہین مین ہون جان نثار رو مین
موسیٰ عصا لئے ہوئے ہین جو بڑا ر و مین

الیاس و خضر دوش پہ مشکین لئے ہوئے
چھڑکاؤ کرتے جاتے ہین آگے سوار کے
ساتون فلک ہین سر پہ بلا گرد ہو رہے
لپٹی ہوئی زمین ہی سم ذوالجناح سے
بجلی تڑپ رہی ہی غلامی کیواسطے
تو پین لئے ہی رعد سلامی کیواسطے

سرکش تھا گو سپہر مگر سر جھکا لیا
غفلت کا کوہ طور نے سرمہ لگا لیا
آنکھون نے سات پردے مین منہہ کو چھپا لیا
مژگان کو پتلیون نے نگہبان بنا لیا
خشکی زمین ہوگئی دریا سمٹ گئے
آنکھون مین آکے اشک بھی اُلٹے پلٹ گئے

رستم کفن کے پردے مین روپوش ہوگیا
زابل تہمتنون کا تن و توش ہوگیا

آپس میں حسن وعشق ہم آغوش ہوگیا — لیلی کی یاد قیس فراموش ہوگیا
سایہ جدا تھا جسم سے سودا دماغ سے — بلبل خفا تھی گل سے پتنگا چراغ سے

مردم نے چھوڑا ہاتھ سے سررشتہ نگاہ — مانند خواب آب و ہوا ہوگئے تباہ
بتلاتا کیسا خضر بھی بھولے ہوئے تھا راہ — ہیبت پکارتا تھا کہ اللہ کی پناہ
شیطان بھی بندگی کا نہ انکار کرتا تھا — آدم کو سجدہ کرنیکا اقرار کرتا تھا

ڈرتا زمین کو میری مٹی نہ ہو خراب — اور اڑکے خاک کہنے لگی یا ابوتراب
پانی کا زہرہ ہوگیا دہشت سے آب آب — جبریل کیسے سدرہ کہاں کیسا آفتاب
اللہ رے آمد آمد امام ذبیح کی — جوتھے فلک پہ چھٹگئیں نبضیں مسیح کی

محو جمال پاک کلیم خدا ہوا — چلایا حسن خلق پہ بین و بیا بیا
دست خدا نے پردۂ قدرت الٹ دیا — صرف نظارہ ہوگیا خود نور کبریا
سمجھے تھے سب صفت جسے موصوف ہوگئی — وہ لن ترانی آج تو موقوف ہوگئی

کرتا تھا حسن سورۂ یوسف کو پڑھکے دم — ایک مور سے بھی کم تھا سلیمان کا حشم
وہان سر پہ طائرن ہوا ہوتے تھے بہم — یہان پر بچھاتے آتے تھے قدسی نہ قدم
حشمت کا خاتمہ ہے شہ مشرقین پر — قربان اس سواری کے صدقے حسین پر

چرخ و زمین و برق جہانسوز ابر تر — رعد و جبال و وحش و طیور و بحر و بر
جنات اندرو ملک و نیر و قمر — پہنچا سبھون کو حکم الہی بکر و فر
حق آج بندگی خدا کا سند کرو — تنہا ہے حسین ہے جا کر مدد کرو

ہے سرور غیور دل و جان مرتضی — جز میرے اور کسی سے نہ امداد چاہیگا
لیکن ہے اسمین مصلحت رب دوسرا — تنہا میرے حسین کو سمجھے ہیں اشقیا
یہ بھی تو دیکھیں قدر شہ مشرقین کو — مختار دو جہان کیا ہم نے حسین کو

فوراً خدا کے فضل سے سامان یہ ہوا — جن جن کو حکم تھا وہ چلے سوئے کربلا
دریا سے شور اٹھا کہ ای رحمت خدا — دکھلائیں ناریوں کو میں طوفان نوح کا
بتلادے جلدی تیری ہی مرضی ہے یا نہیں — شہ بولے ایسی باتوں سے اب آشنا نہیں

ڈوبے لہو میں سب مرے انصار جان نثار
اب دیکھنی ہے تیغ کے سوکھے گلے پہ دھار
رحمت سے نور عین نبی کو صدائے کار
ہم مایۂ نجات ہیں بہر گناہگار
نہریں جہاں میں خون سے بہانیکو آئے ہیں
امت کا بیڑا پار لگانیکو آئے ہیں

پھر جا خدا زیادہ کرے تیری آبرو
ہیں مانتا نہیں تو نہ کر اس کی جستجو
پانی ہوا جو خشک ہوا آئی روبرو
کی بادشاہ کون و مکان سے یہ گفتگو
منظور ہے گنہگار کو ہمراہی حسین
واجب ہے دو جہاں پہ ہوا خواہی حسین

کیا قہر ہے حضور ہوں ناخوش میں شاد ہوں
سیدھی اگر چلوں تو ہوا کج نہاد ہوں
ہیں قہر ذوالجلال عدو قوم عاد ہوں
بھولے ہوئے کو راستے دوزخ کے یاد ہوں
گر حکم ہو تو دم میں یہ مانند خس نہیں
شہ نے کہا ہوا سے کہ اسکی ہوس نہیں

سب جا جواب پا کے یہ الٹی پھری ہوا
مرغان خوش نوا نے یہ تب شہ کو دی صدا
تو ہی ہمائے اوج شرف شک نہیں ذرا
زیر نگیں ہیں ہم تو سلیمان کربلا
کعبہ کی ہے قسم پرے اعدا کے جلتے ہیں
اصحاب فیل پر ہم ابابیل بنتے ہیں

چھوڑیں سرو پہ انکے جو ایک ایک کنکری
ہو کٹ کے کاہ شامیوں کی کوہ پیکری
شہ بولے باز قہر سے ہوں ظلم سے بری
تم سب پہ ہے کھلی مری بے بال و پری
بے آب و دانہ تڑپینگے یا شاد ہوئینگے
ہم آج دام زیست سے آزاد ہوئینگے

یہ کلمہ سنکے طائروں کے ہوش اڑ گئے
شیروں نے عرض کی دل شیر آکے سے
حاضر ہیں ہم اعانت حضرت کیواسطے
بولے حسین دیکھکے لاشے شہیدوں کے
تم جاؤ آب خنجر قاتل پیئنگے ہم
اے شیر والے شیروں سے چھٹکر جئینگے ہم

شمشیر غم سے ہو گئے شیر زبان نڈھال
تب وحشیوں نے آہوئے دین سے کیا سوال
شہ نے کہا کہ رام ہونگے یہ بد خصال
سمجھے ہیں خون آہوئے کعبہ لعین حلال
عرض عدد قبول شہ بحر و بر نہیں
قربانی حسین کی تم کو خبر نہیں

سنکر صدا یہ غش ہوئے وہ جان مرتضیٰ
یہاں فوج کو حسین نے چلا کے دی صدا
دنیا میں کاٹ سکتا ہے کوئی میرا کلا
پر مرضی خدا ہو تو بندے کا دخل کیا

لو آؤ نیزہ مارو نہ اب تیغ اٹھائینگے
اب صبر کے حسام کے جوہر دکھائینگے

پھر آہ چار سمت سے تیر عدو چلے
پشت فرس سے جانب روئے زمیں جھکے
تسمہ چھٹا لگام کا دست حسین سے
تھرا کے گھٹنے ٹیک دیئے ذوالجناح نے
روح علی دیئے تھے سہارا حسین کو
بازو پکڑ کے ماں نے اتارا حسین کو

سنبھلے نہ تھے زمیں پہ گرے کر شہ ہدا
اک نصف تو ادھر رہا اک نصف ادھر رہا
ماتھے پہ آکے تیر لگا وا مصیبتا
مولا نے چاہا شکر کا سجدہ کریں ادا
پر آہ دل ہلا عرق آیا جبین پر
ماتھا نہ پہنچا تیر کے باعث زمین پر

لکھا ہی تھا کوئی ابوایوب بد گہر
اصغر کو لیکے تڑپے شہنشاہ بحر و بر
اک تیر اوسنے مارا گلوئے حسین پر
دم رک گیا تڑپنے لگا سینے میں جگر
کھینچا جو شہ نے اور عرق تو نہیں بل پڑے
وہ تیر تو نہ نکلا پہ آنسو نکل پڑے

ابن شریک پھر تو شریک جفا ہوا
پہنچا وہ سینہ کو صدمہ یداللہ کا دل ہلا
مجروح تیغ سے کیا قبضہ حسین کا
پھر دیکھ دیکھ رونے لگیں اشرف النسا
آیا اور ایک پیچھے سے بیر یزید کا
شانہ کیا نشانہ حسین شہید کا

ناگاہ فوج سے جو بڑھا خولی اصبحی
ابن ابوتراب کے پاس آیا وہ شقی
اک تیغ تو کمر میں تھی اک ہاتھ میں کھنچی
بس اہی دبیر کی زمین کانپنے لگی
ڈیوڑھی پہ پیٹنے لگے بچے امام کے
گر گر پڑے قناتوں پہ قبے خیام کے

سوز

وہ جو حوصلہ تھا حسین کا نہ تو دیکھا ہی نہ شنیدہ ہی
کہا دیکھ آئینہ تیغ کو مجھے حسن یار کی دید ہی
جو لہو گلے سے وہاں ہوا کہا عاشقوں کی یہ عید ہی
جو نثار سجدہ میں سر کرے وہ امام ہی وہ شہید ہی
جو کہا زبان سے حسین نے وہی بات کرکے دکھا دئے
ہو رضا پہ راضی کٹائے سر جو حسین گھر بھی لٹا دئے

مرثیہ

کیا قیامت ہی زچا خانہ بنے حجرۂ غم
اور زچا شادی کے بدلے کرے گھر میں ماتم
بار و شبیر سوا کس کا ہوا ایسا جنم
جسکو ماں جنتے ہی سر پیٹے ہی با درد والم

یہہ ولادت ہی تیری ای میرے معصوم حسین
یا شہادت ہے تیری ای میرے مظلوم حسین

مین تو سمجھی کہ پسر حق نے یا آسمان دیا
ابر رحمت نے مجھے گوہر رخشان دیا
معدن لطف نے ہی لعل بدخشان دیا
مہہ تابان دیا مہر درخشان دیا
یہہ نہ سمجھی تھی کہ وہ برج اسد کا تارا
گردش چرخ سے جا دیگا زمین پر مارا

الغرض جسگھڑی پیدا ہوئے وہ ابن علی
لیکے گودی مین انھین شاد ہوئین بنت نبی
پانچدن تک تو زچاخانہ مین بیٹھی خوش تھی
ای مسلمانو کہ جو وقت ہوئی رات چھٹی
تارے جو دیکھنے نکلی تھی پیمبر زادی
چاند جھک جھککے لگا دینے مبارکبادی

اوسکی گودی مین جو تھا برج اسد کا وہ ماہ
شام سے جسکے لئے تارے تھے سب چشم براہ
جب لگا دیکھنے اون تارونکو وہ نور الہ
پہلے مریخ کی صورت پہ گئی اوسکی نگاہ
جسکہ دوچار ہوا اُس سے وہ جلاد فلک
مان لگی پیٹنے دیکھا یہہ پیدا د فلک

اوسپہ شہزادی نے چھٹپن مین جو دیکھا یہہ زوال
یعنی مریخ اوسے دیکھتا ہی آنکھین نکال
وہ جگر بند نبی حیدرؑ و صفدر کا لال
موندکر آنکھین ہوا گود مین اما نکی نڈہال
جسقدر گود مین امان اوسے بہلاتی تھی
گردن اوس لال کی نیچے ہی جھکی جاتی تھی

جیسے وہ تارے کھڑی دیکھتی تھی ہوکر شاد
ویسی ہی اوسکے کلیجے سے اُٹھی وہ فریاد
ای فلک کرتا ہی کیون مجھپہ تو اسدم بیداد
اور زچاخانہ میرا کرتا ہے تو کیون برباد
اس زچاخانہ کی اس طفل سے ہے آبادی
کیون لٹاتا ہی تو میری یہہ چھٹی کی شادی

آخراس لال کے تین چھاتی لگا وہ مائی
صحن سے روتی ہوئی حجرہ مین اپنے لائی
جب وہ گہوارہ دیا فاطمہؑ کو دکھلائی
دیکھکر اوسکو پکاری وہ نبیؐ کی جائی
اب مین جھولیمین جھلا تجھکو لٹاؤن پیارے
یا تیرا کاندھے پہ تابوت اٹھاؤن پیارے

پانچدن تک تو پیا دودہ میرا تونے حسینؑ
میرے دلکو رہا آرام کلیجے کو ہے چین
اب چھٹی رات جو شادی کی تھی ای نور العین
کھولے اپنے نہین کیون تمنے یہہ نرگس سے نین
کاش تارونکو نہ مین دیکھتی قسمت ماری
جو نظر لگتی نہ گردونکی تجھے ای واری

باتین یہہ کرتی تھی اوس لال سے وہ شہزادی
جو ہر اک بی بی نے یون تہنیت اوسکو آدی

ای زچابی بی مبارک ہو چھٹی کی شادی — اور سدا لیتی رہے ہمسے مبارکبادی
حق تعالی کرے اس بندیکا سہرا دیکھے — رنگ پھولا ہوا اس گل کا تو چہرہ دیکھے

وہ زچابی بی او بھین کہنے لگی واویلا — بی بیو دیکھو نگی کس شکل سے اسکا چہرا
صحن سے آئی ہون جو اسکو مین تارے دکھلا — دودھ مجھ ماں کا یہہ معصوم نہین ہی پیتا
اسکا تکیہ یہہ رہا ہے اور میرا چھاتی پہ رات — مین چھٹی انکی کرون یا کرون تیجکی رات

روتے روتے کٹی اوس بی بی کو جب ساری رین — صبحدم آکے لگے کہنے رسول الثقلین
ای میرے نور بصر لخت جگر دل کے چین — تو زچا خانہ مین کیون روتی ہی باشیون شین
کوئی بھی بیٹے کی ہی شادی مین ایسا روتا — رات ہی اوسکی چھٹی دن ہی عقیقہ ہوتا

آخر اوس اپنے جگر گوشہ کو چھاتی سے لگا — دودھ دینے لگی پھر شاد جو وہ بی بی زچا
آگے حیرت کا مقام آیا ہی ایمن کہون کیا — جب عقیقہ ہوا اور دنبے کیتین ذبح کیا
اوسطرف شاہ رسل شاد ادھر شہزادی — اکطرف جوش طرب رسم مبارکبادی

تہنیت لوگ پیمبر کو ابھی دینے بھٹے — اتنے مین حضرت جبریل امین آپہنچے
دیکھہ انگنائی مین دلشاد پیمبر کو کھڑے — باندھکر دست ادب سامنے یون کہنے لگے
یا نبی آپکے پاس حق نے مجھے بھیجا ہی — تہنیت بھی کہی ہی پرسا بھی فرمایا ہی

جو سنا پرسے کا نام اونسے پیمبر نے کہا — تہنیت واقعی ہی پرسکا مذکور ہی کیا
بولے جبریل امین شرم سے سر نیچے جھکا — کیا سناؤن تمھین ای بادشہ ارض وسما
یہہ نواسا جو بہت تمکو ہی پیارا حضرت — خنجر ظلم سے جاویگا یہہ مارا حضرت

مرثیہ شبیر

مداح بادشاہ ذوالاقتدار ہون — زینت طراز مسند عز و وقار ہون
دریائے نظم کا گہر شاہوار ہون — خادم ابو تراب کا ہون خاکسار ہون
حصے مین میرے عاجزی وانکساری ہی — پر معرکہ مین تیغ زبان ذوالفقار ہی

پر وہی اوس جناب کا حق نے مجھے کیا — راہ رضا سے جسکا نہ پیچھے قدم ہٹا
بن معرکہ مین پانون کو سرکا دونگا بھلا — تکلیف ہی حسین یہ مجھپر نہین سوا

ہیں نے جو اس جہم کو گیا سر تو کیا کیا | دو دنکے فاقے سے میرا آقا ڈرا کیا

فرزند بت شکن کی سخاوت پہ ہیں فدا | اک برہمن کو سات پسر کردئے عطا
مانند آفتاب یہہ روشن ہے ماجرا | روئے رباح کو مہ زہرا نے دی ضیا
اپنے غلام کی خبر آقا نہ لیوینگے | لعل علی ہیں کیا ڈر مضمون نہ دیوینگے

فرماتے ہیں یہہ صادق سلطان خوشخصال | لکھے ہماری مدح یہہ انکی کیا مجال
وقت ثنائے صنیع معبود ذوالجلال | آتے ہیں آسمان سے جبریل خوش مقال
مانند روح چشم سے پوشیدہ رہتے ہیں | مداح لکھنے جاتے ہیں جبریل کہتے ہیں

اللہ رے مدح اوج شہ آسمان جناب | لکھنے کا یہہ ثواب ہے جسکا نہیں حساب
عابد ہوئے جو تخت امامت سے کامیاب | اک شخص آیا روبروئے شاہ دین مآب
کی عرض رستگار ہوں گر تو مدد کرے | ایسی دعا بتاؤ کہ عصیاں کو رد کرے

شہ نے کہا زبان کو رکھہ نیک کام میں | تمئیز کر امور حلال و حرام میں
کچھہ غم نہیں پھنسا ہے جو عصیاں کے دام میں | رو ماتم حسین علیہ السلام میں
بحر کرم یہہ فاطمہ کا نور عین ہے | عصیاں کے عارضہ کا مسیحا حسین ہے

آیا قریب پھر امامت وہ بعد ماہ | کی عرض ہے یقین بحل ہو گئے گناہ
تعلیم کیجئے وہ دعا اب بعز و جاہ | جنت میں ایک قصر بھی بخشے مجھے الہ
بولے امام کون و مکان رنج دور کر | مجلس کر اپنے گھر میں نہ اسمیں قصور کر

ایک روز پھر وہ آیا قریں اونکے وقت شام | بولا درود بھیجکے بیشک ہو تم امام
واللہ ہے یقین کہ ملا خلد میں مقام | آقا یہہ ایک اور ہے اب مطلب غلام
نزدیک ہوں نہ ہجر بادشہ مشرقین میں | پاؤں مکان میں پہلوئے قصر حسین میں

سردار دوسرا نے یہہ کلمہ جو نہیں سنا | کہنے لگے نبیرۂ حیدر کہ مرحبا
ہم لوگ اہل بیت رسالت ہیں غم نہ کھا | سایل سخی کے گھر سے ہے محروم کب پھرا
خواہاں ہے دل جو پہلوئے قصر امام کا | کہہ مرثیہ حسین علیہ السلام کا

مداحی حسین کا تو مرتبہ سنا | اہل عزا کے حق میں ہے یہہ قول مصطفیٰ

رہ یگا جو حسین کے ماتم مین اک ذرا
واجب ہے اوسپہ خلد گواہ اسکا ہے خدا
رونا تو کیا یہ رونیکی صورت بنائینگے
جنت مین گھر عنایت حیدر سے پائینگے

دانائے روزگار تھا اک شخص نیکنام
ہر دم بیان مدح علی سے زبان کو کام
مست مئے ولائے یداللہ تھا دل مدام
دن رات شغل مرثیہ خوانی کا والسلام
غم نور چشم فاطمہ کا تھا نگاہ مین
ڈوبا ہوا تھا یوسف حیدر کی چاہ مین

مشکلکشا کے بندہ ونکا تو حال ہے کھلا
دنیا مین ناجیون کو جہنم کا ہے مزا
فاقہ ہے اونکا دوست یہہ فاقہ کا آشنا
قرضہ کا اک یہودی سے جا ہا معاملہ
وہ گفتگو ہوئی کہ شش و پنج ہوگیا
آیا تھا گنج کے لئے پر رنج ہوگیا

کیا جانئے کہ کیسے کلام آئے درمیان
چشمے کی طرح آنکھہ سے آنسو ہوئے روان
آیا نجف مین اور یہہ روکر کیا بیان
یا مرتضیٰ یہودی نے دین مجھکو گالیان
مولا تسلی دل بیتاب کیجیے
خادم کی آرزو ہے سزا اوسکو دیجیے

معمول تھا وہ صرف دعا جب کبھی ہوا
دامان مدعا در مطلب سے بھر گیا
پھر مین دن ضریح سے لپٹا کھڑا رہا
حاجت روائے خلق نے حاجت انکی روا
سمجھا بھری ہوئی نگہ بوتراب ہے
اب زیست کا مزہ نہین مٹی خراب ہے

خنجر کمر سے کھینچکے بولا وہ دیندار
اب تجھہ پہ صدقے ہوتا ہون اے شاہ ذوالفقار
ناگاہ ضریح ہل گئی مولا کی ایکبار
نکلے جناب حیدر صفدر بصد وقار
دے ہی چکا تھا جان پہ علی نے بچالیا
قدمون پہ وہ جھکا تو گلے سے لگا لیا

پھر ہاتھہ تھام کر یہہ یداللہ نے کہا
بھائی بھلا تجھے کوئی کہہ سکتا ہے برا
اسباب مین مصر ہوا کی بندہ خدا
اللہ مہربان ہے مین کسطرح دون سزا
پیش آئی ہے وہ بات جو ہے سرنوشت مین
اوسکا مکان بنتا ہے باغ بہشت مین

حضرت کی جب زبان مبارک سے یہہ سنا
منہہ دیکھکر بصورت آئینہ رہ گیا
سر کو جھکا کے پاؤن پہ بولا کہ مین فدا
بے کلمۂ رسول پڑھے خلد پائے گا
شہ بولے خوش کیا نبی مشرقین کو
رویا ہے ایکدن یہہ ہمارے حسین کو

دوڑا یہ سنکے سوئے یہودی وہ بے ریا
بولا لپٹ کے آپ کا درجہ ثواب کھلا
فردوس مین مکان ہی تعمیر ہو گیا
اوسنے کہا خدا کی مشیت مین دخل کیا
آگاہ مجھکو کیجئے کیا اس بیان سے
اوسنے کہا سنا ہی علی کی زبان سے

وہ بولا کوئی وجہ بھی ای بندۂ خدا
اوسنے کہا محبت اولاد مرتضےٰ
بھائی حسین کے کبھی غم مین تو رویا تھا
یاد آ گئی یہودی کو روداد کربلا
منہ سے اٹھا خاک لگائی جبین پر
اور یا حسین کہکے ہوا غش زمین پر

چلایا پہلے کونسی صورت بیان کرون
غربت بیان کرون کہ مصیبت بیان کرون
یا بھوک اور پیاس کی شدت بیان کرون
زخمون کا قصہ حال شہادت بیان کرون
سب یاد ہی نہ بھولیگا یہ ماجرا کبھی
بندہ کو اب وہ دن نہ دکھائے خدا کبھی

ایک سال مین جو بہر تجارت گیا سفر
سرحد مین پھر عراق کی پہنچا جو آنکر
دیکھا کہ امڈی آتی ہین فوجین ادھر اُدھر
رستے ہین بند دھوپ ہی ایسی کہ الحذر
پوچھا جو مین نے حال یہ کس سے لڑائی ہی
سب نے کہا حسین کے اوپر چڑھائی ہی

مین بھی انھین کے ساتھ اسی سمت کو چلا
پر کب ہوا مقابلِ صحرائے کربلا
سب قتل ہو چکے تھے شہِ دین کے اقربا
تنہا کھڑے ہوئے تھے شہنشاہِ دوسرا
زخمون سے خون آنکھون سے آنسو ٹپکتے تھے
اک نوجوان کی لاش کو مڑ مڑ کے تکتے تھے

ہر چند مارے پیاس کے مشکل تھا بولنا
پر خشک لب دکھا کے وہ مظلوم کہتا تھا
ای ناریو عطش سے کلیجہ ہی ہل رہا
پانی پلاؤ ساقیِ کوثر کا واسطا
سید ہون بیوطن ہون مسافر ہون ظالمو
مین قبرِ مصطفےٰ کا مجاور ہون ظالمو

ہر شخص ننھے بچون کو ہی اپنے چاہتا
مین اصغر و سکینہ پہ ہون جان سے فدا
اصغر تو آب تیر سے سیراب ہو چکا
باقی ہی اک سکینہ سو ہی دم نکل رہا
اک جام آب نہر سے اسدم جو پاؤن مین
خود بھی پیون اور اوسکو بھی جا کر پلاؤن مین

رونیکی جا ہی سنکے پکارے وہ کینہ جو
بس بس زبان بند کرو اب نہ کچھ کہو
پانی تو پیشِ چشم ہی اے شاہِ نیک خو
بیعت کرو یزید کی اور شوق سے پیو

پانی تو کیا رہ لب دریا نہ پوینگے
دنیا ہئے پر آپ کو قطرہ نہ پوینگے

آنکھون مین اشک بھر کے پکارے شہِ ہدا
تم دو بھی تو لگاؤن نہ ہونٹون سے مطلقا
حجت تمام کرتا ہون ای قوم اشقیا
اس پانی مین تو خون ہی عباس کا رلا
وہ پیاسا جائے آب شہ تیغ سے پیئے
ہی ہی حسین بھائی کا اپنے لہو پیئے

شیر خدا کے لال ہین ہم تم ہو جانتے
تم لاکھ روکو شیر نیستان ہین کہین رکے
جس وقت چاہین نہر پہ ہم جا ہین شوق سے
عباس تا بہ نہر گئے یا نہین گئے
پر ہم ہین پیاسے بندِ رضا کچھ نبولینگے
پہ صوم آجکا لب کوثر پہ کھولینگے

یہہ کہکے لی عنان نکاور بکر و فر
دریا پہ پہنچے خضر صفت شاہِ بحر و بر
ہان ہان کا شور کرتے رہے اہلِ کین مگر
گر کر اخی کی لاش پہ بولے بچشم تر
پڑتی ہی دھوپ فاطمہ کے نورِ عین پر
سایہ علم کا اب نہین کرتے حسین پر

بھائی ہماری تمکو خبر ہے وہ یا نہین
بھائی نہ اونکو خوف خدا ہی نہ پاس دین
بھائی اٹھین ہٹاؤ ہمین گھیرے ہین لعین
بھائی ہمارے سر کے ہین قاتل یہہ اہلِ کین
اٹھو سکینہ مانگتی ہی جام آب دو
عباس ہم پکارتے ہین تم جواب دو

ہم ہو گئے ہین بار الم سے ہمین اٹھاؤ
یہہ کیسی نیند آتی تمھین ہوش مین تو آؤ
بھائی علاج درد کمر بھائی کو بتاؤ
ملنے کو آئے ہین ہمین اٹھکر گلے لگاؤ
رو با ہو نین کھڑے ہوئے ہین ہم تو دیرسے
تم یان پڑے ترائی مین سوتے ہو شیر سے

ناگاہ آئی حیدرِ کرار کی صدا
مردہ سے شکوہ کرتے ہو ای شاہِ کربلا
بس لش حسین عرش معظم ہے ہل گیا
عباس جیتا ہوتا تو یون تم کو دیکھتا
بیجان خاک پر پسر بوتراب ہی
اوسکی طرف سے مجھہ سے یہہ ردِ جواب ہی

سنکر جناب شیرِ الٰہی کی یہہ صدا
لاشے کے منہہ کو چوم کے بولے بصد بکا
آنکھونکو نورِ چشمِ پیمبر نے وا کیا
بھائی معاف کیجیو مین ہوش مین نہ تھا
صد ہا الم ہین ایک دل پاش پاش پر
اب یہان سے جاتا ہی علی اکبر کی لاش پر

آخر پھرے وہان سے پیمبر کے نورِ عین
مقتل کی سمت کو چلے مولا بشور و شین

جلائے قاتلانِ شہنشاہِ مشرقین　　پھر کمک بلاتے ہو مرد ہکو یا حسینؑ
اس موت کی بلا کو وہی سر سے رد کرے　　حیدرؑ کی ذوالفقار سے کہئے مدد کرے

دیکھا سبھون نے کانپ گئے شاہ نامدار　　اور دفعتاً نکل پڑی حیدرؑ کی ذوالفقار
بولی زبانِ قدرتِ خالق سے ایکبار　　ہان ظالمو جو چاہو کہو شان کردگار
دم مین سبھونکی جان کو کھوتی تو دیکھتے　　مظلوم کے نہ قبضے مین ہوتی تو دیکھتے

پھر دیکھکر حسین کا منہہ یون کیا خطاب　　ای پیاسے شرم سے ہوئی جاتی ہون آب آب
سنتے ہین آپ کہتا ہی کیا لشکر عذاب　　یہہ دشمن حضور ہین قتل انکا ہی ثواب
شہ نے کہا گرینگے اگر منہہ پہ چڑھتے ہین　　ای ذوالفقار کلمہ محمدؐ کا پڑھتے ہین

کی عرض اوسنے کلمہ کا کیا انکے اعتبار　　اکبر کے سینے سے کیا نیزہ ستم کا پار
اصغر کو تیر مارا نہ کی شرم زینہار　　ابنِ حسن کی لاش پہ دوڑائے راہوار
ہیہات دیکھتے تو بھلا کیا ستم کئے　　عباس نامدار کے شانے قلم کئے

آخر میرا بھی حق ہی کچھ ای فاطمہ کے لال　　بیٹھا ہی تو سخی کا نہ رد کر میرا سوال
گردونکو دیکھنے لگے تب شاہ خوشخصال　　وہ بولے حکم آپ کا ہی حکمِ ذوالجلال
شہ نے کہا کہ خیر تجھے اختیار ہی　　آئی ندا مثبت پروردگار ہی

تیغ دو سر غرض ہوئی کاٹھے سے جلوہ گر　　جوڑ ہے فی المثل ہوئے دو ماہ دو قمر
سر دو تھے پر نہ فرق تھا آپس مین یکدگر　　سیمرغ نکلا قاف سے گویا کشادہ پر
جاری ہوا یہہ رنین ہر اک کی زبان سے　　جبریل لیکے وحی اوڑے آسمان سے

گویا ہوئی نکلتے ہی کس سمت جاؤن مین　　ای ابنِ بوتراب زمین مین سماؤن مین
زہرا کے چاند چرخ کے اوپر چڑھاؤن مین　　ای بت شکن کے لال کلہ سا گراؤن مین
گردش کی یون قسم فلک بدخصال سے　　لے آؤن خمس آپکا قارونکے مال سے

یہہ کہکے ناریون کو پکاری وہ برق جاہ　　حکمِ حضور کی ہین فقط دیکھتی تھی راہ
بس ای مشراب کہان اعدا کو ہی پناہ　　پنہان جو کوہ مین ہون تو کاٹے بزنگ کاہ
گردن کشانِ دہر کے سر اسنے کاٹے ہین　　سر کیسے جبرئیلؑ کے پر اسنے کاٹے ہین

سوز

جب ہوئے عازم گلگشت شہادت قاسم
چڑھکے تازیہ بصد جرأت و شوکت قاسم
غل پڑا لڑنے کو فرزند حسن آتا ہی

جھکے مجرا کیا شہ کو ہوئے رخصت قاسم
فوج اعدا پہ چلے شیر کی صورت قاسم
لاکھہ سے لڑنیکو اک تشنہ دہن آتا ہی

مرثیہ حضرت قاسم رضی اللہ عنہ

اب حال زار حضرت قاسم سنو ذرا
قاسم نے جب بحسب وصیت اوسے پڑھا
ہرگہ کہ او فتد بہ بلا شاہ کربلا

بازو پہ اونکے لکھکے حسن نے جو باندھا تھا
مضمون یہہ اسمین حضرت شبر نے تھا لکھا
تا زیست آمدن ندہی بر سرش بلا

شبیر نے بحسب وصیت عمل کیا
نوشہ عروس جبکہ محل مین گئے ذرا
بازوجہ گفت قاسم نوشاہ الوداع

قاسم کا عقد فاطمہ کبریٰ سے کردیا
ھَل مِنْ مبارز کی سُنی جاتی ہی صدا
بر حشر ماند وصل تو اے ماہ الوداع

بولی عروس کوئی نشانی تو دو سہی
فرمایا ہی نشانی مجھے آستین پھٹی
پیش من و تو ہر دو نشانی چنین بس است

جھٹ آستین جوڑے شہانے کی پھاڑدی
اور تیرے پاس دھجّی ہی اس آستین کی
در روز حشر وجہ تعارف ہمین بس است

بعد او سکے باندھی رنپہ جو نوشاہ نے کمر
اتنا تو بولی شرم سے پھر دیکھہ یک نظر
زین باز ہیچ حال نپرسی کہ شد چسان

دلہن بچاری رہگئی حسرت سے دیکھہ کر
پھر دیکھتے ہی گر پڑی وہ تھام کر نظر
خود فکر کن بدل شدہ باشد چہ آن زمان

القصہ جاکے رن مین مبارز طلب کیا
بولے عدو امام نے یہہ کیا غضب کیا
دستی کسی نخواست کہ بر نوشہ آن زمان

جوڑا شہانہ دیکھکے سب نے عجب کیا
نوشہ کو کیون روانہ لڑائی پہ اب کیا
شمر لعین با ازرق شامی بگفت ہان

ازرق سمجھکے ننگ پکارا کہ واہ رے
مین وہ ہون جو اکیلا لڑون اکہزار سے
پس ابن سعد ہم پسرش را چو حکم داد

لڑکے سے لڑنیکو ہی غضب بھیجنا مجھے
لڑکے ہین میرے اس سے سزاوار جنگ کے
در رزم او مقابل نوشاہ ایستاد

قاسم یہہ بولے اپنا تو کر وار ایکبار
جب وار اپنا کر چکا ملعون نابکار
ہم ہاشمی ہین کرتے نہین پہلے اپنا وار
قاسم نے خالی دیکے کیا وار شیر دار
نیزہ زدن بسینہ و بر داشتن ہمان
از نیزہ لاش بر سر ازرق زدن بجان

کھا طیش بٹیا دوسرا ازرق کا ناگہان
آتے ہی شہ پہ ٹوٹ پڑا جھٹ وہ نوجوان
بھائی کے انتقام کے خاطر ہوا روان
قاسم کے لب پہ چھو گئی نیزہ کی جب سنان
نوشاہ آمدہ بغضب بر سر زمین
از پشت زین گرفت و نبرد بر سر زمین

گھوڑا از بسکہ ماندہ ہوا تھا وہ چھوڑ کر
تھا تیسرا جو ازرق شامی کا اک پسر
قاسم ہوئے سوار معاً اوسکے گھوڑے پر
اوسنے کیا مقابلہ قاسم کا بے خطر
آمد بجوش قاسم نوشاہ ناگہان
از تنگ بر گذشت و نبرد تیغ آنچنان

یہہ حال دیکھہ آگیا غش چوتھے بیٹے کو
لیتا ہوں بدلا تینوں برادر کا دیکھہ تو
ازرق سے بولا باباجی اب ہونی ہو سو ہو
آتے ہی اوسکے حضرت قاسم نے دو ستو
فی الفور سر برید و گرفت آن بد شریر
برزد بروی ازرق شامی و گفت گیر

کچھہ غیرت سپاہ گری کچھہ غم پسر
یا ننگ سے نہ جنگ کو آتا تھا پیشتر
جھک مار طیش کھا کے وہ خود آیا جنگ پر
یا اب بچانا جان کا مشکل پڑا اگر
باہم قرار یافت پس از گفتگو چنین
القصہ ہم حربہ تا کہ کند ازرق لعین

گرز و سنان و تیغ و تبر خنجر و خدنگ
قاسم پکارے گھوڑے کا ڈھیلا ہی ہے تنگ
سب حربے کرکے ازرق شامی ہوا جو دنگ
پھر دیکھتے ہی مار لیا اوسکو بیدرنگ
الحرب خدعۃ کہ حدیث پیمبر است
بر وی عمل نمود مگر آن خدا پرست

صید حقیر پر نہ ہوئی جبکہ اکتفا
مانند شیر وہ صف روبہ مین جب گیا
اگر غضب مین تیغ کو پھر ہاتھہ مین لیا
فوج عدو مین اک تہ و بالا سا پڑ گیا
بر جنگ نوشہ صل علی گفت ہر ملک
آمد بہ لرزہ گاو زمین ماہی فلک

تیغ عدو شکار سے پائے نہ جب مفر
قاسم کو رحم آگیا اعدا کے حال پر
ہیبت مین آکے کہتے تھے اعدا سب الحذر
ہتیار پھینک جام شہادت پیا مگر

ہر گہ کہ گشت قاسم نوشاہ ہم شہید
شہ آہ سرد از دل پر درد بر کشید
لاشہ تو لائے شاہ مگر سہل یہہ نہ تھا
لاشہ نے جبکہ لاشے کو خیمہ مین رکھدیا
دیکھو تو شہ نے کیا بڑا کام یہہ کیا
مت پوچھو حال اہل حرم کا کہ کیا ہوا
میخواست تا کہ زوجہ کند نوحہ زار زار
میگفت شرم و پاس حیا را نگاہ دار

سوز

گذر منزل تسلیم و رضا مشکل ہے
وعدہ آسان ہے پہ وعدے کی وفا مشکل ہے
سہل ہے عشق بشر عشق خدا مشکل ہے
جنکے رتبے ہین سوا انکو سوا مشکل ہے
یہہ فقط امر ہوا فاطمہ کے جانی سے
مشکلین جتنی پڑین کاٹین سب آسانی سے

سوز

ایک روز جناب حسن اور حضرت شبیر رض
قرآن مین رقم گرچہ ہے ہم دونو کی تفسیر
نانا سے بصد شوق یہی کرتے تھے تقریر
پر آپ کو منظور بہت کس کی ہے توقیر
فرمائے کہ تم معنی قرآن ہو دونون
واللہ کہ مجھے نانا کی تم جان ہو دونون

سوز

شاہ زمان اوّل و آخر ہے فاطمہ رض
ہر رنج و غم مین صابر و شاکر ہے فاطمہ رض
پاکیزہ و منزہ و طاہر ہے فاطمہ رض
یکسان میان باطن و ظاہر ہے فاطمہ رض
دونو نظر سے قدر ہے افضل بتول کی
زوجہ خدا کے شیر کی بیٹی رسول ص کی

مرثیہ دلریش

سلام کرنیکو جب شاہ دین کو آئی قضا
تیرے مین مجرے کو آئی ہون با رضائے خدا
ادب سے بولی کہ اے بادشاہ ہر دوسرا
ولے دیئی ہے مجھے حق نے تجھہ رضا بہ رضا
چہ طاقتست مرا تا کہ سر بتابانم
توئی حبیب خدا من غلام فرمانم
ہوا تھا جسگھڑی حکم خدائے رب جلیل
مین اپنے جد کے لئے ہو چکا تھا وان ہی قتیل
دلیل خواب مین فرزند کے یہہ دیکھے خلیل
جو لیکے پہنچا تھا تحفہ نجات کا جبریل ع
برای حق و نبی جان خود نثار کنم
قضای او بہ رضا ہر دم اختیار کنم

کہا امام نے اوسدم قضا کو کی نعت۔ یہہ
یہان جو ہین یہہ میرے آل سب صغیر و کبیر
ہین ہون غلام خداوند کبریا و قدیر
اگرچہ ہووینگے اس دشتِ کربلا مین اسیر
بہر دو دیدہ من امرِ حق بجا آریم
یقین خنجر تسلیم را سزا داریم

یہہ کہکے اس شہِ کونین نے جھکایا سر
الم سے پڑگیا عالم مین شور و غل یکسر
چلایا شمر لعین نے شتاب ہو خنجر
ہوا تھا تشنہ دہنِ ابنِ ساقی کوثر
بخواند آن شہ دین کلمہ شہادت را
ادا نمود دم آخرین عبادت را

اب آگے بس کرو دریش اس الم کا بیان
جو تن ہی خاک پہ تڑپے تو سر بنوک سنان
جو گذری اونپہ مصیبت ہی سب جہانپہ عیان
ہین سر کو پیٹتے جن و ملک بشور و فغان
ہزار رحمت حق باد بر تنِ او مدام
چہ لک درود برش را چہ لک ہزار سلام

مخمس فقیر محمد خان صاحب گویا بر سلام میرزا جعفر علی فصیح ؒ

بغیر خواب عدم شاہ نے نہ خواب کیا
گلا کٹا دیا ہرگز نہ اضطراب کیا
سوائے آب دم تیغ ترک آب کیا
سلام اوسپہ جسے حق نے کامیاب کیا
جہان مین شاہِ شہیدان عطا خطاب کیا

خبر تھی عازم ملکِ بقا ہی ابن علیؑ
جمال پاک کے مشتاق تھے تمام نبیؑ
فلک پہ دھوم تھی سرور کے آمد آمد کی
گرا زمین پہ جو دم وہ خلد کا سفری
ملک پکارے کہ سرور نے یا تراب کیا

غضب ہی رنج دئے عترتِ مطہّر کو
حیا یہہ کرتے شقی چھینتے نہ چادر کو
جو چلے خلد کے پہنے وہ کھولے تھے سر کو
وہ کسطرح سے دکھائینگے منہہ پیمبر کو
جنھون نے حضرت زینب کو بے نقاب کیا

رکھے تھے سجدہ مین سر شاہ زخم تھے تن پر
یہہ سچ ہی اتنے ہی واللہ زخم تھے تن پر
دہانِ شکر تھے جو آہ زخم تھے تن پر
ہزار و نہصد و پنجاہ زخم تھے تن پر
بہن نے بھائی کے زخمونکا جب حساب کیا

کھڑے تھے شاہِ شہان کربلا کے صحرا مین
بدن سے خون تھا روان کربلا کے صحرا مین
بنے تھے غم کے نشان کربلا کے صحرا مین
خضاب و وسمہ کہان کربلا کے صحرا مین
لہو سے ریش کو شبیر نے خضاب کیا

کیا لعین نے جدا سر جو سرورِ دین کا
کہا یہہ شمر نے دیکھو تو آن بان ذرا
ہر ایک بولا شقی تو نے خوب کام کیا
حسین امام نے مرنا کیا قبول اپنا
مگر یزید کی بیعت سے اِجتناب کیا

جہان ہی ماتمِ ہمشکلِ مصطفےٰ مین غمین
یہہ حزن وہ ہی کہ موقوف کچھ دلون پہ نہین
ہی مردمک تو سیہ پوش و چشم گوشہ نشین
عزیز و خویش اکبر کی جب مین بھیگین
تو ادس کے سوگ مین زلفون نے پیچ و تاب کیا

کبھی یہہ کہتے تھے شہ مر گئے علی اکبرؑ
پھٹا ہی جاتا تھا سوزِ الم سے بسکہ جگر
کبھی پکارتے تھے اے شبیہِ پیغمبرؐ
حسین کہتے تھے اکبر کی لاش پر جا کر
تمہارے داغ نے بابا کا دل کباب کیا

جب آیا لاشۂ اصغر حرم گرے سارے
کہا یہہ شاہ نے حسرت سے کرکے نظارے
یہہ بانو روکے لگی کہنے سو گئے پیارے
نہ نیند آتی تھی اصغر کو پیاس کے مارے
گلے پہ تیر جو آکر لگا تو خواب کیا

یہہ غم سے بیٹی کہ بس نیلا کردیا منہہ کو
مگر نہ نالہ کیا شرم سے سیا منہہ کو
لہو یہہ روئی کہ گلرنگ سب کیا منہہ کو
بنے کی لاش جو آئی چھپالیا منہہ کو
دلہن نے حضرتِ قاسم کی کیا حجاب کیا

نہ لب پہ آیا گلہ اس امام زادے کے
بندھے تھے ہاتھ ہی کیا اس امام زادیکے
چھدے تھے خار سے پا اس امام زادیکے
گلے مین طوق بھی تھا اس امام زادیکے
خدا نے جسکے تئین مالک الرقاب کیا

ہر ایک گام پہ گر پڑتے تھے امامِ ہدا
زمین الٹ نہ گئی آسمان گر نہ پڑا
یہہ فرطِ ضعف تھا ہرگز چلا نہ جاتا تھا
سوار گھوڑو پہ اعدا پیادہ شہزادا

عجب طرح کا زمانے نے انقلاب کیا

وہ دیکھتا جو کبھی جام شہ کا نور العین
نہ پانی پیتا یہہ کہہ کہکے وہ بشیون وشین
تو یاد آتے لب خشک سید الکونین
عزیز و یاد ہی کچھ تمکو تشنگی حسینؑ
امام نے شب ہشتم سے ترک آب کیا

اگر عدوئے جگر بند مصطفےٰ تھا شمر
تو کلمہ گو یہہ صد افسوس کیون بنا تھا شمر
عدوئے فاطمہ و سبط مرتضیٰ تھا شمر
ہزار حیف مسلمان کیون ہوا تھا شمر
لعین نے نام بھی اسلام کا خراب کیا

فگار ناوک غم دل جو ہو تڑپتا ہی
شہید خنجر قاتل جو ہو تڑپتا ہی
ہزار تیغون سے گھایل جو ہو تڑپتا ہی
یہہ قاعدہ ہی کہ بسمل جو ہو تڑپتا ہی
مگر حسین نے مطلق نہ اضطراب کیا

علی کی روح روان فاطمہ کے سب دلبند
سو منتخب ہوئے اسطرح وہ سعادتمند
زیادہ رتبے مین تھے مہر و ماہ سے دہ چند
جو تنہا رستے تھے اونکو کیا اجل نے پسند
جو نا توان تھے اسیری نے انتخاب کیا

جو ہین جناب نبی شہر علم خالق کے
یہہ وہ حدیث ہی گویا اِسے بدل پڑھئے
تو ہی علیؑ ولی کو مناسبت در سے
فصیح خالق عالم نے علم کا اپنے
نبیؐ کو شہر کیا اور علیؑ کو باب کیا

مسدس ملا اسماعیل صاحب تخلص اخلاص بر شعر وفا

جسدم سر حسین بدن سے جدا ہوا
آئی صدا فلک سے کہ ہی ہی یہہ کیا ہوا
خیمہ مین اہل بیت کے محشر بپا ہوا
مابین مشرقین یہہ غل جا بجا ہوا
واحسرتا کہ نیر برج ہدا برفت
چشم و چراغ حضرت خیر النسا برفت

گھوڑے سے جب زمین پہ گرے شاہ کربلا
سینے پہ چڑھکے کاٹ لیا شمر نے گلا
اوسوقت دو جہان مین ہوا ایک زلزلا
آئی فلک سے رن مین یہہ آواز برملا
واحسرتا کہ نیر برج ہدا برفت
چشم و چراغ حضرت خیر النسا برفت

خیمہ میں غل تھا والی ہمارا کہاں گیا
اہلِ حرم تمام تھے اس غم میں مبتلا
واحسرتا کہ نیرِ برجِ ہدا برفت

لاشہ پہ شہ کے کرتے تھے اہلِ حرم یہہ بین
بے آپکے ادھر سے نہیں آرام اور چین
واحسرتا کہ نیرِ برجِ ہدا برفت

دنیا سے آج سبطِ رسولِ خدا گیا
عرشِ بریں پہ مالکِ ارض و سما گیا
واحسرتا کہ نیرِ برجِ ہدا برفت

مارا گیا ہے فاطمہ زہرا کا گلعذار
صد چاک برگ برگ ہے ہر گل ہے بیقرار
واحسرتا کہ نیرِ برجِ ہدا برفت

دونوں جہان میں ماتمِ شبیر ہے بپا
خالی غمِ حسین سے کوئی نہیں ہے جا
واحسرتا کہ نیرِ برجِ ہدا برفت

جس وقت مرثیہ کیا شبیر کا رقم
رویا سیاہ اشکوں سے خامہ بدردِ غم
واحسرتا کہ نیرِ برجِ ہدا برفت

معدن میں غم ہے فاطمہ زہرا کے لعل کا
بھوکا گیا جہان سے فرزند مصطفیٰ
واحسرتا کہ نیرِ برجِ ہدا برفت

روتے ہیں لوگ مجلسِ ماتم میں زار زار
اخلاص واحسین کی ہر سمت ہے پکار

کہتی تھی کوئی ہائے میں جیکر کرونگی کیا
نوحہ کسی کی تھا یہہ زبان پر لبِ بکا
چشم و چراغِ حضرت خیر النسا برفت

اٹھو سکینہ روتی ہے اے شاہ مشرقین
کہتی تھی ڈاڑیں مار کے کوئی بشور و شین
چشم و چراغِ حضرت خیر النسا برفت

غمگین ہوں کیوں نہ خامسِ آلِ عبا گیا
پیاسا جہان سے دلبرِ مشکلکشا گیا
چشم و چراغِ حضرت خیر النسا برفت

لالہ اسی الم سے سراپا ہے داغدار
بلبل چمن میں کہتی ہے باچشم اشکبار
چشم و چراغِ حضرت خیر النسا برفت

رونے کا غل ہے فرش سے تا عرشِ کبریا
آواز ہر طرف سے یہہ آتی ہے بارہا
چشم و چراغِ حضرت خیر النسا برفت

پُردرد تھے آئے مضامین یک قلم
آئی صریرِ کلک سے آواز دمبدم
چشم و چراغِ حضرت خیر النسا برفت

کیا بات ہے نبات کی کہتی ہے بارہا
حیوان زبانِ حال سے گویا ہیں جابجا
چشم و چراغِ حضرت خیر النسا برفت

غمخوار شاہ دیں کا ہے ہر صنف میں شوشار
بے ساختہ زبان پر آتا ہے بار بار

وا حسرتا کہ نیر برج ہدا برفت | چشم و چراغ حضرت خیر النسا برفت

سوز

جب مورد خزان چمن فاطمہؓ ہوا | اور ذبح رن میں جان تن فاطمہؓ ہوا
ٹکڑے مزار میں کفن فاطمہؓ ہوا | رخت سیاہ پیرہن فاطمہؓ ہوا
غل تھا یتیم سیّد سجاد ہو گیا | لو خاندان فاطمہ برباد ہو گیا

مسدس اکبرؓ

ای مومنو یہ غم کی نہیں کچھ ہی انتہا | اب حال جرأت علی اکبر سنو ذرا
دینے لو دی نبرد کی بانو نے بھی رضا | ارمان ہی کا تو دل تھا کلیجہ نکل پڑا
بہر وغا نہ اکبر دلگیر شد روان | جان از تن مبارک شبیر شد روان

اکبر علی نے جبکہ مبارز طلب کیا | فوج عدو میں ایک تلاطم سا پڑ گیا
بالاتفاق بولے عدو وا مصیبتا | ہمشکل مصطفےٰ سے کوئی لڑ سکے گا کیا
یارب کرا ست تاب رسیدن بہ پیش او | شمشیر می گسست کشیدن بہ پیش او

دیکھا جو ایک ایک کرے اس سے کارزار | ازرق کی طرح ہووینگے فی النار ایکبار
عہدہ برائی تھی جو نہ اک اک کو زینہار | اکبار اسکے گرد ہوئے آکے کئی ہزار
افواج نیزہ دار بگردش زیادہ بود | اکبر چو شیر نر بہ نیستان ستادہ بود

آئے تھے گرد پیش سے کفار فوج فوج | اکبر کا تھا ستارۂ ہیبت بہ اوج اوج
وہ مارتا تھا بحر شجاعت میں موج موج | ضربت سے فرد فرد کو کرتا تھا زوج زوج
در میمنہ و میسرہ میکرد کارزار | گاہے سوئے یمین و گہے جانب یسار

جن جن کے نامی فوج کے اکبر تھا مارتا | دیکھا جسے ذلیل نہ کی اوسپہ اعتنا
وہ روز یوم ینفخ فی الصور ہو گیا | معدوم سب کو صفحۂ ہستی سے کر دیا
ناگاہ داد ہاتف غیبی ندا کہ بس | وعدہ نبود با تو چنین ضبط کن نفس

سنتے ہی باگ روک پکارا امام کو | بولا قضا یہ کہتی ہی تھام اب زمام کو
اب حکم شہ کا ہوتا ہی کیا اس غلام کو | اکبر نہ کر چکے تھے تمام اس کلام کو

ناگہ بشکل نیزہ مجسم شدہ قضا
از سینہ اش گذشت معاً وا مصیبتا

سوز

عزیزو آج یہہ نیرنگ ہی زمانے مین
اسیر جاتے ہین یثرب سے قید خانے مین
بندھی تھی ایک رسن ان بیکسونکے شانے مین
اوٹھائے لاکھ الم تا بہ شام جانے مین
نہ چین پائے نہ سوئے نہ آب و دانہ ملا
ملا تو شام مین ٹوٹا سا قید خانہ ملا

مولف

تم شہادت کے فلک کے ہو شہا بدر منیر
آپکی پرتو سے دنیا مین ہین سب روشن ضمیر
کشور تطہیر کے ہو بادشاہ بے نظیر
دادخواہ بیکسان اور عاجزونکے دستگیر
ہین جگر بند اسد زہرا کی جان حضرت حسین
اور جناب مصطفی کے ہین یہہ بیشک دلکے چین

تم امام دوسرا ہو بادشاہ اتقیا
ملک تسلیم و رضا کے آپ ہین فرمانروا
رونق تخت ولایت عارفونکے پیشوا
منبع جود و عطا اور سالک راہ خدا
ہین جگر بند اسد زہرا کی جان حضرت حسین رض
اور جناب مصطفی ص کے ہین یہہ بیشک دلکے چین

کون تم بن ہی شباب اہل جنت یا امام
سبز ہی تم سے ہی ریحان شہادت یا امام
رنج کیا کیا تم نے کھینچے بہر امت یا امام
آپ سے ہوگی ہمین عقبی کی راحت یا امام
ہین جگر بند اسد زہرا کی جان حضرت حسین
اور جناب مصطفی کے ہین یہہ بیشک دلکے چین

چومتے آنکھین کبھی اور گہ جبین رشک ماہ
نیر برج رسالت کو تھی ان سے عین چاہ
یوسف مصر شہادت ہین یہی نور اِلٰہ
سب شہیدونکے اگر پوچھو عزیز و بادشاہ
ہین جگر بند اسد زہرا کی جان حضرت حسین رض
اور جناب مصطفی کے ہین یہہ بیشک دلکے چین

حضرت بوبکر تھے ان پر ہمیشہ جان نثار
دوست رکھتے تھے عمر عادل انھین لیل و نہار
مونس و ہمدم بہت تھے انکے عثمان نامدار
راز یہہ پنہان نہین سب خلق پر ہی آشکار
ہین جگر بند اسد زہرا کی جان حضرت حسین
اور جناب مصطفی کے ہین یہہ بیشک دلکے چین

لشکر کین پہ چلائی شاہ دین نے تیغ جو
روح و قالب مین گئی لاکھون جدائی دم مین ہو
آدم و عیسی سے لے سارے نبی نیک خو
دیکھکر کہنے لگے شہ کی شجاعت کیون نہ ہو

ہین جگر بند اسد زہرا کی جان حضرت حسین
اور جناب مصطفیٰ کے ہین یہہ بیشک دلکے چین

فاطمہ کی جان ہین اور لخت دل خیر الامم
دوش پر جسکو بٹھاتے تھے نبی المحترم
ہی پیاسا تین دنکا کچھہ نہ آیا اون کو غم
یہہ نہ سمجھے اہل شر کرتے ہین ہم کیا ستم

ہین جگر بند اسد زہرا کی جان حضرت حسین
اور جناب مصطفیٰ کے ہین یہہ بیشک دلکے چین

برق دم وہ تیغ تھی شہ کی کہ جسکو دیکھکر
کانپتا تھا خوف سے مریخ کا تن اور جگر
امت عاصی کی بخشش تھی اوہین مدِ نظر
اسلئے سارے سہے جور و جفائے اہل شر

ہین جگر بند اسد زہرا کی جان حضرت حسین
اور جناب مصطفیٰ کے ہین یہہ بیشک دلکے چین

نونہالان چمن روتے تھے ڈاڑھین مار مار
پھول اس غم سے ہوئے تھے سوکھکر مانند خار
ہوگئی ہی ہی خزان باغ نبوت کی بہار
بلبلین کہتی تھین اب ہم کیون نہ روئین زار زار

ہین جگر بند اسد زہرا کی جان حضرت حسین
اور جناب مصطفیٰ کے ہین یہہ بیشک دلکے چین

شاہ کا سر شمر جب کرنے لگا تن سے جدا
مچگیا کہرام ہر ذی روح تھرانے لگا
اوسگھڑی جن و ملک نے رو کے یہہ نعرہ کیا
ای لعین و بیحیا کچھہ بھی تو کر خوف خدا

ہین جگر بند اسد زہرا کی جان حضرت حسین
اور جناب مصطفیٰ کے ہین یہہ بیشک دلکے چین

اونکو کل ہووےگی عقبیٰ مین بہت حد سے خوشی
آج دنیا مین جو غم کھاتے ہین شہ کا ہر گھڑی
اشک جو آنکھونسے گرتے ہین پئے سبط نبی
باعث عفو گنہ ہووینگے محشر مین . یہی

ہین جگر بند اسد زہرا کی جان حضرت حسین
اور جناب مصطفیٰ کے ہین یہہ بیشک دلکے چین

بھیج انپر کبریا لاکھون تحیات و سلام
اور اپنی خاص رحمت اپنہ نازل کر مدام
پہر امت سر کٹایا جنے ہو کر تشنہ کام
شافع عصیان شہنشاہ شہیدان نیکنام

ہین جگر بند اسد زہرا کی جان حضرت حسین
اور جناب مصطفیٰ کے ہین یہہ بیشک دلکے چین

ایخدا کے برگزیدے سب شہیدونکے امام
یہہ وفا عاجز تمہارے ہی غلامونکا غلام
مہربانی کی نظر اپنی رکھو اسپر مدام
ورد ہی اسکو تمہارے نام کا یہہ صبح شام

ہین جگر بند اسد زہرا کی جان حضرت حسین
اور جناب مصطفیٰ کے ہین یہہ بیشک دلکے چین

مرثیہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ

اس غم کی انتہا تو نہین ہے جو ہو رقم
اوس صاحب علم پہ ہوئے ہائے کیا الم

جون چشمہ ہم نہان شدہ از حکم کردگار

پھر تشنہ لب ہوئین جو سکینہ زیادہ تر
اعدا کو مارتے ہوئے نہر فرات پر

شمر لعین بہ اہل دغا گفت چون کہ ہم

سنتے ہی بولے حضرت عباس ہٹ پرے
شمر لعین تو پہلے قرابت کی راہ سے

فرمود چونکہ حضرت عباس این سخن

یہہ کہکے پانی لے چلے عباس خیمے کو
یہی ہی چلا وہ جاتا ہی عباسؑ پیچھو

تا بند مشک از کتف او برون شود

تھے نہر کے جو لوگ محافظ ہزار چار
عباس نے نیام سے لی جبکہ ذوالفقار

از بسکہ بود لشکر اعدا ز حد برون

دیکھو حواس و جرأتِ عباس اب ذرا
زانو کے نیچے باگ کو اوس نے دبالیا

رعب و نہیب حضرت عباس را ببین

از بسکہ ساری فوج پہ غالب ہوا ہراس
سب تیر مارتے تھے مگر دور آس پاس

ناگاہ تیری آمدہ از لشکر یزید

عباس نے جو دیکھا کہ پانی بھی بہہ گیا
دانتون سے مشک تھام کے پھر وہ کھڑا ہوا

اب وہ سنو جو گذرا تھا عباس پر ستم
کیونکر لب فرات پہ شانے ہوئے قلم

عباس اوّل آب بیاورد چند بار

عباس نہر کو چلے کاندھے پہ مشک دھر
دیکھو حواس لے ہی چلے جھٹ وہ مشک بھر

عباس آب می برد و میکند ستم

ایسا امام چھوڑ کوئی تجھسے کیا ملے
عباس سے کلام لگا کرنے صلح کے

از صلح ہر گی شدہ مایوس زین سخن

بولا یہہ شمر صلح سے مایوس جلد ہو
کچھ اور گر نہ ہو سکے شانے ہی کاٹ دو

وز دست دیگرش علمش سرنگون شود

سنتے ہی اونپہ ٹوٹ پڑے سب وہ ایکبار
جس سے ہوا دوچار کیا اوسنے دو کو چار

شد شانہا قلم علم شاہ شد نگون

شانون کے کٹنے پر بھی کیا اوسنے کام کیا
دانتون سے مشک تھام کے گھوڑا بڑھا دیا

یک ہم دو چار او نشدہ باوجود این

ہیبت کے مارے آ نہین سکتا تھا کوئی پاس
عباس کا نہ کرتا تھا اوسوقت کوئی پاس

کز مشک درگذشتہ و بر سینہ اش رسید

دلمین کہا سکینہ کو کیا منہہ دکھاؤنگا
اعدا سے بولا بھاگے نہ جاؤ مین ہون کھڑا

بدست دیدہ تیغ جفا ہر یکی کشید — کردند آہ حضرت عباس را شہید

مرثیہ حضرت اصغرؑ

عباس کے الم کی نہیں کچھ ہے انتہا — اب سنیئے حال اصغر معصوم کا ذرا
ہیرونکو وہ ہلچہ پہ تھا مارتا پڑا — اور غون غون کرکے مشک کی جانب تھا تک رہا

لیکن ازین اشارہ کسے ہم گمان نبرد — کز بہر آب ہست اشارات سالخورد

بانو کے بر میں آ خلفِ سرورِ امم — گردودہ کا اشارہ لگا رونے دمبدم
بانو کا دودہ خشک ہوا تھا ز فرط غم — ایکبارگی جو رودیا اصغر نے کرکے سم

معلوم شد اشارہ پئے آب می کند — تسکین نمی پذیرد و نی خواب می کند

بانو نے تب یہہ حضرت شبیر سے کہا — تقصیر وار آپ ہیں بچے نے کیا کیا
لیجا کے کافرون کو دکھاؤ اِسے ذرا — شاید وہ ترس کھاکے اسے پانی دیں پلا

بانو بشاہ اصغر معصوم را سپرد — شبیر سوئی فوج عدو طفل را ببرد

گودی میں لیکے اصغر معصوم کو امام — دکھلا عدو کو دور سے کرنے لگے کلام
تقصیر وار ہم ہیں نہ بچوں سے کچھ ہے کام — اِسکو تو ترس کھاکے پلا دو تم ایک جام

بس تیر حرملہ شدہ ناگہ رہا زشست — بازوی شاہ و گردن معصوم را شکست

اصغر کا لاشہ لیچلے حضرت بحالِ زار — بانو جو بیٹھی تھی درِ خیمہ پہ انتظار
خوش ہوگئی وہ دیکھتے ہی شہ کو ایکبار — بولی کہ مجھ کو دو مرا معصوم یادگار

فرمود شاہ اصغر معصوم را بگیر — سیراب خواب اصغر تو شد آب تیر

بانو نے جبکہ گود میں اصغر کو لے لیا — دیکھا جو خون سے تر تو کہا وا مصیبتا
بولی یہہ شہ سے تمسے بچا یا نہیں گیا — حضرت نے زخم بازوئے اقدس دکھا دیا

بانو کشید آہ بیفتاد بر زمین — دیگر چہ گویمت کہ شد احوال او چنین

مولف

جسدم کیا ہے جام شہادت کا شہ نے نوش — بیہوش ہوکے غم سے گرے سارے اہل ہوش
گردون نشین شہ کے الم کا ہوا تھا جوش — سب حاملان عرش یہی کرتے تھے خروش

واحسرتا کہ نیرِ برجِ ہدا برفت — چشم و چراغ حضرت خیر النسا برفت

بین اوس گھڑی کی نوحہ گری کیا رقم کرون — جس دم کہ حلقِ پاک سے شہ کے بہا ہی خون
کانپی زمین ہو گیا حال سما زبون — جبریل رو کے کہتے تھے بین جان کیون ندون

واحسرتا کہ نیرِ برجِ ہدا برفت — چشم و چراغ حضرت خیر النسا برفت

بیتاب ہو کے ماہی دریا اچھل پڑی — بجلی تڑپ کے ابر سے باہر نکل پڑی
اس غم سے گردن فلک پیر ڈھل پڑی — کہرام یہہ ہوا تو زمین ساری ہل پڑی

واحسرتا کہ نیرِ برجِ ہدا برفت — چشم و چراغ حضرت خیر النسا برفت

ثابت قدم نہ مہر فلک کا تھا چرخ پر — سیارے آسمان سے گرتے تھے ٹوٹ کر
اہلِ زمین تھے سب المِ شہ مین نوحہ گر — اختر شناس کہتے تھے رو رو کے سر بسر

واحسرتا کہ نیرِ برجِ ہدا برفت — چشم و چراغ حضرت خیر النسا برفت

گل تھے تمام غم سے گلستان مین چاک چاک — غنچون کے دل ہوئے تھے اسی غم سے دردناک
غم کی اڑا رہی تھی صبا ہر روش پہ خاک — بلبل بھی نالے کر کے ہی ہوتی تھی ہلاک

واحسرتا کہ نیرِ برجِ ہدا برفت — چشم و چراغ حضرت خیر النسا برفت

جب ہر طرف سے تیر و سنانِ عدو چلے — زخمون سے چور چور امام امم ہوئے
غش کھا کے آہ گھوڑے سے جو وقت گر پڑے — نوحے حرم نے کھینچے بین رو کے یہی کہے

واحسرتا کہ نیرِ برجِ ہدا برفت — چشم و چراغ حضرت خیر النسا برفت

غم کی چلے نہ کیون چمنِ دہر مین ہوا — برباد ہو گیا ہی گلستانِ مصطفی
روتے ہین نعرے مار کے دنیدار ای وفا — آتی یہی ہے کوچہ و بازار سے صدا

واحسرتا کہ نیرِ برجِ ہدا برفت — چشم و چراغ حضرت خیر النسا برفت

سلام دبیر

مجرئی صبح نہ کیون چاک گریبان نکلے — چاند زہرا کا چھپے مہر درخشان نکلے
گرم رفع بین شبیہ شہِ ذیشان نکلے — لب تصویر سے ای مجرئی افغان نکلے
کربلا مین جو لٹی دولتِ سلطانِ زمن — جستجو کھودے وہان گنج شہیدان نکلے

ایک حر ایک پسر ایک غلام اک بھائی　　فوج کفار سے یہہ چار مسلمان نکلے
لائے لاش ایک کی تو ایک کی رخصت کو گئے　　آئے شہ خیمہ میں حیران تو پریشان نکلے
حشر میں بخشکے امت کو کہے گا یہہ خدا　　کیوں حسین اب تو ترے دل کے سب ارمان نکلے
ناامیدی بجلو حسرت و حرمان بر کاب　　گیا وطن سے شہ دین بیسر و سامان نکلے
ق
رتبہائے شہ مظلوم کو اور مولا کو　　تو لا میزان عدالت میں تو یکسان نکلے
پر یہہ تھا فرق کہ قرآن کے سیپارہ سے　　پارہ ہائے تن شبیر فراوان نکلے
بولی زینب سے یہہ ہندہ کہ تمھارے ہوتے　　لاشہ شاہ کے سینے سے نہ پیکان نکلے
رفقائے شہ دین کو نہ ملا آہ کفن　　دل لے اس غم میں نہ کیوں نالہ و افغان نکلے
شاہ کو شوق شہادت کا جو تھا طفلی سے　　سب وہ ارمان تہ خنجر بران نکلے
شافع حشر نے کھینچا قلم عفو دبیر　　حشر میں جبکہ ترا دفتر عصیان نکلے

سلام دلگیر

مجرئی لاش پسر شہ سے چھپائی نہ گئی　　بانو کے رو برو کچھ بات بنائی نہ گئی
لشکر حر کو دیا پیاس میں پانی شہ نے　　تھا سخی ابن سخی آنکھ چرائی نہ گئی
جب سنا مارے گئے بیٹے تو بولی زینبؑ　　شکر صد شکر کہ برباد کمائی نہ گئی
جن لعینوں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی تھی　　اُن سے تلوار پھر اکبر پہ لگائی نہ گئی
مشک جب چھد کے بہا پانی تو بولے عباسؑ　　ایسی محنت پہ بھی قسمت کی برائی نہ گئی
جبکہ زخمی ہو گرے گھوڑے سے نیچے عباسؑ　　شیر کے قبضے سے دریا کی ترائی نہ گئی
کوئی شبیر سا مظلوم نہ ہوگا نہ ہوا　　قبر بھی جس کی کئی روز بنائی نہ گئی
موئی زندان میں سکینہ تو کہا بانو نے　　ہائے ایذا میری بچی سے اٹھائی نہ گئی
علی اصغر کے تلے شہ نے بچھائی چادر　　خاک پر لاش پسر شہ سے لٹائی نہ گئی
حاکم شام نے یہہ شمر کو الزام دیا　　مسند ختم رسل تجھسے جلائی نہ گئی
سر کہیں گاڑا گیا شاہ کا اور جسم کہیں　　دفن ہو کر بھی تن و سر کی جدائی نہ گئی
اسقدر چور جراحت سے تھی لاش عباسؑ　　وقت تلقین کے جو عابد سے بلائی نہ گئی

جب چلے شاہ تو گھبرا گئی بانو ایسی
سونے سے بالی سکینہ بھی جگائی نہ گئی

قتل سرور کی خبر سنکے کہا عابد نے
بابا کھویا گیا پر جان گنوائی نہ گئی

زیر خنجر بھی دعا شاہ نے کی ای دلگیر
مرتے دم شاہ کی طینت سے بھلائی نہ گئی

سلام ہادی

مجرئی پیدا ہوا تھا قاسم حسن کے واسطے
اور بنا خنجر سر تشنہ دہن کے واسطے

حلۂ جنت تھے جکے پیرہن کے واسطے
مجرئی محتاج تھا وہ شہ کفن کے واسطے

مجرئی رنج و محن تھے پنجتن کے واسطے
پنجتن پیدا ہوئے رنج و محن کے واسطے

شہ کی مجلس ہوتی ہی جسجا تو اگر خلد سے
روتی ہی خیر النسا شاہ زمن کے واسطے

کیا نہ رحم تھا نہ پھر حملہ کیا عباس نے
جب عدو دینے لگے خیبر شکن کے واسطے

ای فلک زینب کو کیون تونے پھرایا دربدر
ماتم شبیر کیا کم تھا بہن کے واسطے

خلعت شاہانہ قاسم کو پہنایا جگھڑی
خوب سارو ئے شہ بیکس حسن کے واسطے

ہو کے زخمی جب گرا گھوڑے سے ابن بوتراب
خاک مرہم ہوگئی زخم بدن کے واسطے

ای فلک انصاف سے تجویز تیری دو رہی
گردن سجاد ہو طوق و رسن کے واسطے

آفت و رنج و مصیبت اور تسلیم و رضا
پانچ چیزین یہہ بنی ہین پنجتن کے واسطے

جب مدینے کو چلے عابد تو کہتے تھے یہی
داغ شہ سوغات ہی اہل وطن کے واسطے

بے کفن تھا لاشۂ نوشاہ رن بین الفلک
تہہ چھپا نیکو نہ چادر تھی دولہن کیواسطے

بولے عابد اکبر و اصغر تو ہون شہ پر نثار
اور ہم جیتے رہین رنج و محن کیواسطے

قید عسرت سے الٰہی جلد ہادی ہو رہا
کر دعا مقبول میری پنجتن کے واسطے

مولف

مجرئی سارا جہان ہی غم سے گریان اندنون
ہر جگہہ ہی ماتم شاہ شہیدان اندنون

روتے ہین اہل زمین کیا ماتم شبیر مین
آسمان بھی اشک شبنم سے ہی گریان اندنون

دھوپ کی شدت غضب اوپر مصیبت پیاس کی
دشمنون نے کر دیا تھا شہ کو حیران اندنون

پیاس سے اصغر جو تھے بیکل تو شاہ تشنہ لب
گود مین لیکر گئے تھے سوئے میدان اندنون

اکبر و اصغر پیاسے ہو گئے رن مین شہید
لٹ گئی ہی دولت شاہِ شہیدان اندنون

کر دیا ہی گل چراغِ خاندانِ مصطفیٰؐ
ہین رسول اللہ غم سے چاک داماں اندنون

آسمان سے ٹوٹ پڑتے ہین ستارے دوستو
ہی بڑا اندھیر عالم مین نمایان اندنون

شوکت و جرأت ہمائے اوجِ دینکی دیکھکر
بوم صفتونکے ہوئے تھے ہوش پران اندنون

لیگئے تھے نہر پر تشریف پانی کے لئے
تیر کا عباس پر برسا تھا باران اندنون

یا حسینؑ اب رحم کیجے تاکہ خاطر جمع ہو
ہی وفا افکار دنیا سے پریشان اندنون

مجرا

اوسکو مجرا جو یہ بولی غم سہا جاتا نہین
دھیان بابا کا مجھے صبح و مسا جاتا نہین

کہتی تھی صغرا وطن مین بھیجون خط مین کسکے ہاتھ
کوئی قاصد بھی بسوئے کربلا جاتا نہین

کہتی تھی قاسم کی ماں رو رو کہ بچا قاسم بچا
سہرے اور جوڑے سے مرنیکو بنا جاتا نہین

بولی زینب فوج آپہنچی اٹھو بیٹا اٹھو
بولے عابد ناتوانی سے اٹھا جاتا نہین

کہتے تھے ظالم اٹھائے پانون چل اے ناتوان
بولے عابد کانٹے چبھتے ہین چلا جاتا نہین

جب کوئی کہتا تھا پانی پی تو عابد کہتے تھے
بابا پیاسے مر گئے پانی پیا جاتا نہین

راہ خالق مین اٹھائی ہی جو لذت پیاسکی
آجتک اس پیاس کا منہ سے مزا جاتا نہین

اس قدر رقت ہی اے دلگیر مجھکو اسگھڑی
آگے حالِ سبطِ پیغمبرؐ کہا جاتا نہین

سلام انیس

مجرئی خیمہ مین جب برچھیون والے آئے
دکھ زدہ رانڈونپہ تلوارین نکالے آئے

لائے رخصت کیلئے گھر مین جو عباس کو شاہ
باہین گردن مین عجب پیار سے ڈالے آئے

آئے اکبر علی خوش خیمہ مین بانو نے کہا
ظاہرا باپ سے مرنے کی رضا لے آئے

لاش اکبر پہ عجب حال سے آئے شبیر
دونون ہاتھونسے کلیجے کو سنبھالے آئے

بی بیان کہتی ہوئین دوڑین کہ ہی دولہا
لاش قاسم کی جو شہ گھوڑے پہ ڈالے آئے

خون بھرا شہ سے گریبان چھپایا نہ گیا
لاش اصغر کو جو قاسم سے چھپالے آئے

جب سنا ندی سے عباس نے بھر کر مشک
بولے سب تشنہ کہ پانی تو بھلا لے آئے

کہتے تھے شاہ سے اکبر مجھے اب حکم ہے کیا
رنمین اعدا تو ہلاتے ہوئے بھالے آئے

تیر مارا جو ستمگر نے علی اصغر کو
شاہ روتے ہوئے چھاتی سے لگا لے آئے

رنمین جب فاطمہ کے لال کو دیکھا تنہا
ایک پر کتنے سواروں کے رسالے آئے

خار صحرا نہوئے تھے شرف اندوز ہنوز
پہلے عابد کی قدمبوسی کو چھالے آئے

دردِ عصیان کی دوا کچھ نہیں دشوار انیس
کربلا یہان سے گئے خاک شفا لے آئے

مولف

سلامی شاہ کی امداد کو ساری خدائی تھی
مگر منظور حضرت کو رضائے کبریائی تھی

گلا خنجر سے کاٹا شمر نے کس ہبرِ دین کا
سرِ گمراہ مین کیا بوئے گمراہی سمائی تھی

پیاسا ہی رکھا لختِ دلِ ساقیِ کوثر کو
دیا پانی نہ بیرحمون نے قبضہ مین ترائی تھی

لڑے ایسے جوانانِ حسینی فوج اعدا سے
صدائے مرحبا پیرِ فلک کے منہہ سے آئی تھی

عجب کچھ رعب تھا میدان مین ہمشکل پیمبر کا
ہر اک بیدین کے منہہ پر خوف سے چھٹتی ہوائی تھی

اِدھر قطرہ اُدھر دریا اِدھر تنہا اُدھر لاکھون
اکیلے تھے اِدھر سرور اُدھر ساری خدائی تھی

لگا تھا حلقِ اصغر پر جو تیرِ حرملِ بدخو
غمِ نورِ نظر سے آنکھ سرور کی بھر آئی تھی

اونھین کسطرح دینگے جامِ کوثر ساقیِ کوثر
جنھون نے عترتِ اطہار بن پانی رُلائی تھی

دلِ صغرا پہ اوسدم صدمۂ جانکاہ گذرا تھا
مدینے مین خبر جب قتلِ شاہِ دین کی آئی تھی

نہ کیون اب دل جلے گل ہوگئی شمعِ ہدا ایسی
کہ جس سے زینتِ بزمِ جنابِ مصطفائی تھی

مدینے سے کیا جب کوچ سلطانِ دو عالم نے
لبون پر جانِ صغرا فرقتِ والد سے آئی تھی

کٹے عباس کے بازو جو دریا کے کنارے پر
گھٹا اوسوقت غم کی گلشنِ ہستی پہ چھائی تھی

ثنا خوان ہے جو دنیا مین وفا آلِ محمدؐ کا
سعادت روزِ اول اوسکے حصے مین یہ آئی تھی

سلام فصیح

مجرئی اشک بہاتے تھے حرم آنکھون سے
شہِ بیکس کے لگاتے تھے قدم آنکھون سے

شہ نے فرمایا کہ تم لاؤگے پانی عباسؑ
کہا عباسؑ نے یا شاہِ امم آنکھون سے

اسلئے کرتے تھے تعجیل جوانانِ حسینؑ
سامنے دیکھتے تھے باغِ ارم آنکھون سے

خط کے سرنامے پہ صغرا نے لکھا نام حسین
رو دیے شبیر لگا کر وہ رقم آنکھون سے

بند منہہ آنکھین کھلی دیکھکے یہہ پائے تھے
علی اصغر کا میرے نکلا ہی دم آنکھون سے

بیٹھ جاتے تھے جو عابد تو اشارہ کرکے
منع کرتے تھے اُنھین اہل ستم آنکھون سے

کہا عابد نے سمجھتے نہین تم اہے لوگو
دیکھتے ہو میرے بانو کا ورم آنکھون سے

شمر کرتا تھا سرِ سیدِ مظلوم جدا
اور لگاتے تھے ملک شہ کے قدم آنکھون سے

باندھے ہتیار جو اکبر نے لگا یا اُسدم
چوم کر قبضہ شمشیر دو دم آنکھون سے

اوسکی آنکھون سے سدا اشک بہین کیون نہ فصیح
جسنے دیکھا ہو درِ شاہِ امم آنکھون سے

سلام بسمل

کہرام ہوا مجرئی خیمہ مین بکا سے
شہ لاشِ پسر لائے جو میدانِ وغا سے

بالو سے چھپائے ہوئے شہ گود مین لائے
لاش اصغرِ معصوم کی دامانِ قبا سے

عباس کے مرنے سے کمر ٹوٹ گئی تھی
سیدھا نہ ہوا جاتا تھا شاہِ شہدا سے

شہ کہتے تھے دل ٹکڑے ہوا جاتا ہی میرا
عباس کی بو آتی ہی دریا کی ہوا سے

حُر کہتا تھا اِس جنگ کو مین فتح کرونگا
شبیر کے اقبال سے زینب کی دعا سے

قاسم نے شب عقد کہا صبح لڑونگا
بو خون کی آتی ہی مجھے رنگ حنا سے

سب سے یہی کہتی تھی جو یون مادرِ قاسم
ہٹ جاؤ کہ مین آئی ہون میدانِ وغا سے

شہ پہنچے دمِ نزع جو بھائی کے سرہانے
عباس نے کی عرض یہہ شاہِ شہدا سے

ق

پانی میرے ہاتھون سے سکینہ کو نہ پہنچا
یہہ داغ بُرا لیکے چلے دارِ فنا سے

مین اپنے لئے تم سے نہین مانگتا پانی
دو روز کے ہین اکبر و اصغر یہہ پیاسے

شہ کہتے تھے اب مجھکو نہین پیاس کی پروا
اہے ظالمو لب تر ہین میرے شکر خدا سے

خنجر کے تلے اور نہ کچھ دھیان تھا شہ کو
کرتے تھے دعا امت عاصی کی خدا سے

بیمارِ غمِ شاہِ شہیدان سے ہون بسمل
کسطرح ہو عشق بھی شاہِ شہدا سے

سلام مونس

اہے مجرئی گیا سرور کہان کہان
قرآن لئے پھرے ہین ستمگر کہان کہان

مسلم کے لاڈلون کو نہ چھوڑا اجل نے ہائے / چھپتے پھرے وہ بیکس و مضطر کہاں کہاں

کعبے مین بھی نہ قبلۂ دین کو امان ملی / پہنچے برائے قتل ستمگر کہاں کہاں

کہتے تھے شاہ رو کے دکھاؤ تو بابکو / کھائے ہین زخم اے علی اکبر کہاں کہاں

کہتے تھے شاہ ہے یہہ سفر آخری سفر / لیجائے ہمکو دیکھین مقدر کہاں کہاں

کہتی تھی مان ملے علی اصغر نہ صاحبو / ڈھونڈ آئی جاکے دشت مین مادر کہاں کہاں

سجاد کہتے تھے میری کشتی تباہ ہے / یارب سنبھالون طوق کا لنگر کہاں کہاں

بابا تو سر کٹا کے ہوئے نہر خون مین غرق / مین کھینچتا پھرون تنِ لاغر کہاں کہاں

قاتل سے شاہ کہتے تھے کیون دیکھی میری پیاس / انصاف کر رُکا تیرا خنجر کہاں کہاں

شہرون مین جنگلون مین پہاڑون مین دشت مین / بیدل گئے ہین عابد مضطر کہاں کہاں

چین مین ختن مین دشتِ خطا مین تتار مین / مہکی ہے بوئے کاکل سرور کہاں کہاں

کعبے مین کربلا مین مدینے مین شام مین / روئی ہے شہ کو زینب مضطر کہاں کہاں

صفین مین حنین مین خیبر مین بدر مین / چمکی علی کی تیغ دو پیکر کہاں کہاں

دکھ مین مرض مین نزع کی ایذا مین قبر مین / دیکھو مدد کو آتے ہین حیدر کہاں کہاں

دلمین جگر مین سینۂ پر خون مین جان مین / ڈوبا ہے ایک غم کا یہہ نشتر کہاں کہاں

مشہد مین کربلا مین نجف مین مدینہ مین / بکھرے گلِ ریاضِ پیمبر کہاں کہاں

صحرا مین قتل گاہ مین ریتی مین نہر مین / ٹپکا ہے خونِ سبطِ پیمبرؐ کہاں کہاں

افلاک مین زمین مین ہوا مین بحار مین / برپا ہے ایک ماتم سرور کہاں کہاں

چوبِ سنان مین قلعہ کے در مین درخت مین / لٹکا ہے شہ کا فرق مطہر کہاں کہاں

صندوق مین تنور مین زندانِ شام مین / رکھا حسینؑ کا سرِ انور کہاں کہاں

کوفہ مین شہرِ شام مین ری مین دمشق مین / آلِ نبی پھرے ہین کھلے سر کہاں کہاں

مونس تیرے سخن کی ہوئی شش جہت مین دھوم / تیغ زبان کے چلے ہین جوہر کہاں کہاں

سلام دبیر

فصل خزان جو گلشنِ شاہِ زمن مین ہے / مجرائی گل دریدہ گریبان چمن مین ہے

صغرا یہہ انتظار ماتم زمن مین ہی — وا اسکی آنکھ مجرئی اب تک کفن مین ہی

کہتے تھے شاہ گور مین ہمکو ملے گا چین — آرام از برائے مسافر وطن مین ہی

پھولون سے کیون قضا نہ بھرے اپنی جھولیان — گلچین خزان رسول خدا کے چمن مین ہی

عابد یہہ کہتے تھے کہ بدن مین عرق نہین — ہر عضو گریہ کن غم شاہ زمن مین ہی

قاسم کو رکھکے قبر مین مادر نے یون کہا — اے لوگو بوئے خلعت شادی کفن مین ہی

کہتی تھین گلشن شہدا مین یہہ قمریان — سرور ریاض فاطمہ کا اس چمن مین ہی

پامال لاش سبط نبی جو ہوئی ہی ہائے — جنت مین درد شیر خدا کے بدن مین ہی

زینب یہہ بولی شاہ گھرے جب سپاہ مین — خورشید آسمان امامت گہن مین ہی

سبط نبی پہ تیر لگاتے ہین کلمہ گو — روزن یہہ روزن ابن علی کے بدن مین ہی

پروانہ سان ہی ایک تو جون شمع ایک ہی — صحبت عجیب طرح کی دولہ دلہن مین ہی

عابد غم پدر مین یہان تک ہوئے ضعیف — مثل حباب کچھ نہین اونکے بدن مین ہی

مشکلکشائی کیجئے سجاد نے کہا — یا مرتضی علی میری گردن رسن مین ہی

صغرا یہہ بولی آئی ہی قاسم پہ کچھ بلا — رونے کا غلغلہ جو مزار حسن مین ہی

پانی بتول لائی تو صغرا اشارے سے — بولی کہ آب تیر کی لذت دہن مین ہی

مت ذبح کر حسین کو کہتے تھے مصطفی — باقی یہہ ایک جان فقط پنجتن مین ہی

گر دعوئ زبان ہی جون شمع اے دبیر — درکار خاموشی تجھے ہر انجمن مین ہی

سلام گویا

سلامی دیکھہ تو ہی رنگ آسمان کیسا — غم حسین مین رونا ہی سب جہان کیسا

حسین کہتے تھے رو رو کے کیون خداوندا — لگا ہی تیر یہہ اصغر کے ناگہان کیسا

خدا سے شرم نہ کی ظالمون نے واویلا — نبی کا کر دیا برباد دودمان کیسا

سنان پہ دیکھہ کے سر شہ کا لوگ کہتے تھے — نئی طرح کا ہی یہہ فوج مین نشان کیسا

جو نونہال تھا اصغر نہ اوسکو بھی چھوڑا — قلم ہوا ہی پیمبر کا بوستان کیسا

موئے پہ مادر قاسم یہہ بین کرتی تھی — میرے بنے کو بنایا ہی خونفشان کیسا

شقی یہہ کہتے تھے پیدل ہی لیچلینگے ہم
علی کا پوتا ہے بیمار و ناتوان کیسا

ستم ہوا ہے کہ باد خزان اعدا سے
خدا کے شیر کا اُجڑا ہے گلستان کیسا

کریم بخشدے نواوسکے سب گناہون کو
تیرے حسین کا گویا ہے نوحہ خوان کیسا

سلام دبیر

جو کہ مصروفِ سلامِ شہدا رہتا ہے
گو وہ رہتا نہین پر نام سدا رہتا ہے

ای فلک بعدِ فنا کاٹے گئے دست حسین
یک نہ یک ظلم تیرے گھر مین بپا رہتا ہے

شمر کہتا تھا یہی مان ہے علی اکبر کی
جسکا یہہ ہاتھ کلیجے پہ دھرا رہتا ہے

شاہ دین لاشۂ اکبر پہ کھڑے کہتے تھے
ہوش اسکا نہین انکا بجا رہتا ہے

شمر سے شہ نے کہا پانون رکھہ سینے پہ
یہان گنجینۂ اسرار خدا رہتا ہے

جب سے انبوہ مین سر ننگے گئی زینب آہ
تب سے سر خلد مین زہرا کا کھلا رہتا ہے

بولی زینب کہ نہین خواب مین آتا اکبر
ق
اور خیال اوسکا میرے دلمین سدا رہتا ہے

لاش پر اوسکے مین سر ننگے گئی تھی رنمین
شاید اس بات پہ وہ مجھسے خفا رہتا ہے

ہے یہہ شرمندگی پانی کے نہ پہنچانے کی
نیزے پر بھی سر عباس جھکا رہتا ہے

رو کے یہہ قاصد صغرا سے کہا عابد نے
کہ یہہ بھائی تیرا محتاج دوا رہتا ہے

رو کے یہہ ہندہ کے بیٹے نے سکینہ سے کہا
سر ترا کسلیئے ہر وقت کھلا رہتا ہے

وہ لگی کہنے یتیمونکی نشانی ہے یہہ
کرتا بے وارثی بچون کا پھٹا رہتا ہے

باپ مارا گیا قیدی ہوئے زندان مین پہنچے
اس مصیبت مین بھلا ہوش بجا رہتا ہے

آنکہ خواب مین عابد سے یہہ پوچھا شہ نے
ق
بیٹا کیا قید مین احوال تیرا رہتا ہے

کہا سجاد نے اشک آنکھون مین نالے لب پر
پانون زنجیر مین رسی مین گلا رہتا ہے

کربلا مین اِسے یا سبطِ نبی یاد کرو
یہہ دبیر آپ کا مصروف دعا رہتا ہے

سلام امداد

بیماری گناہ کا نسخہ ملا مجھے
تجرائی پاک کرتی ہے خاک شفا مجھے

جلائے شاہ راہ بتاؤ ستمگرو
لاشہ جوان پسر کا نہین سوجھتا مجھے

کہتے تھے شاہ کاٹ نہ قاتل میرا گلا
آغوش میں لئے ہیں رسول خدا مجھے

فردوس میں حسین نے نانا سے عرض کی
امت نے زیر تیغ نہ ملنے دیا مجھے

سوکھی زبان دکھا کے سکینہ نے یوں کہا
پانی لب فرات سے لا دو چچا مجھے

گھوڑے سے گر کے باپ کو اکبر نے دی ندا
یا شاہ جلد آئیے نیزہ لگا مجھے

غصہ ہوا تو رو کے سکینہ نے یوں کہا
دریا پہ جا کے بھول گئے کیا چچا مجھے

چلائے شاہ ہاتھوں سے پکڑے ہوئے کمر
بھائی سے آج کرتی ہے قسمت جدا مجھے

امداد اس امید پہ جیتا ہے یا حسین
یارب نصیب ہو لحد کربلا مجھے

سلام مونس

جا جا کے بھر گئی صف اعدا کے سامنے
صدقے غلام ہوتے ہیں آقا کے سامنے

پیاسے لب فرات پہ مان دیکھنے نیائی
مارے پڑے تھے سب وہاں دریا کے سامنے

آغوش شوق کھول کے حضرت لپٹ گئے
حر آیا ہاتھ باندھے جو مولا کے سامنے

شہ رو کے کہتے تھے علی اکبر ہزار حیف
دم توڑتے ہو خاک پہ بابا کے سامنے

دولھے کی لاش لے گئیں ڈیوڑھی سے بیبیاں
حضرت گئے نہ شرم سے کبرا کے سامنے

زخموں میں آئے بیٹے تو زینب نے یوں کہا
خالق نے سرخرو کیا زہرا کے سامنے

اکبر پہ برچھی چل گئی شہ نے نہ مارا دم
بیٹا تڑپ کے مر گیا بابا کے سامنے

اللہ رے رعب دور سے چلتے تھے شہ پہ تیر
آسکتے تھے ہزار نہ تنہا کے سامنے

مل مل کے خون چہرہ پہ فرماتے تھے حسین
جنت میں یونہی جاؤں گا نانا کے سامنے

حوریں بوقت ذبح لئے تھے کھڑے ہوئے
کوثر کا جام سید والا کے سامنے

مونس ثواب زیارت سرور کو چل شتاب
جنت ہے کربلائے معلی کے سامنے

سلام مشتاق

کیا کہوں زخم سلامی سر سرور پہ کا
یاد ہے لوہو ٹپکنا مجھے خنجر پہ کا

کٹ گیا پہلے ہی سجدے میں سر سبط رسول
کیوں نہ گر جائے کلس دین کے ممبر پہ کا

ٹکڑے ہوتا ہے جگر جھگڑی آتا ہے یاد
ہائے ظلم و ستم اوس شافع محشر پہ کا

دیکھ نیزے پہ سر شاہ برہنہ بانو — بولی عمامہ ہوا کیا سر سرور کا

فاطمہ زہرا نے گودی میں کھلایا جسکو — بستر آج ملا وسکو سوکھنکر پر کا

دھوپ کھاتا تھا پڑا خاک پہ سوکھا وہ تن — سایہ کرتا جسے جبریل تھا شہپر کا

عرض مشتاق کی ہے حشر میں جام کوثر — ملے صدقے میں مجھے چشمہ کوثر کا

سلام بلہار

کیا غم شاہ لکھیں سائیں جی ہم ہاتھوں سے — خاک اڑاتے ہیں سبھی اہل حرم ہاتھوں سے

کٹ گئے بازو بھی دریا پہ ہوا تن مجروح — تو بھی عباس نے چھوڑا نہ علم ہاتھوں سے

عون جعفر سے یہہ زینب نے کہا جاتے وقت — خوب مقتل میں لڑو مل کے بہم ہاتھوں سے

رو رو زندان میں یہہ زینب نے کہا بانو سے — کھو دئے اصغر معصوم کو ہم ہاتھوں سے

دل میرا شاد ہوا و بھائی میرا خوش ہو کر — دفن تم کو کرے با دیدہ نم ہاتھوں سے

فرش پر پانوں رگڑتی تھی سکینہ بالی — بالیاں لیتے تھے جب اہل ستم ہاتھوں سے

حشر کے دن لب کوثر پہ لبالب بلہار — جام دیوینگے تجھے شاہ امم ہاتھوں سے

سلام طوبی

محمد ہیں مجلس میں آئے ہوئے — سلامی رہو سر جھکائے ہوئے

کہا شاہ نے بس نہ ہمکو ستاؤ — لعینو بہت ہیں ستائے ہوئے

کھلے سر ہے اندوہ سے آفتاب — قمر دل پہ ہے داغ کھائے ہوئے

فلق سے خمیدہ ہے چرخ کہن — مہ نو ہے گردن جھکائے ہوئے

سر شاہ دیں آیا زنداں میں جب — سکینہ چلی ہاتھ اٹھائے ہوئے

لیا گود میں بڑھکے فرق پدر — گرے خاک پر ہوش اڑائے ہوئے

جہاں سے سفر کر گئی وہ یتیم — کلیجے پہ سر کو جھکائے ہوئے

چلے لے کے اصغر کو جب شہ حسین — سوئے دشت دامن اڑائے ہوئے

لعینوں سے بولا یہہ چلا کے شمر — جوانو نگاہیں لڑائے ہوئے

وہ آتے ہیں فرزند کو لیکے شاہ — قدم سوئے میدان بڑھائے ہوئے

نہ چھوڑیں کسیطرح سے اہل شام
اسے بے نشانہ بنائے ہوئے

رہیں تیر انداز لشکر کے بیس
کمانوں سے ناوک ملائے ہوئے

سر لاش اکبر پہ پہنچے حسین
جگر پکڑے آنسو بہائے ہوئے

نظر آیا شبیر کو نور چشم
دم نزع آنکھیں پھرائے ہوئے

بدن سرد رخ زرد سینے میں درد
خدا کی طرف لو لگائے ہوئے

کہا شہ نے ہے ہے یہ کیا ہو گیا
لہو میں ہو اکبر نہائے ہوئے

ملا خوب تم کو جوانی کا پھل
کلیجے پہ برچھی ہو کھائے ہوئے

کسیطرح طوبیٰ کا روشن ہو نام
علی سے ہیں ہم لو لگائے ہوئے

سلام دبیر

یک نہ یک نیرنگ ہوتا ہی رہا
ہر سلامی شہ کو روتا ہی رہا

جیسے جا ہا خاک سے موتی اگیں
تخم اشک آنکھوں سے بوتا ہی رہا

کہتی تھی ام البنین کس سے کہوں
پاس بیٹیا اور نہ پوتا ہی رہا

چار ازرق کے پسر دو دو گئے
رن میں و رحیدر کا پوتا ہی رہا

سو رہے مرقد میں جا جا کے مکیں
یہاں محل تعمیر ہوتا ہی رہا

نہر میں عباس داخل ہو گئے
مشورہ اعدا میں ہوتا ہی رہا

غل پڑا لو کٹ گیا دولہ کا سر
بیاہ کا سامان ہوتا ہی رہا

ای فلک افسوس خشکی میں بھی تو
فاطمہ کا گھر ڈبوتا ہی رہا

قافلہ منزل پہ جا پہنچا دبیر
بے خبر اب تک تو سوتا ہی رہا

سلام دلگیر

وہ سلامی کب چھوے اکبر اپنے ہاتھ سے
مس کرے جو تربت شبیر اپنے ہاتھ سے

بخشش امت کا آیا حرف جب دم درمیاں
رن میں شہ نے ڈالدی شمشیر اپنے ہاتھ سے

تیر کھا کر بھی نہ ہرگز چھوڑنا تھا پیار سے
شہ کی گردن اصغر بے شیر اپنے ہاتھ سے

بولے سرور تھا یہی تقدیر میں میری لکھا
گردن اصغر سے کھینچوں تیر اپنے ہاتھ سے

جب چھدی مشک اڑ گئے ثنا نے کہا عباس نے
بن نہ آئی حیف کچھ تدبیر اپنے ہاتھ سے

حال سرور پہ پوچھنا کوئی تو زین العابدین سے
تھام لیتے دل دمِ تقریر اپنے ہاتھ سے

سرورِ لب تشنہ سے کوثر پہ یہ امید ہے
جام دینگے تجھ کو ای دلگیر اپنے ہاتھ سے

سلام خلیق

سلام اوسپہ جو دولہا بنا تھا رن کے لئے
ٹپکتے آنسو تھے سہرے تلے دولہن کیلئے

سفر میں رہتی تھی ہر دم جو یاد صغرا کی
حسین روتے تھے دو دو پہر وطن کیلئے

جناب حق سے جسے حلۂ بہشت ملے
ہزار حیف وہ محتاج ہو کفن کے لئے

غضب ہی مارے چھری ظالم اوسکے ہونٹوں پر
نبی نے بوسے ہوں جسکے لب دہن کیلئے

کیا تھا وعدہ جو بچپن میں مارے جانیکا
گلا کٹا دیا آخر اوسی سخن کے لئے

دکھایا فاطمہ نے جب حسین کا لاشہ
علی نے بوسے ہر اک اوسکے زخم تن کیلئے

خلیق اونکا نہ کیونکر رہے بھلا مداح
خدا نے دی ہی زبان مدح پنجتن کیلئے

سلام کامل

سلامی آنکھوں سے شہ کے غم میں کب اشک ہر دم ٹپک رہا ہے
یہ قطرہ خون دل ہمارا مژہ سے پیہم ٹپک رہا ہے

غمِ شہنشاہ جن و آدم فلک پہ کچھ ایسا چھا گیا ہے
ہر ایک عرشی کی چشم پرنم سے اشک ماتم ٹپک رہا ہے

حسین نے جو لاش اصغر پہ رو کے بولے کہ آہ بیٹا
ابھی تلک تیر حلق نازک سے خون پیہم ٹپک رہا ہے

صبا اڑاتی ہی خاک ہر سو شکستہ ہیں بلبلوں کے بازو
الم سے ہر چشم گل سے آنسو برنگ شبنم ٹپک رہا ہے

اوسے بلا شبہ کل قیامت میں موتیوں کا محل ملیگا
جس آنکھ سے آج اشک دُر شہ کے غم میں ہر دم ٹپک رہا ہے

یہی تو ہوویگا روز محشر میں باعثِ سرخروئی کامل
جو اشک خونی شہِ شہیداں کے غم میں ہر دم ٹپک رہا ہے

سلام حضرت ظلِ سبحانی سریر آرائے دہلی بہادر شاہ غازی مرحوم ظفر تخلص نور اللہ مرقدہ شاگرد ذوق

دیں نہ ای مجرئی اوس شہ کو ستمگر پانی
جسکی ہو تشنہ لبی دیکھ کے پتھر پانی

یاد کر پیاس کو شبیر کی تو اشک بہا
چاہتا کوثر و تسنیم سے ہی گر پانی

پانی پانی ہو خجالت سے نہ کیوں کر دریا
شاہ کا جب نہ لبِ خشک کرے تر پانی

رہے تشنہ اسد اللہ کا فرزند افسوس
دشمنوں کے ہین گاوخر وشتر پانی

رسم ہی بیاہ مین دولہ کو پلانا شربت
نہ ہوا قاسم نوشہ کو میسر پانی

اپنی آنکھوں سے چھڑکتے تھے بہا کر آنسو
ہر گل زخم پہ عباس کے سرور پانی

تھا یہہ منظور ہوا امتِ عاصی پہ عذاب
پیتا کسطرحسے وہ جانِ پیمبر پانی

کہتا تھا مین نہ ہون سیراب بلا سے لیکن
یہہ پڑے آتشِ دوزخ پہ سراسر پانی

ای ظفر ہی غم شبیر مین روتا گردون
ابر سے یہہ جو برستا ہی زمین پر پانی

سلام مونس

شہ کے مجرائی کو اندیشۂ فردا کیا ہی
پنجتن واسطے بخشش کے ہین پروا کیا ہی

گذرے جو دم غم سرور مین غنیمت جانو
مومنو زیست کا دنیا مین بھروسا کیا ہی

چلتے چلتے جو رکا گھوڑا تو حضرت نے کہا
کربلا کہتے ہین جسکو یہی صحرا کیا ہی

ق
جب چلے تیر تو حضرت نے رفیقونسے کہا
نوجوانو کہو اس وقت ارادا کیا ہی

عرض کی سب نے کہ سر تیغ تلے دھر دینگے
تم سلامت رہو آقا ہمین پروا کیا ہی

ذوالفقارِ اسد اللہ جو کھینچی شہ نے
غیب سے آئی ندا یہہ کہ ارادا کیا ہی

حلق کٹوا دو جو ہو بخشش امت منظور
قول چھٹپن کا کرو یاد کہ وعدا کیا ہی

ق
شمر سے کہتے تھے شہ چڑھ نہ میرے سینے پر
دیکھ تو کون ہون مین تیرا ارادا کیا ہی

ماں میری فاطمہؑ ہی باپ علیؑ جد ہی نبیؐ
ارے ظالم میرے رتبے کو تو سمجھا کیا ہی

مر گیا ہائی پسر لال سا پر آہ نہ کی
جگر فاطمہؑ زہرا کا کلیجا کیا ہی

رات دن شوقِ زیارت مین یہہ رہتا ہی مدام
اپنے مونس کو بلاتے نہین آقا کیا ہی

سلام دبیر

ملنے سے پنجتن کے سلامی خدا ملا
اور جب خدا ملا تو ہر اک مدعا ملا

جن کو غبارِ فرش شہ کربلا ملا
مجرائی چشم دل کا اونھین طوطیا ملا

ای مجرئی یہہ حشر مین مجھ کو صلا ملا
ہر اشک کے عوض گہر بے بہا ملا

کہتے تھے روز قتل خدا سے یہہ شاہ دین
کیا کیا تیرے کرم سے مجھے مرتبا ملا

کیا تیری نعمتوں کا کروں شکر میں ادا
تجھ سے جو کچھ طلب کیا اس سے سوا ملا

پیدا کیا رسول کے گھر میں بتول نے کو
نانا ملا تو تاجِ سرِ انبیا ملا

بھائی حسن سا خلقِ حسن کی تھی جسکے دھوم
بابا ملا تو خلق کا مشکلکشا ملا

زینب سی دی بہن تجھے ہمشکل فاطمہ
فرزند ہم شبیہ رسول خدا ملا

عباس نامدار علمدار باوفا
شکر ملا حسین کو تو باوفا ملا

پیاسا کبھی نہ تو نے رکھا تھا حسین کو
سو آج تشنگی کا بھی مجھ کو مزا ملا

رو کر غم حسین میں نیساں سے آ دبیر
آنسو بہا دیا تو دُرِ بے بہا ملا

سلام قدیمہ

حبِ شہِ دیں دل سے بھلایا نہیں جاتا
مجرائی یہہ ایمان ہے گنوایا نہیں جاتا

کندہ ہے ولائے شہِ دیں لوح جگر پر
وہ نقش نگیں ہے یہہ مٹایا نہیں جاتا

پھٹتا ہے جگر شہ کی مصیبت کے بیاں سے
ذکرِ غم شہ تشنہ سنایا نہیں جاتا

شہ بولے جو عباس نے رخصت طلبی کی
بھائی یہہ الم ہم سے اوٹھایا نہیں جاتا

رو کر کہا سرور نے عزیز و رفقا کا
غم تا بہ کجا کھائیں کہ کھایا نہیں جاتا

فرمایا علمدار نے اوس فوج عدو سے
پانی کے لئے منہہ کو چرایا نہیں جاتا

ای شامیو ہر ملت و مذہب کا ہے معمول
منہہ آل پیمبر سے پھرایا نہیں جاتا

ہم پیاسے ہیں کچھ غم نہیں ای قوم لیکن
دکھہ پیاس کا بچوں کی اٹھایا نہیں جاتا

اک مشک کے بھر لینے سے کم ہو گا نہ دریا
کچھہ سارا فرات اسمیں سمایا نہیں جاتا

وہ بولے کہ یہہ سچ ہے پہ سادات کو ہم سے
اک قطرہ بھی پانی کا پلایا نہیں جاتا

رکھہ قبر میں اصغر کو یہہ کہتے تھے شہ دیں
یہہ چاند تہِ خاک چھپایا نہیں جاتا

روشن ہے میرا دل تو ولائے شہ دیں سے
اس شمع کو ایمان کے بجھایا نہیں جاتا

شہ کہتے تھے امت نے ستایا تو ستایا
امت کو مگر ہم سے ستایا نہیں جاتا

کچھہ غم نہیں ہو غرق جہاز آلِ نبی کا
پر کشتیِ امت کو ڈبایا نہیں جاتا

قدیہ بخدا الفت سبطینِ نبی کا
سکہ درمِ دل سے مٹایا نہیں جاتا

سلام فصیح

جو کرے سلام بصد ادب شہ تشنہ لب کی جناب مین
تو بروز حشر عجب نہین کہ وہان ہو شہ کی رکاب مین

جو شمیم زلف حسین ہے جو عرق مین شہ کے ہے بوئے خوش
نہ یہہ بو ہے عنبر و مشک مین نہ یہہ بو ہے عطر و گلاب مین

جو ہین تیر بر سے حسین پر وہ ہین ذوالفقار علم ہوئے
یہہ کسی نے غیب سے دی ندا کہ وہ برق چمکی سحاب مین

گل لالہ ڈالین جو باغ مین تو بہار ہوتی ہے دو سہ تو
یہان لخت دل سے بہار تھی شہدا کی چشم پر آب مین

وہ خیام شہ کے جلا دئے وہ قناتین پھونک دین آگ سے
سر حور خلد کی چوٹیان ہوئین صرف جنکی طناب مین

عجب اہل شام تھے بیحیا جنھین پاس شرم ذرا نتھا
سر پاک سبط رسولؐ کو گئے لیکے بزم شراب مین

ہوا عقد قاسم و فاطمہ بنا بنی ہوئے ہم سخن
کہا تو بند حیا مین تھا وہ بنی تھی قید حجاب مین

وہ بنا ہوا وہ بنی لٹی نہ ردا رہی کہ چھپائے سر
کبھی زانوؤن مین چھپاتی تھی کبھی موئے سر کے نقاب مین

علی اصغر ابھی تھا جان بلب عبث اسکو مارا لعین نے تیر
وہ حباب سا سر آب تھا تھی ہوا سی جان حباب مین

تن شہ پہ زخم لگے سوا تھے ہزار و نہصد و نصف صد
ہے علاوہ ضربت ساربان یہہ نہین شمار حساب مین

ق

جو کیا سوال امام نے کہ نماز ظہر کا وقت ہے
مجھے سجدہ کرنے دو فرض ہے تو کہا حسین نے جواب مین

نملیگی فرصت دم زدن نہ پڑھا ای حسین نماز تو
کہ نہین قبول ہے بندگی تیری آج حق کی جناب مین

کہا تب حبیب نے ای حسین یہہ حسینؑ سبط رسولؐ ہے
شرف کمال حسین کا ہے بیان حدیث و کتاب مین

نہ قبول اوسکی نماز ہو جو خدا کا محرم راز ہو
در حق پہ تجھسا اگر نہ ہو کہ جو ہو خدا کے عتاب مین

تو پلید ہے تو خبیث ہے تو کذوب ہے تو لعین ہے
تو لئیم ہے تو رجیم ہے تو نجس ہے زمرہ کلاب مین

تجھے مارون تیغ سے کیا لعین تو نجس ہے دشمن شرع دین
تو مرید دیو مرید ہے کہ ہو غول جیسے سراب مین

جو نہال تازہ ہو باغ مین او کاٹتے نہین باغبان
یہہ غضب ہے اکبر نوجوان ہوئے قتل عین شباب مین

شب قتل چونک کے خواب سے یہہ پکاری زینب حزین
مجھے ای حسین برہنہ سر نظر آئین فاطمہ خواب مین

کبھی سر کے بالون سے فاطمہ یہہ زمین جھاڑ کے کہتی تھی
نہ رہے خلش خس و خار کا مرے گل کے بستر خواب مین

کبھی پانی لا کے چھڑکتی تھی یہہ سخن تھا اب کہ تو و بکا
گل بوتراب کا دبا اسی بن کی گرم تراب مین

جو سنو کلام فصیح کا تو درود بھیجو رسولؐ پر
یہہ صلا جو دو گے سلام کا تو شریک ہوگے ثواب مین

سلام انیس

ہر اشک سلامی دُر یکتا ہی ہمارا
ای شمر یہہ شبیر نواسا ہی ہمارا
ای شیر خدا حال یہہ پہنچا ہی ہمارا
بچہ یہہ کئی روز کا پیاسا ہی ہمارا
سینے سے کلیجا نکل آیا ہی ہمارا
یہہ بھائی یہہ بیٹا یہہ بھتیجا ہی ہمارا
ای شمر گلا آہ وہ سوکھا ہی ہمارا
ای حر تو ہمارا ہی ہمارا ہی ہمارا
اب نام غلام شہ والا ہی ہمارا

بنسان تو ہر اک دیدۂ بینا ہی ہمارا
قاتل سے نبی کہتے تھے کر قتل نہ اسکو
باندھا گیا سجاد کا بازو تو وہ بولے
شہ نار یوں سے کہتے تھے اصغر کو دکھاکر
لاش علی اکبر نے کہا شہ سے کہ بابا
جعفر سے کہا شہ نے دکھاکر کئی لاشے
شہ کہتے تھے سیراب تیری تیغ نہ ہوگی
جب عذر گنہ کرتا تھا حر کہتے تھے شبیر
کیا خوف ہی محشر کا انیس جگر افگار

سلام گویا

مجرئی صبح شہادت تک گریبان چاک ہی
حاملان عرش تک بھی ماتمی پوشاک ہی
کسقدر فرزند حیدر کی عزیز و دھاک ہی
یہہ جوان ہاشمی واللہ کیا چالاک ہی
خاک پر افتادہ وہ مثلِ خس و خاشاک ہی
چشم گویا غم میں شہ کے رات دن نمناک ہی

روزِ قتل شاہِ دین ہی سب جہان غمناک ہی
یہہ جہان تنہا نہیں رونا غم شبیر میں
جب سنا عباس آتے ہیں تو لشکر ہل گیا
تیز دستی دیکھہ کر کہتے تھے اونکی سب عدو
کیا غضب ہی جو پلا تھا فاطمہ کی گود میں
چاہئے محشر رہو یہہ سرور عالم کے ساتھہ

سلام شیون

غم شبیر دل میں جوش زن ہی
عزائے شاہ کی یہہ انجمن ہی
یہہ کیسی قسمتِ ابنِ حسن ہی
کھلے سر اونٹ پر اوسکی دلہن ہی
کہا صد شکر رب ذو المنن ہی
ترے سر پر تو دستِ پنجتن ہی

سلامی مجھہ کو حُبِ پنجتن ہی
محبو ترکرو اشکو نسے دامن
کہا قاسم کی ماں نے وائے قسمت
کہ تیرے پر تو ہی نوشاہ کا سر
کٹا کر حلق شہ نے تیغ [illegible] سے
تجھے کیا خوف ہی محشر سے شیون

سلام قاسم

سلامی بولے حرم ظلم اسقدر نہ کرو | ہم اہل بیت رسالت ہین ننگے سر نکرو
کہا امام نے انصار سے شب عاشور | سوائے شکر خدا بات رات بھر نکرو
اٹھا کے زانو سے کبریٰ کا سر کہا مان نے | نبی کا دیکھ لو منہہ شرم اسقدر نکرو
چلے وغا کو جو عباس شہ نے روکے کہا | ابھی سے بھائی شکستہ میری کمر نکرو
کہا لعینون سے شہ نے دکھا کے اصغر کو | یہہ چھے مہینے کا ہی اسکو بے پدر نکرو
سر امام نے عابد سے راہ مین یہہ کہا | ہزار ظلم ہوا و نچا تم اپنا سر نکرو
کہین کے جانیکا تم قصد مت کرو قاسم | بجز زیارت شہ اور کوئی سفر نکرو

سلام انس

دریا غم شہ مین چشم تر ہی | آنسو ای مجرئی گہر ہی
رہوار حر کا جو کربلا مین | شہ نے کہا ختم اب سفر ہی
آئی تھی صدا یہہ حر کو ہر بار | نادان کیون اتنا بے خبر ہی
ق
ہشیار ہو چھوڑ راہ باطل | جا اوسکی طرف کو حق جدھر ہی
گردن پہ رواں ہی تیغ بیداد | سجدہ مین خدا کے شہ کا سر ہی
زخمون سے ہی چور سر سے پا تک | پوشاک لہو مین تر بتر ہی
دنیا یہہ عجب سرا ہی ای انس | ہی آج مقام کل سفر ہی

سلام جواد

مجرئی آیا محرم گرم اب نالے ہوئے | فاطمہ زہرا کے اب زخم جگر آلے ہوئے
بولی بانو کرکے یاد اکبر کو ہی ہی کیا ہوئے | میرے اٹھارہ برس کے ناز کے پالے ہوئے
تھا فلک جس پر مگس کا بیٹھنا زہرا کو شاق | پار بس سینے سے اوسکے قہر کے بھالے ہوئے
ہائے زخم سینۂ اکبر سے خون اتنا بہا | جا بجا میدان مین کتنے خون کے نالے ہوئے
پایا قاسم نے عوض رخت عروسی کے کفن | قطع کبریٰ کے لئے ہیہات رنڈسالے ہوئے
پوچھا اکبر کو جو اصغر نے تو بانو نے کہا | ذبح ای جانی تیرے وہ گیسوؤن والے ہوئے

ساغر کوثر پئینگے حشر مین وہ ای جواد
نشۂ حبّ محمدؐ سے جو متوالے ہوئے

سلام حسین

جھکا کے سر کو ادب سے ہر دم کرو محبو سلام بارا
کہ جیسے کلمہ کے ضرب بارا سو ویسے برحق امام بارا

ہی نصف اوّل جو پہلے کلمہ کا نصف آخر بھی اسکا بارہ
یہہ بارا بارا ہین حرف لفظی سو معنی خوش کلام بارا

علی حسن اور حسین و عابد و باقر و جعفر اور کاظم
رضا تقی و نقی و عسکر امام مہدی تمام بارا

ہین دور عالم کے سال بارا سو ہین برس کے مہینے بارا
ہر ایک دن کی ہی بارا ساعت تو ہیچ بارا انقام بارا

محبت اونکی ہی سب پہ واجب عدو بھی واجب کٹے گلو بارا
یہہ کہ واجب کیجو ہر دم لیا کرو تم یہہ نام بارا

حدیث اثنا عشر سے ظاہر کہ ہین کواکب یہہ نور ایمان
بحکم خالق نبی کے گھر ہین یہی مدار المہام بارا

گنو محمدؐ کے اور علی کے حساب کرکے جو فاطمہؓ کے
یہہ تینون ناموں کے بس ہین صاحب وفا انتظام بارا

نبی علی کے کرو مضاعف تو نقش بارا کا ہووے پورا
کہے ہی حق انکو بہر امت شفیع روز قیام بارا

حدے۱۱ اہمین خدا مین یہہ ہین کرو جو واحد مین جمع بارا
جو اس ضرب سے عدد ہو حاصل سو وہ ذوالاحترام بارا

امام بارا امام ہین کا حسین سجدہ مین سر کٹایا
یہہ پڑھتے ہین کہتے ہین ظہر کی شمار کر خاص و عام بارا

بچپنے تو بارا برس کے سن سے حسین رہتی ہی مدح گوئی
وہ بارا بارا کرینگے پورے ہر ایک مقصد کے کام بارا

سلام گویا

جو وقت سر شاہ شہیدان نظر آیا
یہہ روئے حرم نجر نیئ طوفان نظر آیا

دل ٹکڑے ہوا یاد مجھے آگئے عابد
جو وقت کوئی چاک گریبان نظر آیا

مہندی کے عوض ہاتھوں مین دولہ کے لگے زخم
آلودۂ خون پنجۂ مرجان نظر آیا

روتے تھے سبھی دیکھکے لاشہ شہ دین کا
جز زخم بدن کوئی نہ خندان نظر آیا

سجاد کا یہہ حال ہوا باپ کے غم مین
دامن نظر آیا نہ گریبان نظر آیا

شہ کہتے تھے یعقوب سے یوسف تو ملا تھا
لیکن نہ ہمارا مہ تابان نظر آیا

جو زخم تھا سو گل کی روش آہ تھا خندان
سرور کا تن پاک گلستان نظر آیا

نیزون مین گھرا دیکھکے اکبر کو شہ دین
فرمانے لگے شیر نیستان نظر آیا

کرتا ہون بیان شاہ کا روتا ہون مین فرات
گویا میری بخشش کا یہہ سامان نظر آیا

سلام دبیر

ای سلامی دل شبیر مین ہی گھر میرا
خلد مسکن ہی میرا حصہ ہی کوثر میرا

شہ کو اک رات کی مہلت جو ملی بولا شمر
تم پہ احسان ہی ای سبط پیمبر میرا

چاہو اس شب کو عزیزون کے گلیسے مل لو
کل گلا آپ کا ہی اور یہہ خنجر میرا

شاہ کہتے تھے کہ کیا تیر عدو نے مارا
کہ نہ یکبارگی تڑپا علی اصغر میرا

لب دریا یہ جو نظر آئی بھی عباس کی لاش
رو کے شہ کہتے تھے چپ ہی یہہ برادر میرا

شہ نے لاشون کو دکھا کر یہہ کہا قاصد سے
مین حسین ابن علی ہون یہہ ہی لشکر میرا

شاہ کہتے تھے نہین بخت مین آب دریا
آج کے روز کہان ہی لب کوثر میرا

شاہ کہتے تھے کہ بخشش ہو گنہگارو کی
خون بہا تن سے ہی یارب دم محشر میرا

مین ثنا خوان ہون شہ دین کا قیامت مین دبیر
منہہ بھرا جائیگا کوثر سے مقرر میرا

سلام رضا

مجرائی ظالمون نے ستایا حسین کو
بلوا کے پانی تک نہ پلایا حسین کو

رونے دیا خدا نے نہ احمد کے سامنے
ہرنی کا بچہ دیکے منایا حسین کو

کس گرمیون مین گھر سے نکالا ہزار حیف
کیا دھوپ مین لعین نے جلایا حسین کو

حر نے کہا یہی میرے دل کو ملال ہی
کیون دشت کربلا مین مین لایا حسین کو

ق

عابد نے وقت دفن کے شانے ہلا ہلا
اپنا تمام حال سنایا حسین کو

شمر لعین کی ساری جفائین بیان کین
رو کر نشان طوق دکھایا حسین کو

اوسکو خدا نہ حشر مین بخشیگا ای رضا
ہنس ہنس کے جس لعین نے رلایا حسین کو

سلام نزہت

مجرئی شاہ کا جو اہل عزا ہوتا ہی
خلق مین لائق توصیف و ثنا ہوتا ہی

جسطرح شاہ رہے ظلم و رضا مین صابر
کون اسطرح سے راضی برضا ہوتا ہی

دیکھ شمشیر بکف شاہ کو اعدا نے کہا
سرخ اب خون سے میدان وغا ہوتا ہی

شیر بپھرا ہوا جاتا ہی خدا خیر کرے
کربلا مین ابھی سامان بلا ہوتا ہی

غرق خون جب سے ہوئے سبط شہ دانت سے
شفق شام نمایاں یہ سما ہوتا ہے

تشنہ لب نہر پہ ازخنجر شمر بے دین
سجدے مین ذبح امام دوسرا ہوتا ہے

شہ نے اعدا سے کہا ظالمو پچھتاؤ گے
ظلم بے جرمون پہ واللہ برا ہوتا ہے

کربلا مین شہ ذیجاہ ہوئے جب سے شہید
چاک ماتم مین گریبان صبا ہوتا ہے

جب چلے مشک لے عباس پکارے حضرت
حسرتا بازوئے شبیر جدا ہوتا ہے

بی سکینہ سے یہہ بولے دم رخصت عباس
لو وداع اب خلف شیر خدا ہوتا ہے

رو کے حضرت نے کہا تیر جب اصغر کو لگا
ہائے اللہ یہہ کیا جور و جفا ہوتا ہے

ماتم سبط شہدا مین بسان بلبل
نزہت خستہ جگر نوحہ سرا ہوتا ہے

مولف

مجرا ہی اسکو جسنے سر اپنا راہ رضائے حق مین دیا ہے
یعنے علی کا وہ نور نظر ہی چشم و چراغ خیر النسا ہے

میدان مین آیا جو دم وہ غازی تھرایا دہشت سے ہر اک باغی
کہنے لگا ہر شامی کوفی بیشک یہہ فرزند شیر خدا ہے

ساقی کوثر کا دلدار و جانی پایا نہین تین دن آب پانی
کرتے ستم تھے ظلم کے بانی روئیکی جا ہی رونیکی جا ہے

کہتی تھی بلبل آنسو بہا کر کانٹا ہی اپنی نظر مین گل تر
آئی خزان اب باغ نبی پر گلشن مین ہر اک شور و بکا ہے

اکبر علی نے تیغ دو دم سے اک دم مین لاکھون اعدا کو کاٹا
قوت مین وہ ثانی مرتضی ہی صورت مین ہم صورت مصطفی ہے

کاندہے پہ جسکو نبی نے بٹھایا زہرا نے گود مین جسکو سلایا
جبریل نے جسکا جھولا جھلایا وہ آج تنہا زمین پر پڑا ہے

خورشید محشر کا کیا اوسکو ڈر کا نار عذاب جہنم سے ڈر کیا
روز ازل سے آل نبی کا مدحت سرا یہہ عاجز وفا ہے

مولف

سلامی سیل گریہ نے ڈبوئی دل کی بستی ہی
غم سبط نبی مین آنکھہ بادل سی برستی ہی

ملاتے عرش کے تارے کو بیدین خاک شہ خونین مین
بلند اقبال کو جور فلک سے آج پستی ہی

کھڑا ہی رن مین تنہا خامس آل عبا ہی ہی
دو دستی تیغ اعدا چار جانب سے برستی ہی

لعین خوش ہو کے پانی پیتے ہین سیراب ہین سارے
غضب ہے عترت اطہار پانی کو ترستی ہی

قلم باغ حسینی باغیون نے کر دیا ناحق
اسی ماتم مین گریان بلبل گلزار ہستی ہی

شہ دین کہتے ہین اصغر ہی پیاسا اسکو پانی دو
نہین دیتی ہی پانی قوم بیدین انپہ ہنستی ہی

جو ہی اے مومنو سردار عالم شافع محشر
خدا سے بھی نہ آئی شرم کچھ اُن بیحیاؤن کو
لعین فرقِ مطہر لیگئے وان سرورِ دین کا
سکینہ سے کہا عباس نے پانی تو لاؤن گا
جو رونا ہو تجھے رُوے غمِ سبطِ پیمبر مین

کمر فوجِ یزیدی مارنے پر اونکے کستی ہی
اجاڑی حضرت زہرا کی بیدینون نے بستی ہی
دُہل بجتے ہین جسجا اور شغل مے پرستی ہی
اگرچہ لاکھہ اعدا کی لب جو بند و بستی ہی
وفا یہہ زندگی مثلِ حباب بحر ہستی ہی

نوحۂ مجروح

رو کے کہتی تھی بالی سکینہ ظالمو میرے گوہر نہ چھینو
مین تو لختِ دلِ مصطفےٰ ہون مین جگر گوشۂ مرتضیٰ ہون
بے پدر کو نہ اتنا ستاؤ خون نہ کانون سے میرے بہاؤ
یہہ اذیت نہ بہرِ خدا دو بے تامل ٹھکانے لگا دو
غم سے بابا کے مجھ مین نہین حال مار ڈالو ابھی مجھکو فی الحال
باز آؤ جور و جفا سے حشر مین کہیگے مین مصطفیٰ سے
سینۂ شاہ پر مین پلی ہون شہر بانو کی مین لاڈلی ہون
ہائے کیا وقت مجھپر پڑا ہے کوئی سر پر نہ چھوٹا بڑا ہے
مین یتیمِ شہِ کربلا ہون اور معصوم ہون بیخطا ہون
گر کرونگی خدا سے مین فریاد دم مین ہو جاؤگے دیکھو برباد
دی صدا لاشۂ شہ نے ناگاہ میری محنت نہ برباد کر آہ
شکرِ حق کہکے خاموش رہنا ضبط دل کر کے خاموش رہنا
ظلم گر یہہ کرین تم دعا دو نارِ دوزخ سے امت بچا دو
ختم مجروح کر غم کی تقریر اب نہین دلکو یارائے تحریر

مین ہون بنت امام مدینہ ظالمو میرے گوہر نہ چھینو
گوہرِ گوشِ خیر النسا ہون ظالمو میرے گوہر نہ چھینو
دکھ نہ دیجے نہ دلکو دکھاؤ ظالمو میرے گوہر نہ چھینو
تیغ میرے گلے پر پھرا دو ظالمو میرے گوہر نہ چھینو
کرد و لاشہ بھی گھوڑون سے پامال ظالمو میرے گوہر نہ چھینو
بخشواؤنگی تمکو خدا سے ظالمو میرے گوہر نہ چھینو
دل جلی دل جلی دل جلی ہون ظالمو میرے گوہر نہ چھینو
طوق پہنے برادر کھڑا ہے ظالمو میرے گوہر نہ چھینو
سیدہ سیدہ سیدہ ہون ظالمو میرے گوہر نہ چھینو
اتنی مجھپر کرو تم نہ بیداد ظالمو میرے گوہر نہ چھینو
جا برہ ہو کہو یہہ نشہ [illegible] ظالمو میرے گوہر نہ چھینو
مجھکو ترپاتا ہے تیرا کہنا ظالمو میرے گوہر نہ چھینو
یہہ نہ ہر بار بیٹی صدا دو ظالمو میرے گوہر نہ چھینو
پھر نہ یہہ سے کہی بنتِ شبیر ظالمو میرے گوہر نہ چھینو

سوز

وقت

تاراج جو ہو نبیؐ و علیؑ کا چمن ہوا
رشکِ چمن و غیرتِ فردوس رن ہوا

زیبِ کنارِ خاک ہر اک گلبدن ہوا
آخر کو رن مین خاتمۂ پنجتن ہوا

غل تھا نشانِ نامِ نبی کو مٹا دیا ۔ شمعِ مزارِ مصطفوی کو بجھا دیا

مدحت جناب غوث الثقلین سراج الاولیا شیخ الاتقیا محی الدین سلطان حضرت سید عبد القادر جیلانی محبوب سبحانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مسدس یوسف

ای دل اگرچه کرده‌ای از حد گناه بد ۔ هرچند سر زده ست خطا از تو بی عدد
اما وسیله ایست ترا پیر معتمد ۔ بخشایدت ز حق که بس از لاتخف سند
فوز و فلاح گر تو همی خواهی تا ابد ۔ بر راهِ پیر باش که یابی ز حق مدد

پیری که دستگیرِ تمام خلایق است ۔ روشن دل و امامِ همامِ خلایق است
غوث الوریٰ مدارِ مهامِ خلایق است ۔ فیضش علی الدوام بکامِ خلایق است
فوز و فلاح گر تو همیخواهی تا ابد ۔ بر راهِ پیر باش که یابی ز حق مدد

محبوبِ خاصِ بارگهِ قدسِ ایزدی ۔ نو بادهٔ رسیدهٔ بستانِ احمدی
شمشادِ باغِ مرتضوی فیضِ سرمدی ۔ بر دوشِ اولیا قدمش از تفردی
فوز و فلاح گر تو همی خواهی تا ابد ۔ بر راهِ پیر باش که یابی ز حق مدد

از فضلهای بیحدش این بس فضیلتش ۔ کز حق عطا ست رتبهٔ شیخیِ امتش
تسلیمِ جن و انس ملایک بحضرتش ۔ بهرِ حصولِ قربِ خدا بس وسیلتش
فوز و فلاح گر تو همی خواهی تا ابد ۔ بر راهِ پیر باش که یابی ز حق مدد

بشنو یکی که بود گنهگار و پر فساد ۔ اما مرید بود با فراطِ اعتقاد
با منکر و نکیر چو کارش در او فتاد ۔ برخواند پیر پیرِ خدایش نجات داد
فوز و فلاح گر تو همی خواهی تا ابد ۔ بر راهِ پیر باش که یابی ز حق مدد

آن خادمی که بود به نامش فدا به جان ۔ بی بهره از شناختِ آئینِ مومنان
چون مرد وقتِ مسئلتِ قبر از زبان ۔ می گفت پیر پیر که زین یافت او امان
فوز و فلاح گر تو همی خواهی تا ابد ۔ بر راهِ پیر باش که یابی ز حق مدد

هنده که بود در رهِ اخلاص بر ثبات
می کرد بهر یازدهم خرج ما لبات
برد ند بهر سوختنش از پس وفات
هیچش نه سوخت یافت ز آتش تنش نجات
فوز و فلاح گر تو همی خواهی تا ابد
بر راه پیر باش که یابی ز حق مدد

وقتی زنی ز جمع مریدان جان نثار
از خانه شد بجانب غاری که داشت کار
با فاسقی که در عقبش بود شد دوچار
بر خواند پیر را که رسیدش مدد بغار
فوز و فلاح گر تو همی خواهی تا ابد
بر راهِ پیر باش که یابی ز حق مدد

آن رهزنی که در رهِ زوّار مصطفیٰ
بد مستعد بغارتِ مردم بصد جفا
ناگاه شد برو گذر شاهِ اولیا
گردش به یک نگاهِ کرم قطبیت عطا
فوز و فلاح گر تو همی خواهی تا ابد
بر راهِ پیر باش که یابی ز حق مدد

دزدی که نیم شب بدرِ دولتش رسید
در شد برای دزدی و نوری چو رو ز دید
بر سرورِ جهان چو شد احوال او پدید
ابدال کرد از نظرِ رافتِ مزید
فوز و فلاح گر تو همی خواهی تا ابد
بر راهِ پیر باش که یابی ز حق مدد

آن رافضی که در حرم از روی امتحان
در خواست این که مذهب حق ده نشان
فرمود در جواب شود امشبت عیان
شب خواب دید و صبح شد از رفض بر کران
فوز و فلاح گر تو همی خواهی تا ابد
بر راهِ پیر باش که یابی ز حق مدد

روزی یکیش گفت چو هر روزه از شما
امروز هیچ بخشش ندیدم بکس چرا
فرمود تا صد و چهل اشخاصِ پر خطا
آورد در حضور که گشتند اولیا
فوز و فلاح گر تو همی خواهی تا ابد
بر راهِ پیر باش که یابی ز حق مدد

آن کاملی که سلب شد از وی ولایتش
از دست اولیا نه بر آمد شفاعتش
آمد چو سوی غوث بروی ارادتش
فی الفور یافت رتبهٔ خود بل زیادتش
فوز و فلاح گر تو همی خواهی تا ابد
بر راهِ پیر باش که یابی ز حق مدد

ابدال بود بر سر کاری بعهده ور
سر زد از ان خطا و از ان دور شد بتر
بالید خاکِ درگهِ غوث الوری بسر
بخشید جرمش ایزد و کردش بزرگتر

فوز و فلاح گر تو ہمی خواہی تا ابد　　بر راہ پیر باش کہ یابی ز حق مدد

یوسف رہِ غلامی او کرد طی بسر　　در عالم از سگان درش گشت مشتہر
شدند زان بہ فضل حق شرف اندوز و بہرہ ور　　در مصر عز و جاہ عزیز است و نامور
فوز و فلاح گر تو ہمی خواہی تا ابد　　بر راہ پیر باش کہ یابی ز حق مدد

مخمس علیم اللہ شاہ قادری تخلص علیم

نیرِ برج کرامت مطلع ماہِ منیر　　دُرِّ دریائے ولایت موزن و روشن ضمیر
والیِ ملک ولایت تاجدار بےنظیر　　دمبدم کہتا ہے تم سے عاجز و کمتر حقیر
کر نظر بخشش کی مجھ پر یا محی الدین پیر

حق کیا ہے تجھ چرن کا فرش نت عرش برین　　حاملانِ عرش ہین تیرے سدا خدمت گزین
تو سرائے کنت کنزاً کا ہے نت خلوت نشین　　واصلان اکثر ہین لیکن قرب تجھ ثانی نہین
کر نظر بخشش کی مجھ پر یا محی الدّین پیر

کشف تیرا ہے عیان از عرش تا تحت الثریٰ　　مدح گو تجھ مرتبے کا عالم ہر دو سرا
مرتبہ تیرا ہے برتر سب صفت سے ماورا　　کہنے کی حاجت نہین تجھ تم سے اپنا ماجرا
کر نظر بخشش کی مجھ پر یا محی الدّین پیر

عارفوں مین تو ہی ہے معروف اندر روزِ ازل　　باجتا ہے عرش پر تیری کرامت کا طبل
روز و شب فرمان مین ہین سارے کواکب اور زحل　　بوجھتے ہین اولیا سب اس سخن کو برمحل
کر نظر بخشش کی مجھ پر یا محی الدّین پیر

عرصۂ لاہوت اور میدان دین کا شہسوار　　مخزن رازِ الٰہی کا تو ہے حق رازدار
گنج مخفی بطون پایا ہے تجھ سے اشتہار　　ہون ہمیشہ تجھ کرم اور فضل کا امیدوار
کر نظر بخشش کی مجھ پر یا محی الدین پیر

ہین ثنا خوانی مین تیرے رات دن شجر و حجر　　ہین سدا فرمانروا تجھ حکم کے جن و بشر
ہے لقب محبوب رب اور شاہِ جیلان مشتہر　　معصیت کے مرض کو بس تجھ کرم کی اک نظر
کر نظر بخشش کی مجھ پر یا محی الدّین پیر

مقصد دارین کی ہے فیض رس تیری جناب — نکتۂ راز نہان تجھ در سے حاصل شتاب
ایک ذرہ تجھ کرم کا ہے دو جگ کا آفتاب — بندۂ کمتر کو اپنے رکھ تو بر راہِ صواب

کر نظر بخشش کی مجھ پر یا محی الدین پیر

مجمعِ فضل و عطا اور منبعِ احسان ہے — عارفون کا تو سراسر دین اور ایمان ہے
لطف تیرا جان بخش قالبِ بیجان ہے — وصف کرنیکی مجھے کیا طاقت و امکان ہے

کر نظر بخشش کی مجھ پر یا محی الدین پیر

رکھ نوازش اور کرم اپنا سدا یا رب کریم — بس کفایت تجھ لقا کا دیکھنا ہے ای رحیم
تجھ سا پشتیبان ہو جسکا کیا اوسے پھر خوف و بیم — دمبدم ثنا ہو تجھ بخشش پہ کہتا ہے علیم

کر نظر بخشش کی مجھ پر یا محی الدین پیر

مخمس مؤلف

گوہرِ بحرِ سخا قادر محی الدین ہین — دُرِّ دریائے عطا قادر محی الدین ہین
رازدانِ کبریا قادر محی الدین ہین — واقفِ رمزِ خدا قادر محی الدین ہین

پیشوائے اولیا قادر محی الدین ہین

بوستانِ کنت کنزاً کے یہی ہین باغبان — عارفونکے جان و دل و رہنمائے سالکان
انسے ہی آباد ہے لاریب گلزارِ جہان — کیا بشر کیا دیو کیا جن و پری کیا انس و جان

سب کے حامی پیشوا قادر محی الدین ہین

وہ اثر ہے قطب عالم کی نگاہِ فیض کا — پڑ گئی جسپر ذرا وہ مہ سا روشندل ہوا
صورت خورشید روشن سب پہ ہے یہہ ماجرا — ہو گیا ابدال دیکھا چور کو جب آنکھ اُٹھا

نور چشم اولیا قادر محی الدین ہین

کیا لکھون اوصاف حضرت کے رخِ پر نور کے — مطلع "شمس الضحیٰ" تابان ہے جسکے نور سے
نیرِ اعظم جو دیکھے بنکے تارا گر پڑے — دیکھ کر پروانہ ہو شمع ید بیضا اُسے

نور ذات کبریا قادر محی الدین ہین

انسے پائی ہے گلِ باغ کرامت نے بہار — انسے ہے قندیل عرش کبریائی "تابدار"

کشتِ دین سرورِ عالم کے ہین یہہ آبشار
انکے ہی فیضِ قدم سے اولیا ہین برقرار
مالکِ ملکِ ولا قادر محی الدین ہین

تم سوا کسکو ملا ہی قطبِ ربانی لقب
گلشنِ ابدالیت تم سے ہوا ہی سبز سب
غوثِ صمدانی ہوا اور لختِ دلِ شاہِ عرب
جانتے ہین آپ کو سب اولیا عالی نسب
خاص محبوبِ خدا قادر محی الدین ہین

کیا کرون مین شاہِ جیلان کی سخاوت کا بیان
مثلِ حاتم جنکے در پہ ہین ہزارون پاسبان
معدلت سے زیب پایا جسکے ہی نوشیروان
انکو کہتے ہین شجاعت مین شجیعانِ جہان
بازوئے شیرِ خدا قادر محی الدین ہین

مومنو مین وہ ہون محوِ کوئے غوث العالمین
آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھون جانبِ خلدِ برین
گر خراشِ ناخنِ عصیان سے ہون مین دلحزین
مرہمِ بخشش کی امید آپ بن مجھکو نہین
دردِ عصیان کی دوا قادر محی الدین ہین

گھسگئے پائے تمنا اس طلب مین شاہِ دین
ہر غبارِ فرش اس عاجز کے ہاتھ آیا نہین
پاس کے نالے نہ کر اب ای دلِ اندوہگین
کوئی محروم اوس جنابِ پاک سے پھرتا نہین
سب کے ہی حاجت روا قادر محی الدین ہین

یہہ دعا ہی رات دن ای خالقِ لیل و نہار
الفتِ غوث الوریٰ مین تنسے نکلے جانِ زار
ہی نگینِ دل پہ نقشِ نامِ غوثِ نامدار
کسطرح مجھکو جلاویگی بھلا دوزخ کی نار
میرے حامی اک وفا قادر محی الدین ہین

مسدس افغان

تم میرے فریاد رس ہو غوثِ اعظم دستگیر
التجا کرتا ہون تم سے یا ولی روشن ضمیر
عقدۂ مشکل کھولدو یا قطبِ عالم بے نظیر
ہو کرم ہر حال مین یا حضرتِ پیران پیر
فیض روشن ہے تمہارا صورتِ ماہِ منیر
حل کرو مشکل مین ہون مشکل کو میری دستگیر

ہی محی الدین کی تم کو ندا سبحان سے
دینِ احمد کو کئے زندہ عجب عنوان سے
ہین مراتب دین کے روشن تمہاری شان سے
واقفِ اسرارِ دین ہو کلہم ارکان سے

فیض روشن آپکا ہی صورت ماہِ منیر
حل کرو مشکل ہین ہون مشکل کو میری دستگیر

قدمی ہٰذہ کی جب کہ کی تم نے ندا
سب ولی اللہ لئے گردنیہ اپنی ہو فدا
ہی قدم سب اولیا کے دوش پر میرا سدا
ہین غلامی مین تمھاری کیا سلاطین کیا گدا

فیض روشن ہی تمہارا صورت ماہ منیر
حل کرو مشکل ہین ہون مشکل کو میری دستگیر

قم باذن اللہ کہا عیسیٰ نبی نے بار بار
قم باذنی جبکہ کہتے پیر میرے نامدار
معجزے دکھلا دئے سب ہین جہان پر آشکار
قبر سے مردے جلائے حکم سے اپنے پکار

فیض روشن ہی تمہارا صورت ماہ منیر
حل کرو مشکل ہین ہون مشکل کو میری دستگیر

پھر کرشمے سب جہان پر آپکے ہین آشکار
زن عقیمہ کو دلائے تم نے فرزند سات بار
ایک خادم کیلئے مردے جلائے بیشمار
تھی شکستہ حال بڑھیا ناؤ اسکی لائے پار

فیض روشن ہی تمہارا صورت ماہ منیر
حل کرو مشکل ہین ہون مشکل کو میری دستگیر

کیا کرون مین وصف انکے بخشش و انعام کا
ورد ہو مجھ کو شہا تیرے مبارک نام کا
کشف جاری ہو گیا ادراک اور افہام کا
کیونکہ ہی دنیا و عقبیٰ مین وہ پیر کام کا

فیض روشن ہی تمہارا صورت ماہ منیر
حل کرو مشکل ہین ہون مشکل کو میری دستگیر

ہین قدم پر جنکے سب جن و بشر ہر دم نثار
خاک برداری مین ہو نعلین کی خدمتگذار
اوسکی اب منظور لو کرلے ثنا ای خاکسار
کیون ہوا افغان فدا تم پر شہ گردون وقار

فیض روشن ہی تمہارا صورت ماہ منیر
حل کرو مشکل ہین ہون مشکل کو میری دستگیر

مخمس منقبیہ

السلام ای اولیا اللہ کے سلطان دستگیر
السلام ای مظہر اسرار رحمان دستگیر
السلام ای مومنو کے دین و ایمان دستگیر
السلام ای سرور و سالار کیوان دستگیر
السلام ای ماہ گیلان مہر جیلان دستگیر

آیتِ رحمت کے پرتو سید عالی ہمم
بادشاہِ دو جہان قطب زمان نیکو شیم
معدن جود و سخا فضل و عطا کان کرم
زمرۂ عرفا کی صف مین بہتر و صاحب علم
سرگروہِ عاشقان محبوب سبحان دستگیر

مالکِ ملکِ ولایت رہبرِ راہِ خدا
بادشاہِ دوسرا شمس الضحیٰ غوث الوریٰ
مطلعِ دیباچۂ بلغ العلیٰ کشف الدجیٰ
مظہرِ سرِ دفترِ بابِ دین گنجِ ولا
فخرِ کیوان بدرِ لمعان نورِ تابان دستگیر

ای رسول اللہ کے نور العین کے نور البصر
فاطمہ کے نورِ دیدے معدنِ فضل و ہنر
اور حسن کے لختِ دل شاہِ حسینا کے جگر
شہسوارِ آلِ اتی کے باغ کے گلِ پُرثمر
دفترِ ارکانِ دین کے نیک برہان دستگیر

صالح الاوقات منظورِ جنابِ مصطفیٰ
خانۂ بزمِ ولایت کے چراغِ پُرضیا
شاہبازِ معرفت اور ربطِ شاہِ لافتیٰ
سرِ انّی جاعلٌ فی الارض رمزِ انّما
نیرِ برجِ سیادت فیضِ دوران دستگیر

پیکرِ آیاتِ رحمت سان خرامان در جہان
صاحبِ زہد و ورع فخرِ ریاضت ظلِ شان
رہروِ راہِ صراط المستقیم و رازدان
حاکمِ ملکِ حقیقت سرِ شریعت کامران
طالبِ سرِ حقیقت شمعِ ایقان دستگیر

مخزنِ اسرارِ لی فضل و عطائے کردگار
مطبخی ہی آفتاب انکا سدا خدمتگذار
آسمان ہوتا ہی جنکے فرق پر دائم نثار
ماہتاب چرخ پھرتا ہی جلومین بندہ وار
خضرِ اعظم ہین تمھارے خان سامان دستگیر

لیلۃ المعراج ہین عرشِ برین پر مصطفیٰ
کچھ قدم رکھنے کی خاطر پیرے تن ہو عطا
جب لگے چڑھنے کو یون خلاقِ عالم سے کہا
تب شہِ غوث الوریٰ کی روح کو بھیجا خدا
پانوٗن پیغمبر کا کاندھے پر لئے وان دستگیر

پہنچ کرسی پر رسول اللہ کہے یا کردگار
مہربانی سے اوسیدم بول اٹھا پروردگار
یا الٰہی کون ہی یہہ شخص عالی اقتدار
یہہ نواسا آپکا ہی اور حسن کا یادگار
بادشاہِ عارفان وحدت کے بستان دستگیر

وہان دعا کی تھی نبی صاحبنے بالطف و کرم
ویسا پانوٗن دوش پر لین آپکا عالی ہمم
تم لئے کاندھے پہ جیسا اسجگہہ میرا قدم
یعنی سارے اولیا اللہ امت دمبدم

ہین عظیم الشان عالی کان احسان دستگیر

اور پیدایش کے دن پھر یہہ ندا سب پر ہوا
سنتے ہی سارہ ولی نے آقا مونکو کاندھے پر لیا

سب جہان مین رونما ہی اولیا کا پیشوا
ای فقیہ اوس کفش پا کو اپنی آنکھونپر بٹھا

کہتے ہین جسکو ضیائے چشم ایمان دستگیر

مسدس قادر

تم نور ذات پاک خدائے قدیر ہو
جتنے ولی جہان مین ہین تم سب کے پیر ہو
مقبول ذوالجلال ہو روشن ضمیر ہو
مشہور ساری خلق مین تم دستگیر ہو
بیشبہہ تم خدا کی طرف سے وزیر ہو
بخشش کو عاصیونکی شہ بےنظیر ہو

جد پر تمھارے شان کمالت ہوئی ہی ختم
شاہنشہی پہ ملک شہادت ہوئی ہی ختم
بلکہ اونھین پہ ساری شجاعت ہوئی ہی ختم
اور تم پہ سب جہان کی ولایت ہوئی ہی ختم
بیشبہہ تم خدا کی طرف سے وزیر ہو
بخشش کو عاصیونکی شہ بےنظیر ہو

کرتا ہون اک کرشمۂ غوث الورا بیان
دریا گئے تھے ہمرہ رفقا شہ زمان
ہون شاد جسکے سننے سے دلہائے مومنان
اون سب کی تھا زبانپہ مضمون یہی روان
بیشبہہ تم خدا کی طرف سے وزیر ہو
بخشش کو عاصیونکی شہ بےنظیر ہو

آئین وہان سب عورتین پانی کو سربسر
چلائی اور رونے لگی منہہ کو ڈھانپ کر
اک پیرزن نے آنکے اور آہ سرد بھر
تھا دلمین عرض حال کرے ہوکے بیخطر
بیشبہہ تم خدا کی طرف سے وزیر ہو
بخشش کو عاصیونکی شہ بےنظیر ہو

پوچھا کہ تیرے رونیکا کیا ہی بتا سبب
دولہ مع برات ہوئے غرق سب کے سب
بولی غضب ہوا یہہ بڑا مجھہ پہ پر تعب
فریاد کو شتاب میری پہنچو پیر اب
بیشبہہ تم خدا کی طرف سے وزیر ہو
بخشش کو عاصیونکی شہ بےنظیر ہو

درگاہ مین خدا کی یہہ سنتے ہی کی دعا
دریا نے جوش مارا ابھی قافلہ ملا
حل ہو گیا ضعیفہ کا فی الحال مدعا
دیکھا جو پیرزن نے تو فورا یہی کہا
بیشبہہ تم خدا کی طرف سے وزیر ہو
بخشش کو عاصیونکی شہ بےنظیر ہو

قادر زبان لال ہے تعریف کیا کرے
دریا سے نکلے ڈوبے ہوئے بیس سال کے

طاقت کہان قلم کو جو اونکی ثنا لکھے
مشکل پڑے تو بس یہی ورد زبان کرے

بیشبہہ تم خدا کی طرف سے وزیر ہو
بخشش کو عاصیونکی شہ بینظیر ہو

مولف

چمکا دے لیسے تیغ زبان جوہر کلام
گلچین فکر وہ گل مضمون کرا زدہام

اقلیم نظم زیر نگین ہو میرے تمام
خوشبو سے جسکی ہووے معطر میرا مشام

لکھتا ہے وصف مجھ کو شہ دستگیر کا
محبوب حق رسول خدا کے وزیر کا

بوئے گل ریاض پیمبر ہین دستگیر
برج شرف کے مہر منور ہین دستگیر

بستان احمدی کے صنوبر ہین دستگیر
قتل عدو کو تیغ دو پیکر ہین دستگیر

مردود ہین جو رکھتے ہین بغض اس جناب سے
نمرود سے جلینگے وہ نار عذاب سے

یہہ مصطفے کے گلشن دل کے نہال ہین
بیشبہہ و شک یہہ برج اسد کے ہلال ہین

زہرا کے آسمان کے یہہ ماہ کمال ہین
اور اوج مکرمت کے ہما نیک فال ہین

شاہ حسن حسین کے یہہ دلکے چین ہین
یہہ پنجتن کی جان ہین اور نور عین ہین

سرتاج اولیائے جہان میرے پیر ہین
مفتاح قفل رمز نہان میرے پیر ہین

باغ ولا کے سرو روان میرے پیر ہین
ہر آفت و بلا کی امان میرے پیر ہین

عیسی اگرچہ اونکو کہو نہین تو کیا برا
یکدم ہین جسنے سیکڑون مردے دئے جلا

جود و عطا پہ اونکی میرا جان و دل فدا
ادنی سے ایک چور کو ابدال کر دیا

بینٹھہ برس کی بانجھہ کو بچے کئے عطا
ڈوبا ہوا جہاز ملا بیس سال کا

مطرب کو گاتا سنکے لحد سے اٹھایا ہے
دکھلا کے عیسوی کو مسلمان بنایا ہے

ابر عطا ہو منبع جود و سخا ہو تم
دونون جہان کے قطب ہو غوث الوری ہو تم

دریائے معرفت کے در بے بہا ہو تم
اور جملہ کائنات کے حاجت روا ہو تم

رتبے مین کوئی آپ سے برتر ہوا نہین
باغ ولا مین تم سا گل تر ہوا نہین

برج شریعت نبوی کے یہہ ماہ ہین
لاریب یہہ سریر حقیقت کے شاہ ہین

روشن ہی سب یہ شہر طریقت کی راہ ہین — یہہ شمع معرفت ہین یہہ نور الٰہ ہین
سر سبز انکے فیض قدم سے ولی ہوئے — اور رتبہ خفی سے بدلکر جلی ہوئے
اب راوی فصیح زبان کا ہی یہہ بیان — کرتا ہی یون کرشمۂ غوث الورا عیان
بیٹھے تھے ایکدن کہین سلطان انس و جان — ایک شخص اصفہان سے وارد ہوا وہان
بھر لایا اشک درد سے چشم پر آب مین — کی عرض و سنے غوث کی عالی جناب مین
زوجہ ہی ایک میری پریزاد و مہ لقا — پہنچے نہ جسکے حسن کو خورشید کی ضیا
مدت سے عارضے مین جنون کے ہی مبتلا — لاکھون کیئے علاج نہ کچھہ فایدہ ہوا
نام مبارک آپکا مین سنکے آیا ہون — فرمائیے جناب علاج اسکا کیا کرون
سنکر یہہ بات بولے شہنشاہ نیک ذات — اک دیو ہی مقیم سراندیپ خوش صفات
یہہ سارا فتنہ اسکا ہی جو کچھہ ہی واردات — گر ایکے ہو جنون تیری عورتکو سن یہہ بات
پاس اسکے جاکے کہیو تو میرے نام کو — پھر اسطرح سے کہیو میرا اس پیام کو
گر اب کے آئیگا تو گرفتار ہوئیگا — شیشے مین بند دیکھہ یہہ لوار ہوئیگا
اس زن کے پھر جو درپئے آزار ہوئیگا — جلکے ہلاک ہوئیگا فی النار ہوئیگا
وہ شخص سن یہہ بات وطن کو چلا گیا — حضرت نے جو کہا تھا اسی پر عمل کیا
فرمائے اسطرح سے ہین سالار انس و جان — جب دس برس کے بعد ملا مجھہ کو وہ جوان
تب پوچھا مین نے اس سے وہ پہلی کی داستان — یون قصۂ گذشتہ کیا اپنا سب بیان
نکلا یہان سے مین تو صفاہان کو گیا — دیکھا جو اپنی زن کو بلا مین ہی مبتلا
جب اس سے جاکے مین نے کہا نام آپکا — مثل پری وہ دیو ہوا سنتے ہی ہوا
چلایا اور ہوکے سراسیمہ یہہ کہا — جاتا ہون مین برائے خدا کیجئے رہا
آؤن جو پھر یہان تو نبی جانکی ہی قسم — یون نام تو نگین سلیمان کی ہی قسم
دہشت کے مارے آج تلک پھر وہ بد اساس — دس سال سے نہ آیا کبھی میری زنکے پاس
کیا نام سے تمہارے ہوا ہی اسے ہراس — آہن تھا موم ہوگیا اور اڑ گیئے حواس
ہیبت سے نام پاک کی روپوش ہوگیا — شاید کہ وہ قضا کا ہم آغوش ہوگیا

یارو ذرا تو غور کرو غور کی ہے جا — غوث الوریٰ کی کیا ہے جلالت کا دبدبا
جس نام سے کہ دیو کو بھی خوف آگیا — سلطان جن کا داب سے خود زہرہ آب تھا
ملک ولا میں ایسا سلیمان ہوا نہیں — دنیا میں کوئی ہمسر غوث الوریٰ نہیں

سنئے یہاں سے اور ہے اک طرفہ ماجرا — تھے عازم سفر کہیں سلطان اولیا
رستے میں چلتے چلتے کوئی شہر آگیا — سالار انس و جان نے مقام اپنا وہاں کیا
جنس خوراک کیلئے بازار میں گئے — کی جستجو تو مرغ کے انڈے پکے ملے

قیمت ادا کی اور وہ سب انڈے لے لئے — اور دلمیں اپنے عزم کیا غوث پاک نے
بچے نکلتے خام یہہ ہوتے تو اسمین سے — کرنا تھا یہہ خیال کہ وہ بیضے سب پھٹے
بچے نکلکے اڑنے لگے اسنے یکبیک — پہنچائی یہہ خبر وہیں لوگوں نے شہر تک

شہرت ہوئی یہ شہر میں جب یہہ خبر ہوئی — رہتے تھے اک ولی وہاں خوشخو و متقی
نخوت جو اونکے کاسہ سر میں سما گئی — آیا جو رشک دلمیں تو جھنجھلاکے وہ ولی
گھر سے نکلکے آئے شہ اولیا کے پاس — کہنے لگے کہ آپکو کچھ بھی نہ آیا پاس

تم ہو مسافر اور یہہ ہے ملک غیر کا — بے پوچھے میرے تمنے یہاں دخل کیوں دیا
سنکر یہہ بات اونکی شہنشاہ اولیا — بولے تمام ملکوں کا مالک ہے کبریا
لیکن تجھے تو موت نے صورت دکھائی ہے — معلوم ہوتا ہے کہ تیری شامت آئی ہے

کہنا تھا یہہ کہ ہیبت اجل کا ہوا ظہور — اور دفعتاً ولی کی ہوئی روح تنسے دور
کھویا سبھی لباس ولایت ہوا وہ عور — پہنچا سزا کو اپنی کیا اوسنے جب غرور
دیکھو تو کیا جلال شہنشاہ دین کا تھا — ذرہ میں کیسے مہ کو تہ خاک کردیا

ورد زبان کرے جو کوئی اونکے نام کو — آسان کرینگے کیسی ہی مشکل ہو گر وہ ہو
گر چاہتے ہو حشر کی آفات سے بچو — اے مومنو ولائے شہ اولیا رکھو
اونکے محب پہ آتش دوزخ حرام ہے — جنت میں اونکے واسطے عالی مقام ہے

اب عرض ہے وفا کی یہی غوث عالمین — بر لاؤ میری مقصد کونین شاہ دین
تم بن کوئی وسیلہ مجھے دوسرا نہیں — آیا ہوں در پہ آپکے میں ہوکے دلحزین

اس طرح کے عوض مین مجھے یہہ صلا ملے — روز نشور زیر لوا مجھ کو جا ملے

مسدس نعتی

جا صبا بغداد مین میری طرف سے عرض کر — بندۂ دارم خدا را بر من عاجز نگر
گرچہ ہون یا پیر خدمت سے مقصر سر بسر — پر تمھارے نام کا ہی نقش لوح دل اُپر
واسطے خاتون جنت کے کرم کر مجھ اوپر — یا محی الدین تم بن کون لے میری خبر

تم نبیؐ کے لاڈلے اور مرتضیٰ کے تم ہو لال — حضرت حسنین کے تم ہو چمن مین نونہال
جان بلب ہون کیا کہون کہنے کی نہین مجھ مین مجال — تمسا میرا پیر ہو پھر ہو مصیبت سی محال
واسطے خاتون جنت کے کرم کر مجھ اُپر — یا محی الدین تم بن کون لے میری خبر

قبلۂ کونین ہو اور کعبۂ دارین تم — مرتضیٰ کے لاڈلے زہرا کے نور العین تم
سرو باغ انما جان و دل حسنین تم — یہہ تعجب ہے رکھو مجھ کام کو ما بین تم
واسطے خاتون جنت کے کرم کر مجھ اُپر — یا محی الدین تم بن کون لے میری خبر

تم ہو یکتائے زمان دونون جہان کے بادشاہ — محرم راز حقیقت واقف سر اللہ
ٹک تو میرے حال پر کر یا سبیل اللہ نگاہ — ای میرے غمخوار و مونس ای میرے پشت و پناہ
واسطے خاتون جنت کے کرم کر مجھ اُپر — یا محی الدین تم بن کون لے میری خبر

غم کی قینچی ہی کترتی نسخۂ دل کے ورق — طفل دل کو درد کا استاذ دیتا ہی سبق
عیش کا خورشید ڈوبا دیکھہ حسرت کی شفق — اسلئے پیتا ہون بھر بھر خون مین غم کے طبق
واسطے خاتون جنت کے کرم کر مجھ اُپر — یا محی الدین تم بن کون لے میری خبر

لشکر امراض نے صحت کو دی میرے شکست — تار ہا اب بس نہین یارو دل کا اپنے بند و بست
کر دیا ہی چرخ نے کس طرح مجھ کو تنگدست — ہی زبان عاری کرون ظاہر جو اپنی سرگذشت
واسطے خاتون جنت کے کرم کر مجھ اوپر — یا محی الدین تم بن کون لے میری خبر

غم نے شاہا لے لیا ہی عیش کا گھر بار لوٹ — دکھہ کا دعویٰ ہو گیا ہی دلپہ مسلم اور ثبوت
ہو رہا ہون کھا کے اپنے آپکو جون عنکبوت — یا بدن سے جان نکلے ہووے یا دلکو سکوت
واسطے خاتون جنت کے کرم کر مجھ اُپر — یا محی الدین تم بن کون لے میری خبر

پہنچے کیا طاقت کوئی رتبے کو تیری گرد کے
تم علاج ہر مرض ہو اور دوا ہر درد کے
واسطے خاتون جنت کے کرم کر مجھ اوپر

شکر حق ہم لگ گئے دامن سے ایسے مرد کے
ہم بڑے بیمار ہیں محتاج ماء الورد کے
یا محی الدین تم بن کون لے میری خبر

سب سے تم عالی نسب ہو مظہر نور الٰہ
ہین ہون عاصی بدعمل اور بے نہایت پر گناہ
واسطے خاتون جنت کے کرم کر مجھ اوپر

مرشد کامل ہو تم اور رہبر اہل راہ
تم سے یہہ مطلب ہے میرا دو جہان کے بادشاہ
یا محی الدین تم بن کون لے میری خبر

گرچہ گستاخی ہے کرنا مجھسے اس قیل و قال
کب تلک جیتا رہونگا ہوویگا آخر وصال
واسطے خاتون جنت کے کرم کر مجھ اوپر

مر چکا یا پیر دکھلاؤ مجھے اپنا جمال
آرزو رکھتا ہون یہہ ہر دم یہہ ہے میرا سوال
یا محی الدین تم بن کون لے میری خبر

تم بنا کس کا ہے یا محبوب سبحانی علم
بادشاہ عالی نسب یا مظہر نور قدم
واسطے خاتون جنت کے کرم کر مجھ اوپر

تم سوا کس کا ہے دوش اولیا اوپر قدم
ہون بہت عاجز یہی ورد زبان ہے دمبدم
یا محی الدین تم بن کون لے میری خبر

تن ہے گرچہ موبمو بحر گنہ ہون مین غریق
جز تمھاری ذات کے کوئی نہین میرا رفیق
واسطے خاتون جنت کے کرم کر مجھ اوپر

تم ہو صاحب لطف رکھتا ہون یہہ امید عمیق
تم سے اپنا مدعا کہتا ہون اے میرے شفیق
یا محی الدین تم بن کون لے میری خبر

قطب عالم غوث اعظم رہبر دنیا و دین
ہے تیرے ماتھے کے آگے ذرہ سان ماہ مبین
واسطے خاتون جنت کے کرم کر مجھ اوپر

دستگیر بیکسان اور جرم بخش مذنبین
تابع فرمان ہین تیرے کراما کاتبین
یا محی الدین تم بن کون لے میری خبر

ورد عاجز کی سدا ہے تیری مدح دلپذیر
مجھ نہین پہچان رکھتا ہون مین تمہا دستگیر
واسطے خاتون جنت کے کرم کر مجھ اوپر

تم کروگے مخلصی میری بروز دار و گیر
بیت یہہ ہے خانۂ دل مین ہمارے جاگیر
یا محی الدین تم بن کون لے میری خبر

کر دیا ہے سنگ غم نے شیشۂ دلکو شکست
جسم زار اپنا ہے لاغر بید مجنون کی صفت
واسطے خاتون جنت کے کرم کر مجھ اوپر

چور ہون فرقت سے کرتا ہون مین دلکو لخت لخت
اے میرے والی عجب مشکل پڑی ہے مجھ پہ سخت

واسطے خاتون جنت کے کرم کر مجھ اپر
یا محی الدین تم بن کون لے میری خبر

ای تقی بس کر نہ کر اب آہ و زاری اسقدر
پہنچی ہی فریاد تیری پیش شاہ بحر و بر
اب کرینگے حال پر تیرے وہی صاحب نظر
یہہ سخن ورد زبان کر باتساری چھوڑ کر

واسطے خاتون جنت کے کرم کر مجھ اپر
یا محی الدین تجھ بن کون لے میری خبر

مولف

جب عندلیب کلک میرا گلفشان ہوا
کاغذ کا صفحہ رشک دہ بوستان ہوا
غواص ہین جو قلزم طبع روان ہوا
تب فکر سے یہہ گوہر مضمون عیان ہوا
دلمین ہی اک کرشمۂ غوث الوری لکھون
طوبی کی شاخ سے قلم و زبان کرون

راوی نے یون دکھایا ہی جوہر کلام کا
تھا اک یہود ساکن اطراف شام کا
مدت سے شہرہ سنتا تھا حضرت کے نام کا
مشتاق تھا زیارت غوث الانام کا
خواہش تھی یہہ مرید و نمین داخل ہو غوث کے
فیض قدم سے کچھ مجھے حاصل ہو غوث کے

القصہ وقت صبح وہ نکلا جو شام سے
جنس خوراک زاد سفر سارا ساتھ لے
طی کرتے کرتے کتنے سفر کے مراحلے
بغداد باری پہنچا بڑی خاک چھانکے
سلطان اولیا کا پتا پوچھنے لگا
پروانہ بنکے شمع ولا ڈھونڈھنے لگا

کیا دیکھتا ہی اتنے مین وہ مرد متقی
جم غفیر سامنے سے آتی ہی چلی
رونے کی ہی بلند صدا اور نالے کی
بادل نے غم کے کالی گھٹا سب پہ چھائی تھی
کوئی برنگ گل کے گریبان چاک تھا
مثل صبا اڑاتا کوئی سر پہ خاک تھا

تب اسنے ایک شخص سے رونیکا پوچھا حال
اوسنے کہا یہہ حال بڑا ہی پر اختلال
دن تین ہوگئے کیا حضرت نے انتقال
یہہ زیست ہوگئی ہی سراسر ہمین وبال
یہہ سنتے ہی یہود وہ غش کھاکے گر پڑا
تھا دلمین اسکے جان کرے نذر شہ ہدا

لوگون نے لاکے اتنے مین شیشہ گلاب کا
یہہ پر جو اوسکے چھڑکا تو کچھ ہوش آگیا
اوٹھا تو اوسنے پوچھا شہ غوث کا پتا
بولے ہمارے ساتھ چلو دین تمھین بتا
وہ لوگ اوسکو روضۂ اقدس پہ لیگئے
یہہ پاس بیٹھا اور وہ سارے گھڑے رہے

تعظیم کو یہود نے اپنا جھکایا سر
تھا راسخ العقیدہ بڑا مرد معتبر
کہنے لگا یہہ بات وہ تب ہوکے بیخطر
سمجھو ہمین محی دین ہمین جب قطب بحر و بر
زندہ لحد سے اٹھکے مسلمان کرو مجھے
اپنا مرید بادشہ جیلان کرو مجھے

یہہ کہنا تھا کہ شق ہوئی قبر فلک جناب
اور ہوگیا طلوع ولایت کا آفتاب
تب یہہ یہود اور وہ سب لوگ بھر شتاب
ہوکر مرید شاہ ہوئے سارے کامیاب
دونون جہانمین سب وہ سرافراز ہوگئے
فیض جناب غوث سے ممتاز ہوگئے

پھر زیب بخش قبر ہوئے شاہ سرمدی
اور قبر اپنی حالت اصلی پہ آگئی
ہمرہ جو اس یہود کے جم غفیر تھی
ہوکر مرید شاہ وطن کو گئی چلی
عازم ہوا یہود بھی آخر کو شام کا
خورشید صبح جیسا کہ راہی ہو شام کا

یہہ التجا و فاکی ہی خلاق بحر و بر
تھا اعتقاد جیسا یہود کا غوث پر
سب مومنون کو مجھ کو بھی کر اس سے بہرہ ور
الفت ہین اونکی خاتمہ بالخیر میرا کر
تا روز بازپرس میری آبرو رہے
ہو بخشش گناہ نہ کچھ جستجو رہے

مولف

دل و جان جناب مصطفی محبوب سبحانی
جگر بند علی مرتضی محبوب سبحانی
حسن کی راحت دل تم ہویا محبوب سبحانی
ہو نور چشم شاہ کربلا محبوب سبحانی
چراغ خانۂ خیر النسا محبوب سبحانی

تمھارے نور رخ سے ماہ کا چہرہ ہوا روشن
تمھاری مہر سے قصر فلک سارا ہوا روشن
کیا یہہ شعر جسنے دل کیے اوسکا خدا روشن
چراغ بزم دین مصطفی کو کر دیا روشن
تمھین نے ای سراج الاولیا محبوب سبحانی

سر کل اولیا پر قطب دین کا ظل دامن ہی
خم انکے آستان پاک پر ولیونکی گردن ہی
تصدق نام اقدس پہ ہر اک شیخ و برہمن ہی
یہہ روشن ہی دل ارباب عرفان انسے روشن ہی
کہ ہین آئینۂ صدق و صفا محبوب سبحانی

تمھارا آستان ہی سجدہ گہ ہر ایک کامل کا
وہ ناقص عقل ہی قایل نہین جو تمسے عاقل کا

یہی ہی مدعا اس بینوا پابند مشکل کا
کرے سرمہ اسے واللہ اپنے دیدۂ دل کا
جو ہاتھ آئے تمہاری خاک پا محبوب سبحانی

گروہ اولیا مین دوسرا کوئی نہ تجھسا ہی
خدائے پاک نے وہ رتبۂ اعلی تجھکو بخشا ہی
تیرا طبل کرامت ہر جگہہ یا شاہ بجتا ہی
سکندر جاہ ہی جمشید فر ہی فخر دارا ہی
تیری درگاہ کا ادنے گدا محبوب سبحانی

شہنشاہی ہی اقلیم ولایت کی تجھے زیبا
توہی لاریب شہباز ولایت سرور یکتا
تجھے خلاقِ عالم نے کیا سرتاج ولیون کا
جو قربان ہو تیری ابرو کمان پر مرغ دل میرا
نشانہ تیر غم کا ہو نہ یا محبوب سبحانی

نگاہِ لطف میرے حال پر غوث الوریٰ کیجے
تہیدستی کے باعث تنگ ہون میری خبر لیجے
ہجوم غم کو ای قطب زمان اب دور کر دیجے
میرا دامن دُرِ مقصود سے اب جلد بھر دیجے
تمہاری ذات ہی بحر سخا محبوب سبحانی

تمہاری ذات ہی یا قطب عالم دافعِ آفت
تمھین روشن ہی میرا حال شاہِ آسمان رفعت
تمہاری مہربانی ہو ذرا تو دور ہو کلفت
کچھ ایسی کیجئے صورت کہ میرے دلکو ہو فرحت
رہا کرتا ہون غم مین مبتلا محبوب سبحانی

منغص عیش ہی اور دل ہی محزون تنگدستی سے
نہین رکھتا ہی مجھ کو باز گردون تنگدستی سے
نہایت تنگ اب مین ہو گیا ہون تنگدستی سے
بہت جکڑ مین ہون اور ہی جگر خون تنگدستی سے
کشایش کیجئے جلدی عطا محبوب سبحانی

اگر درگاہِ پاک قطب دین مین التجا لاوین
یہہ وہ دار الشفا ہی ای مسیحا اسمین گر آوین
رہا قیدِ غم و اندوہ سے بیشبہہ ہو جاوین
ہزارون مردم بیمار اکدم مین شفا پاوین
کرین چشم عنایت گر ذرا محبوب سبحانی

شہ ہر دو جہان ہین آپ اور عاجز گدا ہون مین
غم و رنج و الم مین اب نہایت مبتلا ہون مین
ہما اوج ولایت کا تمھین کو جانتا ہون مین
میری مشکلکشائی کیجئے عاجز و فا ہون مین
برائے حضرت مشکلکشا محبوب سبحانی

مثمن

الا یا شاہِ گیلی ظلِّ عالی — کہ درگاہ تو باشد لاابالی
کنم من حال خودپیشِ تو حالی — کہ مسکینم گدایم دست خالی
نہیں لایا ہوں مین کچھ تحفہ عالی — بہت شرمندگی سے ہون سوالی

ترحّمنی بلطفك بالكمالی — تكرّمنی بجود لك جل بحالی

ترا نزد خدا عالی مقام است — بہر کس بخشش جودت مدام است
توئی منعم ترا انعام عام است — توئی مکرم ترا اکرام نام است
تیرے در سے کوئی کیون جاوے خالی — کہ رکھتا ہے تو نعمت خوان عالی

أنا المسكين فانظرني بحالي — فان لم تنظروني كيف حالي

بسی شرمندہ با حالی خرابم — جوابے نایدم بس لا جوابم
بلطف خود نگہدارا ز عتابم — کہ شرمندہ ز فعل ناصوابم
میرے عملوں سے دن ہے رات کالی — گنہ سے ہون کبھی اک دم نہ خالی

تكرّمني فلا تنظر فعالي — فان تنظر فعالي سوء حالي

باکرام تمامی لطف عامت — نگہدارا ز عذاب حق سلامت
شفیع ما شوے روز قیامت — جوانی شد عبث پیری ندامت
جوانی گئی و لیکن نہیں سنبھالی — تمامی عمر غفلت مین نکالی

فانّ العمر خرّبه توالی — خطائی بل الحی كاسا الملالی

نہ خواندم یک الفا فسوس افسوس — نہ گشتم یکطرف افسوس افسوس
نہ شد حاصل شرف افسوس افسوس — شدہ عمرم تلف افسوس افسوس
بہت تھا عمر بہرین شاد حالی — پراوسنے بیوفائی بھی دکھالی

فعمري فرّمني كالغزالي — باجل مرّه كسل الجبالي

زدہ دستم بدامان تو محکم — ترحّمني ترحّمني ترحّم
ز عمر من شدہ پنجاہ یا کم — تمامی عمر شد یا پیر در غم

نہ کر پیری مین در در کا سوالی ‏ تیری بخشش ہی عام اور ذات عالی

فان الجود ولکل الخصالی ‏ وفیض کفاض البحر اللوالی

جہان نورت ہمہ عالم گرفتست ‏ کہ خورشید و مہ و انجم گرفتست

ز نورش آب و بحر و یم گرفتست ‏ بگلہائی چمن شبنم گرفتست

نہین تجھہ نور سے کوئی جائے خالی ‏ ترا سب نور سے ہی نور عالی

وقیلی بعد شوق نور عالی ‏ علی تحت الجنوب والشمالی

وجود من کہ او یک مشت خاک ست ‏ بآتش تاب در حالش درشت ست

ز زار و زار ہجران کوہ و دشتست ‏ وصالم دہ کہ ہجران نیک زشت ست

بلاؤ مجھہ کو اب جام وصالی ‏ کہ درد ہجر سے ہون پر ملالی

خزل ہجران اعطا بالوصالی ‏ تکرمنا تشرف بالجمالی

بدیدارت بہ کوئے تو فتادم ‏ برائے دیدن رویت نہادم

بہ جملہ رخت خود آنجا نہادم ‏ دل و جان بہر تو برباد دادم

تیرے دیدار کا ہون مین سوالی ‏ نہین جاتا کوئی اس در سے خالی

فاعبونا تنور بالجمالی ‏ فوصلنا بوصلٍ بالکمالی

مسدس قادر

یا پیر سالکون کے یقین رہنما ہو تم ‏ سب اولیا و قطب کے بس پیشوا ہو تم

دریائے معرفت کے دُرِ بے بہا ہو تم ‏ گلزار دین حق کے گل مدعا ہو تم

رتبہ وہ ہی بلند تمھارے مرید کا ‏ مطلق نہین ہی خوف عذاب شدید کا

کچھہ شک نہین ہی آپ ہین اولاد مرتضیٰ ‏ روشن تو جد سے آپکے دین خدا ہوا

مقبول رب پاک ہو دلبند مصطفیٰ ‏ ہم ایسی پاک ذات پہ ہون کیون نہ جان فدا

فدوی جو آپ کا ہی وہ عالیوقار ہی ‏ رحمت خدا کی اوسکے اوپر بیشمار ہی

پھر کیون نہ ہم ثنائے شہ اولیا کرین ‏ دل کو وہابیون کے جلا کر سپہ کرین

جن کی فرشتے عرش پہ مدح و ثنا کرین ‏ ہم آسمان کو روضہ پہ اونکے فدا کرین

چشم عطا ہو جسپہ شہ قطب دین کی — بے شک کریگا سیر وہ خلد برین کی

ظاہر کرامتون کے جو سامان ہو گئے — کافر ہزارون آکے مسلمان ہو گئے
سن سن کے وصف آپ کا قربان ہو گئے — جن و پری بھی تابع فرمان ہو گئے
جس پر کہ اک نگاہ کرامات ہو گئی — اسکے لئے جہانمین ہر اک بات ہو گئی

کیا مرتبہ ہے دیکھو تو پیران پیر کا — عہد طفولیت کا ہے یہہ انکے ماجرا
رمضان کے چاند ہونیکا غل جو طرف ہوا — انتیسوین [29] کا چاند دیکھا کسی نے تھا
لیکن جناب غوث کو مفہوم ہو گیا — احوال اسکا کشف سے معلوم ہو گیا

آپہنچے گھر پہ شاہ کے جب صبح اہل دین — کی عرض اونکی والدہ صاحب سے بالیقین
حضرت نے آج دودھ پیا ہے و یا نہین — بولین یہہ اونکی والدہ صاحب شاہ دین
سایل نہین ہین دودھ کے وقت نگاہ — تمکو یقین نہین ہو تو دیکھو نگاہ سے

سب کو یقین تھا کہ جو تھی چاندرات کل — افسوس اپنے صوم مین ناحق ہوا خلل
لیکن طفیل پیر سے مشکل تو ہو گی حل — قادر شتاب روضۂ غوث الورا پہ چل
جاروب کش ہو حضرت پیران پیر کا — دامن ملے گا حشر مین اس دستگیر کا

مسدس شہاب

پہلے قلم نے حمد خدا با صفا لکھا — نعت رسول حضرت خیر الورا لکھا
اوصاف چار یارونکے بے انتہا لکھا — تھا سوچ مین کہ اب جو لکھا سو بجا لکھا
لکھہ اب تو مدح اوس شہ عالیجناب کی — قطب کبیر غوث کرامت مآب کی

ایسے وہ پیر قطب دو عالم ہین بیگمان — مقدور کسکا جو کرے اونکی صفت بیان
طاقت نہین قلم مین سو طاقت مجھے کہان — ہر لحظہ اونکی مدح مین قاصر ہے یہہ زبان
فریادرس تمام جہانکے وہ پیر ہین — بے شبہ سارے مومنونکے دستگیر ہین

وہ صاحب کمال ہین قطب زمان یقین — نور بصر ہین شاہ حسن کے وہ شاہ دین
ایسی جناب سے جو ہو منکر تو بالیقین — ہرگز مراد اپنی نہ پاویگا وہ کہین
ایسی جناب پاک کا جو کوئی مرید ہو — ہرگز نہ اوسکو خوف عذاب شدید ہو

ہندو تھا ایک تھا وہ نہایت ہی مالدار
کرتا تھا خرچ عرس کے دن شہ کے بیشمار
حضرت کے خادموں میں تھا از جان و دل نثار
تھا صدق اعتقاد سے اُسکا سبھی قرار
ہندو تو تھا و لے تھا عجب اعتقاد سے
حضرت کو بھولتا ہی نہ تھا اپنی یاد سے

جب دم موا تو خویشوں نے اوسکے اوسے اوٹھا
لیگئے جلانیکو کہ جہاں اونکی تھی وہ جا
وہ آگ چوطرف سے اونھوں نے دی لگا
لیکن مرید تھا وہ شہ قطب دین کا
ہرگز نہ اوسکے تنکو وہ آتش گلا سکی
ایک بال بھی نہ اوسکے بدنکا جلا سکی

اپنی زبان پاک سے ایسا کہے ہیں پیر
لیویگا نام میرا وہ بیچارہ اور حقیر
کیسی بھی کوئی سخت مصیبت میں ہو اسیر
اسوقت اوسکا میں ہوں مددگار و دستگیر
کیا خوف اسکو ہووےگا روز شمار کا
فدوی ہو جو کہ شاہ ذوالاقتدار کا

عورت تھی ایک شہ کے مرید و نہیں خوشخصال
اک شخص اوسکے جی میں لگا تھا شکستہ حال
کرتی تھی شاہ دین پہ فدا اپنا جان و مال
عورت کیواسطے تو بچھائی تھی اُسنے جال
عورت سے اوسکو ملنے کا بس انتظار تھا
دل اوسکا اس سبب سے بہت بیقرار تھا

اک دن وہ زن گئی تھی بیچاری بسوئے غار
وہ شخص بدسلوک ہوا اس سے واں دوچار
تھا اوسکو سمجھہ یہ نہایت ضرور کار
چاہا کرے کہ حرکت بد اس سے بدشعار
نعرہ کیا ہی غوث کے لے نام پاک کو
پہنچی مدد بھی غار میں اس دردناک کو

کیا جاہ اور جلال ہی حضرت کا مومنو
کیسا بھی پر فساد جو اونکا مرید ہو
اپنے رکھے وہ صاف اگر اعتقاد کو
کیونکر نہ اوسکو رنج و بلا سے نجات ہو
انکار جو کہ رکھے اُس عالیجناب سے
گویا پھرے وہ شاہ رسالتمآب سے

تھا ایک شخص مذہب و ملت سے بیخبر
لیکن فدا تھا جان سے وہ شاہ دین پہ
مرنے کے بعد دفن کیا اوسکو در قبر
منکر نکیر پوچھے کہ رب کون ای بشر
کہتا تھا پیر پیر وہ اپنی زبان سے
اسواسطے رہا وہ لحد میں امان سے

تو بھی شہاب غرق گناہ کبیرہ ہی
دنیا کے سارے حرص و ہوا میں اسیر ہی
لیکن وسیلہ تجھکو ترے دستگیر ہی
بس لاتخف کی تجھکو سند بینظیر ہی

پڑھ آخری بروحِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ کو
تا اس سے روزِ حشر مین تیری نجات ہو

مسدس جناب مولوی محمد یونس صاحب حافظ مرحوم تخلص یونس

بادِ صبا نے مجھ کو جگایا ہی صبحدم
اب دور کر تو دل سے سب اپنا غم و الم
کہنے لگی کہ کس لئے کھاتا ہی اتنا غم
غوث الوریٰ کے جلدی سے اُٹھ جا پکڑ قدم
بس ہی وسیلہ تجھ کو شہِ دستگیر کا
دامن نچھوڑ ہاتھ سے پیرانِ پیر کا

سلطانِ عبدِ قادرِ جیلانی با کمال
مقبولِ بارگاہِ خداوندِ لایزال
محبوبِ خاصِ خالقِ یکتائے ذوالجلال
بانی ہی جن سے دین نے سب رونق و کمال
بس ہی وسیلہ تجھکو شہِ دستگیر کا
دامن نہ چھوڑ ہاتھ سے پیرانِ پیر کا

وارث ہین انبیا کے شہ پیر دستگیر
ہادی ہین اتقیا کے شہ پیر دستگیر
مرشد ہین اولیا کے شہ پیر دستگیر
رہبر ہین اصفیا کے شہ پیر دستگیر
بس ہی وسیلہ تجھ کو شہِ دستگیر کا
دامن نہ چھوڑ ہاتھ سے پیرانِ پیر کا

بدرِ منیرِ اوجِ ولایت کے درجہان
ہین فیضیاب نور سے جنکے سب انس و جان
خورشیدِ آسمانِ ہدایت کے ہیگمان
اوصاف اونکی ذات کے کس سے ہون بیان
بس ہی وسیلہ تجھکو شہ دستگیر کا
دامن نچھوڑ ہاتھ سے پیران پیر کا

ہین پیشوا جہان مین صغیر و کبیر کے
شافع ہین روزِ حشر مین شاہ و فقیر کے
حامی ہین اور معین ہین گدا و امیر کے
کیا ڈر ہی اونکو جو ہین مرید ایسے پیر کے
بس ہی وسیلہ تجھ کو شہ دستگیر کا
دامن نہ چھوڑ ہاتھ سے پیرانِ پیر کا

کاندھے پہ انکے ہی قدمِ ختمِ مرسلین
یعنی تھے پیروی پہ محمدؐ کے ہی دین
اور اولیا کے دوش پہ اونکا قدم یقین
تب اولیا خوشی سے ہوئے اونکے تابعین
بس ہی وسیلہ تجھ کو شہ دستگیر کا
دامن نہ چھوڑ ہاتھ سے پیرانِ پیر کا

کشف و کرامت اونکی جہان مین ہی سب ظہور
سب شرک و کفر اونکے سبب سے ہوا ہی دور
روئے زمین پہ فیض کا اونکے بچھا ہی نور
تھا رازدان خدا ہی کا اون کے تئین حضور
بس ہی وسیلہ تجھ کو شہِ دستگیر کا
دامن نہ چھوڑ ہاتھ سے پیرانِ پیر کا

سب اولیا ستارے ہین اور یہہ ہین ماہتاب
انکے کمال ظاہر و باطن ہین بے حساب
قطبون مین سارے بلکہ یہہ ہین مثل آفتاب
اسواسطے ہی انکا طریقہ بہت صواب
بس ہی وسیلہ مجھکو شہ دستگیر کا
دامن نچھوڑ ہاتھہ سے پیران پیر کا

بغداد مین تو جاکہ وہان اُن کا ہی مزار
یا شیخ عبد قادر فریاد رس پکار
اور لفظ جان کو اپنے تو کر صدقے سے نثار
تا اونسے تیرے دلکو مدد ہووے باربار
بس ہی وسیلہ مجھکو شہ دستگیر کا
دامن نہ چھوڑ ہاتھہ سے پیران پیر کا

ہی قادری مرید تو لاشکر حق بجا
سب اولیا مین کوئی نہین اون کا رہنما
جسنے تجھے نصیب کئے ایسے پیشوا
ہو مخلصی گر اونسے تو لیویگا فتدا
بس ہی وسیلہ مجھکو شہ دستگیر کا
دامن نہ چھوڑ ہاتھہ سے پیران پیر کا

انکار جسکے دل مین ہو ایسی جناب سے
یونکر نہ جانیو کہ وُہ چھوٹے عذاب سے
کیونکر ہوا من اوسکو خدا کے عتاب سے
محروم بلکہ ہوگا وہ اجر و ثواب سے
بس ہی وسیلہ مجھکو شہ دستگیر کا
دامن نہ چھوڑ ہاتھہ سے پیران پیر کا

قصیدۂ نیاز

بدہ دستِ یقین ایدل بدستِ شاہ جیلانی
کہ دست او بود اندر حقیقت دست یزدانی
امیر دستگیر غوث اعظم قطب ربانی
حبیبِ سید عالم نبیرے محبوب سبحانی
نشانِ شانِ بیچونی بیان لسرِّ مکنونی
بسیرت مثلِ پیغمبرؐ بصورت مرتضیٰ ثانی
سراپا جلوۂ حسنی تمامی مہر تابانی
کند یعقوبیش گر باشد اینجا ماہ کنعانی
زپای پاک او فخریست دوش پاکبازانرا
جیالیٔ تازہ بگرفت از وہ دین مسلمانی
شب بختِ سیہ را ذرۂ مہرش کند صبحے
فروزد لمعۂ لطفش رخِ شام غریبانی
بہ بخشند از رہِ فیاضی ادنیٰ بینوائی را
گدایان درش دیہیم شاہی تختِ سلطانی
ملایک طوق‌وا گویان روند اندر رکاب او
جلوداری کند او را خواص انسی و جانی
نیاز اندر جناب پاک او از قدسیان باید
کہ آید جبرئیلؑ از بہر کار و بار دربانی

قصیدۂ محسن

روشن کیا جہان کو چراغان دستگیر / پر نور سب جہان ہی زلمعان دستگیر

شہباز اوج قدرت و عنقائے قاف قرب / ہی لامکان نشیمن جولان دستگیر

اوسکو نصیب جام سعادت ازل سے ہی / سرخوش ہی وہ ہمیشہ زعرفان دستگیر

گلدستۂ مراد لگا بیشک اوسکے ہاتھ / جو دل ہوا ہی صدق سے قربان دستگیر

سب اولیائے کامل وابدال و غوث و قطب / صف باندھکر کھڑے ہین بایوان دستگیر

ہین آرزو مین جن و بشر اس جناب کی / قدسیان ہین تابع فرمان دستگیر

گلشن مین کائنات کے از لطف خاص حق / سرسبز ہی مدام خیابان دستگیر

ہین ہی زبانکو طاقت توصیف آنجناب / سکتا نہین قلم جو لکھے شان دستگیر

جو خاندان مخبر صادق کا ہی عدو / کاری ہی اوسکے سینے مین پیکان دستگیر

محسن نے آستان ارادت پہ سر کو رکھہ / پکڑا ہی دلکے ہاتھ سے دامان دستگیر

قصیدۂ حسن در زبان فارسی

سرتاج پیران پیر من سلطان عبدالقادر است / ماہ منور میر من سلطان عبدالقادر است

ہم پیر من ہم میر من ہم در دل تحریر من / ہم بر زبان تقریر من سلطان عبدالقادر است

چون خاطر دلگیر من گردد کند تدبیر من / صد رحمت بر پیر من سلطان عبدالقادر است

ہم سرور و سالار دین ہم رہبر راہ یقین / ہم صاحب تاج و نگین سلطان عبدالقادر است

ہم سرور اہل صفا ہم مظہر نور خدا / ہم نور چشم مرتضیٰ سلطان عبدالقادر است

صاحب کریمان و کرم مرشد مکمل محترم / ہم در عرب ہم در عجم سلطان عبدالقادر است

شاہ ولایت شاہ ما شاہ شفاعت خواہ ما / شمع شبستان راہ ما سلطان عبدالقادر است

مقبول درگاہ خدا منظور در ہر دو سرا / مشہور در ارض و سما سلطان عبدالقادر است

سرتاجداران جہان زیر قدم قطب زمان / شاہنشہ عالی مکان سلطان عبدالقادر است

روشن تر از شمس و قمر در بحر و بر در خشک و تر / صاحب ولایت سربسر سلطان عبدالقادر است

گوہر ز درج مصطفیٰ سرو ز باغ لا فتیٰ / سردفتر کل اولیا سلطان عبدالقادر است

چشم و چراغ مرتضیٰ فرزند حسن المجتبیٰ / نسل شہید کربلا سلطان عبدالقادر است

ابرِ عطا بحرِ سخا کانِ حیا مشکلکشا — شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ سلطان عبد القادر است

حکم تو در ہر دو جہان قطب زمان کہف امان — ناصر معینِ بیکسان سلطان عبد القادر است

قصیدہ یوسف

رموز آگاہِ یزدانی محی الدین جیلانی — مدارِ فیض حقانی محی الدین جیلانی

دماغ افروز انسانی عیارِ نقد حق دانی — کراماتوں میں لاثانی محی الدین جیلانی

بیقین محبوب سبحانی مقرر قطب ربانی — بلاشک غوث صمدانی محی الدین جیلانی

رسول اللہ کے فرزند علی کے لاڈلے دلبند — ہیں زہرا کے جگر پیوند محی الدین جیلانی

دُرِ بحرِ حسن سرو حسینی کان کے گوہر — دو جگ کے صاحب افسر محی الدین جیلانی

شہ والا مناقب ہیں کمالاتوں کے صاحب ہیں — نبی صاحب کے نائب ہیں محی الدین جیلانی

امام الاولیا امجد امیرِ کشورِ سرمد — ہیں شیخ امتِ احمد محی الدین جیلانی

چراغِ خانہ ایقان فروغ گوہر احسان — نسیم گلشن ایمان محی الدین جیلانی

مہ برجِ عنایت ہیں خور چرخ ہدایت ہیں — شہ ملک ولایت ہیں محی الدین جیلانی

سر سردار مقبولان شہ افراد مجذوبان — ہیں شمع جمع محبوبان محی الدین جیلانی

امین بارگاہ حق سراج الاصفیا مطلق — غیاث الخلق ہیں برحق محی الدین جیلانی

گلِ گلزار وحدت ہیں بہار باغ صفوت ہیں — ہمارے حق میں رحمت ہیں محی الدین جیلانی

حبیب اللہ عالیشان عظیم القدر والبرہان — عمیم الفیض والاحسان محی الدین جیلانی

ولیوں کے ہیں سلطان مسلمانوں کے پشتیبان — ملاذِ صفوتِ آئینان محی الدین جیلانی

سخی فیاض دوران ہیں کرم بخش جہان ہیں — عطا پاش جہان ہیں محی الدین جیلانی

مریدی لاتخف سنکر ہوئے ہم شادمان یکسر — بس ایسے پیر ہیں سر پر محی الدین جیلانی

تجھے یوسف ہے اب کیا غم بفضل حق ہوا خورم — مدد تجھ کو تو ہیں ہر دم محی الدین جیلانی

مخمسات و مسدسات آمد و الوداع ماہ رمضان شریف

مسدس منظور

مرحبا ای شہر رمضان مرحبا — مرحبا ای شہر غفران مرحبا

مرحبا ای نورِ ایمان مرحبا | مرحبا ای ماہِ لمعان مرحبا
مرحبا شہر ہدیٰ خوش آمدی | مرحبا صد مرحبا خوش آمدی

ہوئے ہیں خوش ہوکے ہر مومن ہمیں | ہوگئیں رشک ارم سب مسجدیں
کل سنا ہم نے یہہ جاکر باغ میں | شوق سے کہتی تھیں ساری بلبلیں
مرحبا شہر ہدیٰ خوش آمدی | مرحبا صد مرحبا خوش آمدی

مچ رہی ہی دھوم باغیچے میں کیا | کیتکی بیل اور چمیلی موتیا
خندہ زن ہیں ہوکے شادان جابجا | بیت یہہ پڑھتے ہیں غنچے مسکرا
مرحبا شہر ہدیٰ خوش آمدی | مرحبا صد مرحبا خوش آمدی

رنگ لایا ہی خوشی کا سب چمن | سرخ ہی لالہ کے بر میں پیرہن
سبز اور شاداب ہیں سب نیکے بن | باغبان کہتا ہی خوش ہو یہہ سخن
مرحبا شہر ہدیٰ خوش آمدی | مرحبا صد مرحبا خوش آمدی

اوسکی ہی تعظیم کو اب سب کے سب | سرو اک پانون کھڑے ہیں باادب
سرنگون استادہ شبو ہی عجب | یہہ صدا کہتی ہی قمری جب نہ تب
مرحبا شہر ہدیٰ خوش آمدی | مرحبا صد مرحبا خوش آمدی

اوسکے آنے سے ہر اک مسرور ہی | جلوہ گر سب مسجدوں میں نور ہی
ذکر سے خالق کے دل معمور ہی | سب کو یہاں روز یہہ مذکور ہی
مرحبا شہر ہدیٰ خوش آمدی | مرحبا صد مرحبا خوش آمدی

اب میں اس آمد کو کرکر اختتام | یہہ دعا مانگوں ہوں حق سے صبح و شام
خوش رہوں از برکتِ ماہِ صیام | بیت یہہ منظور لکھہ بس والسلام
مرحبا شہر ہدیٰ خوش آمدی | مرحبا صد مرحبا خوش آمدی

مسدس غضنفر

مرحبا ای شاہِ شاہان مرحبا | مرحبا ای تاجِ سلطان مرحبا
مرحبا ای میرِ سامان مرحبا | مرحبا ای ماہِ سبحان مرحبا

مرحبا ای مہر تابان مرحبا / مرحبا ای ماہ رمضان مرحبا

مرحبا کہتے ہین ختم المرسلین / مرحبا فرماتے ہین اصحاب دین
مرحبا سارے ملک اور حور عین / مرحبا کہتے ہین تجھکو مومنین
مرحبا دُرِّ درخشان مرحبا / مرحبا ای ماہ رمضان مرحبا

تیرے آنے سے ہوا گلزار دین / تیرے آنیسے ہوا اظہار دین
ای مہ برج شرف سالار دین / تیرے آنے سے ہوا انوار دین
مرحبا اسرار یزدان مرحبا / مرحبا ای ماہ رمضان مرحبا

درد عصیان کا تو ہی درمان ہی / روزہ دارونکا تو ہی ایمان ہی
عاصیون کے واسطے غفران ہی / جان ہماری تیرے پر قربان ہی
مرحبا عیسیٰ دوران مرحبا / مرحبا ای ماہ رمضان مرحبا

ہی یہی عرض غضنفر کردگار / کر نہ مجھکو حشر مین تو شرمسار
از طفیل پنجتن اور چار یار / بہر رمضان کیجیو بیڑہ سے پار
مرحبا ای نور ایمان مرحبا / مرحبا ای ماہ رمضان مرحبا

مسدس منظور

مومنو رتبہ ماہِ رمضان دیکھو تم / آیۂ انزل فیہ القرآن دیکھو تم
روز نوروز ہی شب عید عیان دیکھو تم / مسجدین ہوگئین گلزارِ جنان دیکھو تم
روز روزہ مین گذارین دم افطار ہی عید / کیا مزیکا ہی مہینا کہ کئی بار ہی عید

اہل ایمان کو یہہ نعمت مہ رمضان سے ملی / سب مسلمانون کو فرحت مہ رمضان سے ملی
زندگانی کو حلاوت مہ رمضان سے ملی / صوم وصلوٰۃ کی لذت مہ رمضان سے ملی
آج ہر شخص ہی گلبانگ زنان ہستی مین / پہر سر آئے ہین غلمانِ جنان ہستی مین

تختۂ گلشن فردوس ہی ہر مسجد یہان / خم محراب ہی ابروئے حسینانِ جہان
اسمین قندیلون کے جہومر کی پہبن یون ہی عیان / جون مہِ نو کے ہو نزدیک ثریا لمعان
دلسے تاریکیِ عصیان کا جو غم دور ہوا / سب پہ روشن ہی جہان نور علی نور ہوا

ہم خوشی میں تھے نہ تھا ماہ کو بالکل افسوس
ہوگا اب درہم و برہم یہہ تحمل افسوس

کہ وداعِ مہ رمضان کا اوٹھا غل افسوس
ہوش پرّان ہیں میرے صورتِ بلبل افسوس

نوحہ گر کیون نہون مرغانِ چمن وا دریغ

غنچہ غنچے ہی تو نکلے ہی صدا وا دریغ

سرخ اور سبز جو قندیلون کی یاد آئی بہار
ہمکو بیمار نظر آتے ہین اب نخل چنار

دلکے داغون نے ہرے داغ دکھائے اکبار
دلمین ہر ایک کے اس سوز کے شعلے ہین ہزار

یہہ خبر گرم ہے رمضان سفری ہی صد حیف

مہ لمعان چراغِ سحری ہی صد حیف

حیف افسوس کیا گو کہ زبانی ہم نے
لیلۃ القدر کی کچھ قدر نہ جانی ہم نے

مہِ رمضان کی دلے اتش نہ مانی ہم نے
داغ عصیان پہ نہ کی آب فشانی ہم نے

دن گذارا نہ اطاعت نہ شب داری کی

خواب تعبیر ہی اس غفلت بیداری کی

یارب اب مین بطفیلِ رمضان شاد رہون
رشتۂ فکر کی پابندی سے آزاد رہون

اپنے ہچشمون کے غنچے ہین مین آباد رہون
یعنی سرسبز سدا صورتِ شمشاد رہون

چشم امید یہہ رکھتا ہی خدا سے منظور

ہو بدل میری خطا عین عطا سے منظور

مسدس غضنفر

اللہ کے بندو یہہ عنایت کے دن آئے
یہہ کاشف اسرار حقیقت کے دن آئے

ہوتے ہین گنہ دور قرابت کے دن آئے
رمضان مبارک ہین سعادت کے دن آئے

یہہ یعنی احکامِ شریعت کے دن آئے

ایمو منو واللہ عبادت کے دن آئے

رمضان مین نازل ہوا قرآن ہی یارو
ایمان بھی اللہ پہ قربان ہی یارو

قرآن سے اور صوم سے ایمان ہی یارو
قربان محمد کے ہون ارمان ہی یارو

ارمان بھرے کیا ہی محبت کے دن آئے

ایمو منو واللہ عبادت کے دن آئے

ای صادقِ دیندار عبادت مین ہو مشغول
مقبول ہی جو راہ خدا مین ہوا مقتول

مشغول عبادت سے تو عابد ہوا مقبول
مقبول وہ ہی صوم سے اپنا رکھے معمول

معمول ہو کیونکہ شفاعت کے دن آئے

ایمو منو واللہ عبادت کے دن آئے

خورشید ضیا مظہر انوار خدا ہی

واللہ کہ اس ماہ سے ایمانکی ضیا ہی

سب مومن و دیندار کا یہہ عقدہ کشا ہی — نام اسکا مبارک مہ رمضان بڑا ہی
پُرنور ہوئی چشم بصارت کے دن آئے — ایمومنو واللہ عبادت کے دن آئے

آئی جو شب قدر بڑی قدر ہوئی ہے — کیا قدر ہی مومن کی جبین بدر ہوئی ہی
اور بدر سے پُرنور سوا صدر ہوئی ہی — مشرک و منافق مین بڑی غدر ہوئی ہی
کر نفس جہاد ابتو شہادت کے دن آئے — ایمومنو واللہ عبادت کے دن آئے

کچھ غم نہین ہی تجھکو ثنا خوان پیمبرؐ — بخشیگا گناہون کو تیرے خالق اکبر
رمضان مبارک ہین شفیع تیرے مقرر — بھر لے گل مقصود کو دامن مین غضنفر
کیا فصل بہاری مین طراوت کے دن آئے — ایمومنو واللہ عبادت کے دن آئے

مسدس منظور

مہ رمضان کے آنے کا ہوا غل پیدا — مسجدون مین ہوا یکبار تجمل پیدا
باغ دین کا ہوا اس باغ مین پھر گل پیدا — یہہ صدا شوق سے کرنے لگی بلبل پیدا
صائمو مژدہ ہو پھر ماہ صیام آپہنچا — یار کے شربت دیدار کا جام آپہنچا

آج فانوس و قنادیل کی تیاری ہے — سرخ قندیل کوئی اور کوئی زنگاری ہے
شمع کو خوف الٰہی سے بس زاری ہے — ذکر مولا مین پتنگو بھی بیداری ہے
خواب غفلت مین اب ان رندو کو جو سوویگا — وہ قیامت مین ندامت سے بہت رووےگا

شمع و قندیلین جو روشن ہوئین یکبار سبھی — آتش رشک سے چلنے لگے کفار سبھی
مئ فرحت سے مسلمان ہوئے سرشار سبھی — پر عبادت مین ہین معبود کے ہشیار سبھی
یعنی اس ماہ مبارک مین بہت شاد ہین ہم — فکر دنیا کی اسیری سے بس آزاد ہین ہم

جا بجا نور نے از بس ہے تجلی پائی — لیلۃ القدر جو ماہ رمضان مین آئی
خوب فرحت ہمین مولا نے عطا فرمائی — سب مہینون مین اسی ماہ کو ہے سربائی
لحن داؤدی سے قرآن جو پڑھے جاتے ہین — آسمانون سے ملک سننے کو سب آتے ہین

دھوم ہر سو ہے یہی حضرت رمضان آیا — ظلمت کفر خجل ہے مہ لمعان آیا
کہتا مسجد مین یہہ ہر صاحب ایمان آیا — ہے پیمبرؐ پہ اسی ماہ مین قرآن آیا

رتبہ اسکا نہو کیون مثل فلک صلِ علیٰ
جسکی توصیف مین کہتے ہین ملک صلِ علیٰ

مہ رمضان کی کیا بات ہے سبحان اللہ
جلوہ گر نور ہر اک رات ہے سبحان اللہ
روز و شب ذکرِ عبادات ہے سبحان اللہ
شب کو بیدار ونپہ صلوٰت ہے سبحان اللہ
دیندار ونکے ہوئے کیسے بلند آج نصیب
یعنے ہر ایک مسلماں کو ہے معراج نصیب

حق کا رستہ مہِ رمضان نے سمجھا یا بیشک
ہے اجالے مین اندھیرے سے یہہ لایا بے شک
ہٰن ہدایت کا دیا اسنے دکھایا بیشک
اب یہہ ہے مقصد منظور جو چاہا بیشک
ظلمت قبر کے ہاتھو نسے جب آگیا ہو تمکین
روشنی اس مہ روشن کی وہان پاو تمکین

مسدس غضنفر

ہر رات شب برات ہے ہر دن ہے روزِ عید
کیا مسجد و تمکین نور ہے رمضان مین پدید
شادی قریب ہوگئی غم ہوگیا بعید
ملنے سے شب قدر کے ہے یار و خدا کی دید
صدقے سے اب رسول کے بیشک یقین ہوا
رمضان شریف حاوی خلدِ برین ہوا

حاجت روئے خلق ہے مشکلات دین
مقبولِ کردگار شفاعاتِ مسلمین
ہے مثل خضر راہ نما صادق الیقین
رمضان کا مہ ہے مہر لقا بہر مومنین
صدقے سے اب رسول کے بیشک یقین ہوا
رمضان شریف حاوی خلدِ برین ہوا

منبر پہ نور قدرت حق کا اثر ہے آج
قندیل ہر ایک شمع صفت جلوہ گر ہے آج
ہر خانۂ خدا کا بلندی پہ در ہے آج
عرش خدائے پاک یہ بھی کروفر ہے آج
صدقے سے اب رسول کے بیشک یقین ہوا
رمضان شریف حاوی خلد برین ہوا

رونق فزائے باغ جہان سید البشر
ابر عطا و بحر کرم صادق الخبر
آنکھون کا نور تازگیِ نخل بارور
رمضان شریف رہبر الیاس اور خضر
صدقے سے اب رسول کے بیشک یقین ہوا
رمضان شریف حاوی خلد برین ہوا

مقبول کر دعا یہہ غضنفر کی اے خدا
رکھہ باز شرک سے مجھے از بہر مصطفیٰ
صدقہ تیرے رسول کا ایمان سے اٹھا
رمضان کے طفیل دے باغِ ارم مین جا
صدقے سے اب رسول کے بیشک یقین ہوا
رمضان شریف حاوی خلدِ برین ہوا

مسدس منظور

مژدہ ہوا ای شایقِ ماہِ صیام	ماہ نو جھک جھکے کرتا ہی سلام
عید جانا اب ہمکو ہر صبح و شام	خرمی سے رخ بنے ماہِ تمام
ماہ رمضان سے ہراک دل شاد ہی	شہر مین ہر سو مبارکباد ہی
خرمی کا ہی فزون جاہ و جلال	ہی ہراک محراب مسجد اب ہلال
حلقۂ قبلہ نما عین الجمال	ہی عیان نور الٰہی کا جمال
آنکھ مین عکس امام اس آن ہی	مقتدی کی صف بصف مژگان ہی
آیۂ نور آج سارا شہر ہی	قاریِ والشمس رشکِ مہر ہی
ہل اتی کا ذاکر اب سب دہر ہی	سورۂ کوثر کی ہم کو لہر ہی
ذکر باری لب پہ ہی شاداب ہین	پیاس کیا روزہ مین ہو سیراب ہین
پڑھتے ہین قرآن سارے مومنین	سورۂ اسری ہی اب معراجِ دین
آیۃ الکرسی ہی یہان کرسی نشین	سورۂ اخلاص ہی دل مین مکین
حلقۂ قندیل جائے غور ہی	سورۂ والنجم کا یہہ دور ہی
ہر شب رمضان کو تو شب قدر جان	انا انزلنا پڑھ اور کچھ قدر جان
ہر مصلی کو تو جانئے صدر جہان	سوز خوف حق کو داغ بدر جان
گر ہو شمع طور تو موسی بنے	شب کو جو زندہ کرے عیسی بنے
جلوہ گر نظرون مین سیپارے ہین آج	سات پردے آنکھ کے تارے ہین آج
ہفت قاری ہفت سیپارے ہین آج	جزو ہیفتے ناظران سارے ہین آج
ناظرہ خوان ہون ہی حافظ میرا	ہم سبق طفل دل اب میرا
ماہ رمضان اب طرب افروز ہی	روز روزے سے ہمین نوروز ہی
دل ہمارا خرمی اندوز ہی	شغل شربت خوریونکا روز ہی
میٹھی نظرونکا یہہ ایما ہی مدام	شربت بادام ہی آنکھونکا جام
اس مہ رمضان مین شاہ دو جہان	راستی پہ لاکے جون سرو روان

بخشے سرسبزی ہراک کو ہر زمان — طوق تقوی پہنے سر قمری یہان
شاخ گل سا سر عبادت مین جھکائین — اسکا ثمرہ پاکے گلچھرے اڑائین
ہجر مژگان اب آنکھونسے اوٹھا — کر رہا ہون عین قبلہ مین دعا
بہر قرآن بہر ختم الانبیا — اس مہ رمضان کے صدقے ای خدا
قرب فرحت بخش غم کو دور کر — التجا اپنی میری منظور کر

مسدس مصنفہ

گوہر بحر عبادت ہین یہہ رمضان شریف — رہبر راہ ہدایت ہین یہہ رمضان شریف
معدن جود و سخاوت ہین یہہ رمضان شریف — گلبن باغ ریاضت ہین یہہ رمضان شریف
روزہ دارونکی شفاعت ہین یہہ رمضان شریف — اور نمازونکی شہادت ہین یہہ رمضان شریف

لا کیا جبتا یہہ فضیلت کا ہی اللہ اللہ — اس مہینے کی برکت سے گنہ بخشے الٰہ
حور و غلمان کرین جنکی ثنا شام و پگاہ — بارہا اسکی ثناخوان ہین ملایک ذیجاہ
باغ فردوس حقیقت ہین یہہ رمضان شریف — دین و ایمانکی حفاظت ہین یہہ رمضان شریف

مرحبا سید مرسل اسے فرماتے تھے — اور اصحاب نبی سارے اسے چاہتے تھے
وحی اس ماہ مین جبریل امین لاتے تھے — اور فرقان حمید اسمین سناجاتے تھے
کیا گل باغ ریاضت ہین یہہ رمضان شریف — اور کلمہ کی صداقت ہین یہہ رمضان شریف

درد عصیان کی بہت خوب دوا ہوتی ہی — بس تہجد کے ہی پڑھنے سے شفا ہوتی ہی
للہ الحمد تراویح ادا ہوتی ہی — اس مہینے کی کہان ہمسے ثنا ہوتی ہی
مالک ملک شریعت ہین یہہ رمضان شریف — صاحب گنج ولایت ہین یہہ رمضان شریف

اس مہینے مین یہہ ہی حکم سحر کو اٹھنا — نیت صوم بھی ہو اور نمازین پڑھنا
وقت مغرب ہو تو افطار پہ لکو دھرنا — اور تراویح کو ہمراہ جماعت پڑھنا
دین احمد کی حفاظت ہین یہہ رمضان شریف — مومنو دریئے طاعت ہین یہہ رمضان شریف

اس مہینے کی فضیلت کے بیان ہین یارو — مسجد و نمین سے سبھی نور عیان ہین یارو
روزہ دارونکو یہہ فرحت کے نشان ہین یارو — لیلۃ القدر سے روشن یہ جہان ہین یارو

سب سے افضل بشرافت ہین یہہ رمضان شریف
یہہ سر راہ طریقت ہین یہہ رمضان شریف

عرض کرتا ہی غضنفر بطفیل رمضان
یا الٰہی تو میرے بخشدے سارے عصیان
بہر اصحابؓ نبی مجھہ کو ملے باغ جنان
اور صدقے سے محمدؐ کے دے حور و غلمان
بی ابواب اجابت ہین یہہ رمضان شریف
حق تعالیٰ کی عنایت ہین یہہ رمضان شریف

مسدس منظور

آج کل دھوم ہی ہر سو یہی رمضان آیا
مسجدین ہوگئین روشن مہ لمعان آیا
میزبان جسکے مسلمان ہین وہ مہمان آیا
عفو عصیان نہون کیون وہ مہ غفران آیا
اسکے جلوے سے جو صفحہ ہی منور اپنا
خامہ حمد جون مہ نو کیون نکرے سر اپنا

مسجدون مین جو مصلون کی صف آرائی ہی
باغ ہستی مین نئے سر سے بہار آئی ہی
کوئی گلگون ہی مصلی کوئی حنائی ہی
غنچۂ دل ہی کہلا مژدہ صبا لائی ہی
مصحف گل کی تلاوت مین ہین مرغان چمن
سبحہ خوان شوق سے ہین زمزمہ سنجان چمن

دام حرمان سے ہر اک شخص کو ہی آزادی
آتی ہی عالم بالا سے مبارکبادی
سبکو پہنچائی صبا نے یہہ نوید شادی
باغ تو باغ ہین ویرانے مین ہی آبادی
قمریان سرو کو منبر سمجھہ جا بیٹھین
بہر صلوٰۃ ہر اک شاخ پہ ہین آ بیٹھین

شاخ گل صورت محراب نمایان ہی آج
سبحہ خوان ہر لب برگ گل و ریحان ہی آج
باغ باغ اس سے ہر اک صاحب ایمان ہی آج
صحن مسجد کو جو دیکھو تو گلستان ہی آج
ہی یہہ منظور مجھے گرچہ ہون عاصی یارب
ساری امیدین برآوین میرے دلکی یارب

مؤلف

مومنو پھر سبب رحمت سبحان آیا
درد عصیان کے لئے عفو کا درمان آیا
غم ہوا دور قرین عیش کا سامان آیا
وجد مین سنکے یہہ ہر مرد مسلمان آیا
للہ الحمد مبارک مہ رمضان آیا
شکر صد شکر کہ رونق دہ ایمان آیا

آج ہی گلشن ہستی مین مسرت کا وفور
چمن چہرۂ مومن ہی گلستان سرور
مسجد و منبر و محراب ہین سارے پرنور
ہر مصلی یہی کرتا ہی خوشی سے مذکور

للہ الحمد مبارک مہ رمضان آیا
شکر صد شکر کہ رونق دہ ایمان آیا

مژدہ ای مومنو بر آئی تمنائے دلی
بعد اک سال کے اس ماہ کی صورت دیکھی
للہ الحمد مبارک مہ رمضان آیا

خواب غفلت سے اٹھو مہر ہوئی سبحانکی
سجدۂ شکر کرو اب بجناب احدی
شکر صد شکر کہ رونق دہ ایمان آیا

ایکبیک صبح کو مین جانب گلشن جو گیا
ہر روش خوب سا پھر پھر کے تماشا دیکھا
للہ الحمد مبارک مہ رمضان آیا

گل خورشید کا اور نسترن و نسرین کا
گوش زد ہوتی تھی ہر گل کے دہن سے یہہ صدا
شکر صد شکر کہ رونق دہ ایمان آیا

تہنیت مین تیری مرغان چمن خوش ہو کے
لو نہالان چمن مین بھی یہی تھے چرچے
للہ الحمد مبارک مہ رمضان آیا

شادمانی کے اڑاتے تھے سبھی گلچھرے
دہن بلبل گلشن سے یہہ گل جھڑتے تھے
شکر صد شکر کہ رونق دہ ایمان آیا

تیری آمد سے خوشی ایسی ہی در باغ جہان
حورین بھی گل کی روش ہو کے خوشی سے خندان
للہ الحمد مبارک مہ رمضان آیا

جامۂ تن مین نہین پھولے سماتے غلمان
مثل بلبل یہی کہتی ہین وہ ہو کر شادان
شکر صد شکر کہ رونق دہ ایمان آیا

ختم کر یہان سے وفا آگے نہ دے طول کلام
بھیج اب احمد مختار پہ صلوٰۃ و سلام
للہ الحمد مبارک مہ رمضان آیا

تجھ مین کیا تاب جو لکھے صفت ماہ صیام
عفو عصیان کی دعا کیون نہ کرین حق سے مدام
شکر صد شکر کہ رونق دہ ایمان آیا

الوداع ماہ رمضان المبارک

الوداع ای ماہ رمضان الوداع
الوداع ای ماہ احسان الوداع
الوداع ای ماہ یزدان الوداع

الوداع ای ماہ غفران الوداع
الوداع ای ماہ ایمان الوداع
الوداع ای مونس جان الوداع

گلشن آباد جہان برباد ہے
ہر قمری طوق اب شمشاد ہے
الفراق ای ماہ یزدان الفراق

بار غم سے خم ہر اک ناشاد ہے
جائے شکوہ کو لب پہ یہہ فریاد ہے
الفراق ای مونس جان الفراق

کیون نہ دل اب باغکا ہو خار خار
ہی دلِ لالہ ہزارہ داغدار
کاوش غم سے ہی ہر غنچہ فگار
صرصرِ غم سے ہین نالان نخل وبار
الفراق ای ماہِ یزدان الفراق
الفراق ای مونس جان الفراق

سینۂ گلبن پہ گل ہین مثلِ داغ
عندلیبونکا پریشان ہی دماغ
گل نظر آتا ہی لالہ کا چراغ
نوحہ گر ہین مرغ خوش الحان باغ
الفراق ای ماہِ یزدان الفراق
الفراق ای مونس جان الفراق

ہر مصلّی مرگ پر آمادہ ہی
رشتۂ جان موئے آتش دادہ ہی
جو مصلی خاک پر اُفتادہ ہی
جادۂ ملکِ فنا سجّادہ ہی
الفراق ای ماہِ یزدان الفراق
الفراق ای مونس جان الفراق

ہی بُری حالت ہماری وادریغ
اشک ہین آنکھونسے جاری وادریغ
رات دن ہی بیقراری وادریغ
آب و دانہ سے ہین عاری وادریغ
الفراق ای ماہِ یزدان الفراق
الفراق ای مونس جان الفراق

ماہ رمضان کے عجائب روزنہ تھے
دور ہین ہم شب کو شب افروز تھے
بلکہ تیس انتیس یہہ نوروزنہ تھے
رُوز روزے سے شرف اندوز تھے
الفراق ای ماہِ یزدان الفراق
الفراق ای مونس جان الفراق

نور کا مینار یہہ جو تھا ظہور
یہہ سمجھاتا تھا تجلّی کا وفور
کہتے تھے روشندل اس کو نخل طور
دیکھہ لو سروِ چراغان ہی حضور
الفراق ای ماہِ یزدان الفراق
الفراق ای مونس جان الفراق

ہی یہہ منظور اب مجھے بارِ الٰہ
پاؤن ملکِ آخرت کو عیدگاہ
خوش رہون دنیا مین مین شام و پگاہ
زندگی مین لب پہ ہو یہہ آہ آہ
الفراق ای ماہِ یزدان الفراق
الفراق ای مونس جان الفراق

مسدس ادراک

فروغِ ذرہ را مہرِ درخشان ساختی رفتی
بنائی دین را برتر زکیوان ساختی رفتی

گدائے فقر را رشک سلیمان ساختی رفتی | غرض در بوستان دین چه عنوان ساختی رفتی
فضائے صحن عالم را گلستان ساختی رفتی | مرید کفر عصیان را مسلمان ساختی رفتی

تیرے تشریف لیجانے سے ایماہ بلند اختر
کیا تجھہ کو خدا نے نور کے دریا کا ہی گوہر
مثال آئینہ حیرت میں ہیں شمس و قمر یکسر
ہر اک بلبل بھی گلشن میں یہہ کہتی ہی بچشم تر
فضائے صحن عالم را گلستان ساختی رفتی | مرید کفر عصیان را مسلمان ساختی رفتی

برنگ حال ہوں ماہ ذو الاکرام کے صدقے
تیرے آغاز کے قربان تیرے انجام کے صدقے
گھڑی اور ساعتیں گن گنکے اس ایام کے صدقے
یہہ سب کچھہ ایکطرف ہوں دلسے تیرے نام کے صدقے
فضائے صحن عالم را گلستان ساختی رفتی | مرید کفر عصیان را مسلمان ساختی رفتی

تیری دلسے ثنا کی ہی خدا کے دوستداروں نے
فضیلت دلسے مانی انبیا کے دوستداروں نے
کیا ہی پیار تجھکو مصطفے کے دوستداروں نے
تیری تکریم کی ہی اولیا کے دوستداروں نے
فضائے صحن عالم را گلستان ساختی رفتی | مرید کفر عصیان را مسلمان ساختی رفتی

لکھوں مضمون رنگین شاخ گل کا گر قلم ہووے
سیاہی میں تجلی سنگ اسود سے رقم ہووے
عوض کاغذ کے گرد فرزمانیکا بہم ہووے
تیری تعریف پھر ادراک سے بے شک رقم ہووے
فضائے صحن عالم را گلستان ساختی رفتی | مرید کفر عصیان را مسلمان ساختی رفتی

مسدس میاں سمجھو

خون جگر کے پینے کا غنچے نے اب کام لیا
طوق الم دے قمری کو بلبل سے آرام لیا
چھوڑ خوشی کا لالہ نے ہاتھ میں خونکا جام لیا
ہائے ستانیکا ہی بس تو نے فلک اب کام لیا
جبکہ وداع رمضانکا باد صبا نے نام لیا | ہوش چمن کے جاتے رہے گل نے کلیجا تھام لیا

آج جو ہمنے مومن کو دیکھا سو بس طغیانی میں ہی
صحن چمن میں دیدۂ نرگس شبنم سا جریانی میں ہی
دیدۂ تر کے فیض سے ہر کشتی دل طوفان میں ہی
آہ کی صورت سرو بنائے آج ہر اک بستانی میں ہی
جبکہ وداع رمضانکا باد صبا نے نام لیا | ہوش چمن کے جاتے رہے گل نے کلیجا تھام لیا

آج زحلقہ ڈالے ہوئے یہہ زمین پر گردون ہی
آج ہجوم غم سے لرزاں دشت میں بید مجنون ہی
گرکے بگولیکا یہہ بہانا خاک اڑاتا ہاموں ہی
کچھہ نہ ہی غم یہہ دشت میں ہے اہل چمن بھی محزون ہی

جبکہ وداع رمضانکا بادصبانے نام لیا ہوش چمن کے جاتے رہے گل نے کلیجا تھام لیا

تار سرشک سرخ نہ ٹوٹے اپنا خبردار ای آنکھو ہار یہہ جو گوندھے لعل کا ہیگا ٹوٹے نہ زنہار اے آنکھو
لٹتے ہی رکھو یہہ بچھے گوہر شہوار ای آنکھو آتش غم سے کہے تھا بلبل بلبل بیمار ای آنکھو

جبکہ وداع رمضانکا بادصبانے نام لیا ہوش چمن کے جاتے رہے گل نے کلیجا تھام لیا

آجکی شب ہر مسجد مین ختم ہوئے بس ختم قرآن سوز الم سے لبکہ ہوا ہے قندیلونکو آج قران
حوض کی چھاتی یون ہے ابھری جین یادہ تر ہو جلوہ کنان پشت دوتا محراب ہے غم سے جھکے ہین چمن مین سائبان

جبکہ وداع رمضانکا بادصبانے نام لیا ہوش چمن کے جاتے رہے گل نے کلیجا تھام لیا

آج گھر کی ہی تسبیح سب کے دست مژگان مین زور بہا ہے لخت جگر ہی سبکی چشم گریان مین
سر پیٹے ہے سر چراغان آج یہہ جان سوزان مین ہمنے سنا ہے آج ای سمجھو یون جاکر بستان مین

جبکہ وداع رمضانکا بادصبانے نام لیا ہوش چمن کے جاتے رہے گل نے کلیجا تھام لیا

مخمس فرحت بر غزل حافظ رح

عجب یہہ شور گلستان مین ہی کہ ہائے فراق ہر ایک گل سے یہہ آواز ہی کہ وائے فراق
بسحر سحر یہہ ہی بلبل کی یہہ نوائے فراق مباد کس چو من خستہ مبتلائے فراق

کہ عمر من ہمہ بگذشت در بلائے فراق

کہین چمن مین صدا ہی کہ ہائے آئی خزان کہین یہہ شور ہی بس ہی بہار گل مہمان
کہین یہہ کہتی ہی بلبل یہہ گل سے ہو خندان غریب و عاشق و مسکین فقیر و سرگردان

کشیدہ محنت اندوہ و دردہائے فراق

خزان اب آگئی گلشن پہ وائے وائے ستم بہار گل کی لگی ہونے دن بدن اب کم
یہہ عندلیب چمن رو رو کہتی ہی ہر دم کجا روم چکنم حال دل کرا گویم

کہ داد من بستاند دہد سزائے فراق

فغان و شور چمن مین یہ دیکھہ کر اوسم لگا مین پوچھنے ای باغبان یہہ کیا ہی ستم
جواب دہ یہہ ہوا مجھہ کو دیکھکر بہ غم فراق را بہ فراق تو مبتلا سازم

چنانکہ خون بچکانم ز دیدہ ہائے فراق

ستم یہہ ماہ کے جانیکا کیا ہوا ہی بپا
لب جو سرو پہ قمری کی بس یہی ہی صدا
ہر ایک مرغ چمن تڑپے نیم بسمل سا
من از کجا و فراق از کجا و غم ز کجا
نگر بزاد مرا مادر از برائے فراق

بیان فرقت رمضان کا کیا کرو نمین رقم
کہان تلک ہو بیان فرقتِ مہِ اعظم
روان کرینگے ہیں یہہ خون جگر سے اپنے قلم
اگر بچنگ من افتد فراق را بکشم
زآب دیدہ دہم باز خونبہائے فراق

فراق اب مہ رمضانکا ہی عیان شب و روز
تیری یہہ سنکے ای فرحت یہان فغان شب و روز
رقم کریگا کہان تک تو یہہ بیان شب و روز
ازین سبب من و حافظ جو بلبلان شب و روز
جو بلبل سحری میزنم نوائے فراق

مسدس غضنفر

غلغلہ کون و مکانمین یہہ ہوا جاتے ہین
نکہت گلشن دین لیکے یہہ کیا جاتے ہین
چمن دہر سے یہہ مثل صبا جاتے ہین
طائر رنگ صفت اوج ہما جاتے ہین
اپنے مولا کی طرف کرنے ثنا جاتے ہین
الوداع آہ یہہ رمضان ہدا جاتے ہین

ثانیِ نوح تیری ذات تھی ای ماہِ شریف
تو سلیمان ہی ہمارا تو ہین ہم مورِ ضعیف
غرق ہی بحر گنہ مین یہہ دل زار و نحیف
گلشن فیض خلیلی ہی تیری بوئے لطیف
سو مسیحائے زمان دارِ شفا جاتے ہین
الوداع آہ یہہ رمضانِ ہدا جاتے ہین

اہلِ دین کو تیرے آنیسے خوشی رہتی ہی
تیرے ہونیسے شیاطین کی کمی رہتی ہی
مشرک و کافر و بیدین کو غمی رہتی ہی
صفِ اسلام عبادت مین جمی رہتی ہی
آج وہ مظہر انوارِ خدا جاتے ہین
الوداع آہ یہہ رمضانِ ہدا جاتے ہین

تیرے جانے سے سبھی آہ پریشان ہوئے
مرغ بسمل کی طرح ہجر مین غلطان ہوئے
شاد کافر ہوئے مغموم مسلمان ہوئے
خوف عقبیٰ کے سبب جان سے بیجان ہوئے
دینِ ہارونکے شہ عقدہ کشا جاتے ہین
الوداع آہ یہہ رمضان ہدا جاتے ہین

بدعت و شرک سے اللہ بچالے مجھ کو
ساتھ ایمان کے دنیا سے اٹھالے مجھکو

مثل قندیل سحری کوئی دم کا مہمان ‌ ‌ شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن

داغ دل سینہ میں روشن ہیں مسلمانوں کے یوں ‌ ‌ مسجد و تکیں ہوں قنادیل شب ختم کو جوں
قمقمے رنگ کے جوں یوں دل مومن ہی خون ‌ ‌ کیوں نہ سمجھو کی بہیں چشم سے اشک گلگون
مثل قندیل سحری کوئی دم کا مہمان ‌ ‌ شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن

مسدس فرحت

فکر رسا یہہ اپنی پریشان آج ہے ‌ ‌ طوطی یہہ اپنے طبع کی حیران آج ہے
بلبل سے ختم سیر گلستان آج ہے ‌ ‌ بس باب ہشتمی کی سبق خوان آج ہے
ای طائر فہم تو سبق پڑھلے آج کا ‌ ‌ برگشتہ حال ہے اندنوں اپنے مزاج کا

رخصت طلب جہان سے رمضان آج ہے ‌ ‌ اک عالم اسکے جانے پہ نالان آج ہے
جو اسکا ہی رفیق وہ گریان آج ہے ‌ ‌ مانند شکل آئینہ حیران آج ہے
راہی جہان سے درد کا حکیم ہے ‌ ‌ صد حیف سر لشکر کا بس اب دل دو نیم ہے

الفت بہت ہر اک کو ہی اس ماہ صوم کی ‌ ‌ فرقت نہیں گوارا ہی واللہ صوم کی
ڈوبیں اگر ملے کوئی جا چاہ صوم کی ‌ ‌ ملتی نہیں ہی ہو گئی گمراہ صوم کی
فرصت تو سانس کی بھی نہیں آہ کیا کریں ‌ ‌ کیا بے بسی ہی ای میرے اللہ کیا کریں

گردونیہ گم یہہ نیر اعظم ہی کس لئے ‌ ‌ چھایا ہوا یہہ ابر سیہ نم ہی کس لئے
شور و فغان یہہ عالم پر غم ہی کس لئے ‌ ‌ بے چین برق ابر میں ہر دم ہی کس لئے
باران نہیں ہی اشک یہہ گلگون چرخ سے ‌ ‌ رنگ شفق نہیں ہی جگر خون چرخ سے

ہر اک چمن میں باد خزان سے خزان ہوئی ‌ ‌ خندیدگی گلوں کی خزان سے نہان ہوئی
نالوں سے عندلیب کے بیجان سی جان ہوئی ‌ ‌ حال چمن میں کیا کہوں قاصر زبان ہوئی
بھالے سرو نے کھینچے ہیں قمری کے جان پہ ‌ ‌ ہنگامہ حشر کا ہی بپا گلستان پہ

بے فکر ہم تھے اندنوں بس خورد و خواب سے ‌ ‌ کیا تھا ہمارا رتبہ بلند آفتاب سے
مہمان ہو کے منہہ کو چھپائے نقاب سے ‌ ‌ جاتے ہیں ہمکو چھوڑ کے رمضان شتاب سے
اسوقت چین آئیگا پھر اپنے حال کو ‌ ‌ جسوقت یہہ دکھائیگا روشن جمال کو

ای طبع تجھ سے آگے میں تقریر کیا کروں
کوئی نہیں بن آتی ہے تدبیر کیا کروں
حالِ فراق صوم کو تحریر کیا کروں
فرحت خموش غم یہہ ہے دل گیر کیا کروں
دل ہر بشر کا ماہی سا بیتاب ہو گیا
صد حیف ماہ صوم گویا خواب ہو گیا

مسدس منظور

ہمارے دل پہ عجب طرح کا قلق ہے آج
سحر کی طرح جو مسجد کا رنگ فق ہے آج
فقط نہ صحن کا اس غم سے سینہ شق ہے آج
کہ زلزلہ میں زمین کا ہر اک طبق ہے آج
سب آج ہو کے بہم اتنی خاک اڑاتے ہیں
کہ ہر طبق کو زمیں کے ہوا بتاتے ہیں

ہیں گرد و خاک میں کیوں آج اہلِ دین غلطان
اوٹھے ہے کیلئے ہر سو سے آج شور و فغان
بشر زمیں پہ فرشتے فلک پہ ہیں گریان
ہے آج روز مگر رخصتِ مہِ رمضان
غمِ فراق کے ہاتھوں سے سب ہوئے پامال
پڑے ہیں خاک پہ مانندِ فرش ہو کے نڈھال

کیے ہے ذبح شبِ عید کی ہمیں تکبیر
بنا ہے تیرِ الم سقف کا ہر اک شہتیر
ہماری نظروں میں بن تیرے ایمہ تنویر
ہوا ہے ہر خمِ محرابِ مسجد اب شمشیر
ترے فراق نے یہہ کیا رنگ لایا ہے
کہ شکلِ خیر کو اب شکلِ شر بنایا ہے

دل امام چھدے کیون نہ ناوکِ غم سے
گیا جو رشتۂ اخلاص ٹوٹ تو ہم سے
نہ اشک جاری کریں مقتدی لپٹ تھم سے
بشکلِ دانۂ تسبیح چشمِ پر نم سے
ہے مرغِ قبلہ نما سا ہر اک امام کا حال
تڑپتا قبلہ کی محراب میں ہے ہو کے نڈھال

فلک نے آج یہہ کیا سنگِ تفرقہ مارا
ہر ایک حافظِ قرآن کا دل ہے سیپارا
بشکلِ آہ نمایان ہے شکلِ مینارا
سرا پا جل کے نہ کیون اپنا تن ہوا انگارا
کہ سوزِ فرقتِ رمضان سے چشم مجمر ہے
ہے عود دل تو ہر اک استخوان جگر ہے

ہے آج سینۂ مسجد پہ کوہِ غم منبر
مصلی سجدہ کا کر بہانہ پھوڑے ہیں سر
سبھوں کو قتل کیا تیغِ ہجر نے یکسر
ہر اک شہیدِ الم کہوے ہے یہہ رو رو کر
ہماری آنکھوں نے اتنا لہو بہایا ہے آج
زمین صحن بنی دشتِ کربلا ہے آج
یہی ہے آرزو منظور صبح و شام ہمیں
پھر آ کے شکل دکھاوے مہِ صیام ہمیں

کہین ہین رو رو کے مومن یہہ خاص و عام ہمین | لگی رہنے تک و دو یار کی مدام ہمین
خلش رہیے وہان تک دلمین اسکے جانے کی | کہ سنے خوشخبری یا دین اسکے آنیکی

مسدس منشی رضی الدین صاحب

آج کیا خلق مین یہہ شور اٹھا ہی افسوس | گریہ و نالہ و افسوس بکا ہی افسوس
غمزدہ نالہ کنان ارض و سما ہی افسوس | دمبدم حیرت سے آتی یہہ صدا ہی افسوس
الوداع ماہ مبارک رمضان ہوتا ہی | قالب دہر سے رخصت گویا جان ہوتا ہی

تھی تیرے آنے سے کیا دلپہ ہراک کے شادی | قید درد و الم و فکر سے تھی آزادی
جسطرف دیکھئے اس سمت کو تھی آبادی | اب خبر سن تیرے جانے کی سحب وادی
غنچہ سان چاک جگر لب پہ ہی آہ و نالہ | داغ دل سے ہی خجل داغ سیاہ لالہ

تیرے آنیسے مساجد تھین نہین باغ ارم | تیرے آنیسے ہراک حوض تھا کوثر سے نہ کم
تیرے آنیسے ہراک چاہ تھا چاہ زمزم | صحن مسجد تھا بنا رشک دہ محفل جم
اب جو تو جاتا ہی اے روح فزا جان جہان | برق و سیماب کے مانند ہراک دل ہی طپان

ہی اسی درد سے خورشید سدا تھراتا | کہکشان سانپ کے مانند ہی بس بل کھاتا
چاند داغ دل غمگین ہی اب دکھلاتا | ہر ہر اختر اسی اندوہ سے ہی گھبراتا
برق بیتاب تڑپتی ہی اسی غم سے مدام | ابر کو رونے سوا اور نہ کچھہ سوجھے ہی کام

ہی اسی مرض سے حال گل خورشید تباہ | زرد ہی رنگ گل اشرفی اس درد سے آہ
ہی اسی آگ سے سوسن کا بنا رنگ سیاہ | کوئی گل خالی نہین جسکو نہو فرقت ماہ
قمریان ہین صفت ابر سدا گریہ کنان | غم مہ مین دل بلبل ہوا شق مثل کتان

آج سب روشنی بے نور نظر آتی ہی | شمع کی طرح سے فانوس گلی جاتی ہی
شمع اس سوز مین گل تن پہ سدا کھاتی ہی | اور اس درد سے قندیل بھٹی جاتی ہی
سر پٹک جانکو دیتا ہی کوئی پروانہ | ہجر رمضان نے غرض سبکو کیا دیوانہ

یا الہی بطفیل مہ رمضان علے | بخشدے میرے سبھی جرم و قصور و خطا
مجھہ پہ خویشونپہ میرے رحم کر اور فضل سدا | رضی الدین کی مقبول زبس کر تو دعا

ساتھ ایمان کے دنیا سے اٹھالے یارب　　تیرا فردوس میں دیدار دکھادے یارب

مسدس یکتا

شور ہر سمت ہی ماتم کا الم کی ہی فغان　　کو بکو نالہ کنان پھرتے ہین سب پیر و جوان
خون کا آنکھونسے مسلمانونکے دریا ہی روان　　دیندارونکے بہی دل سے صدا ہی ہر آن
کوچکی باندھے کمر حضرت رمضان ہی آج　　الوداع ہمسے یہہ دن تیس کا مہمان ہے آج

آہ وہ دن تھے بھلے خوب ہی وہ راتین تھین　　دیندارونکی مساجد مین ملاقاتین تھین
امر معروف کی ہر آن حکایاتین تھین　　دور کل ارض و سماوات کی آفاتین تھین
دن وہ ہیہات جو ہاتھونسے چلے جاتے ہین　　اہل دین آتش فرقت سے جلے جاتے ہین

مسجدونمین وہ کہان راتون کو اہل ایمان　　پھر یہہ صلوٰۃ و تراویح کے اشغال کہان
یہہ تجمل کہان افطار کا بالذت جان　　ایک دو روز کا مہمان ہی ماہ رمضان
گل دل صایمان جون شمع و چراغان ہونگے　　سوختہ غم سے مسلمان بدل و جان ہونگے

صبر اک لخت میرے جی سے اٹھا جاتا ہی　　رنگ رخ صورت طاؤس اڑا جاتا ہی
جائے اشک آنکھونسے خون اپنی بہا جاتا ہی　　وعدۂ سال جو وہ ہمکو بتا جاتا ہی
اتنی دوری کی جدائی نہ سہی جاتی ہی　　تاب و طاقت تن عاشق سے چھٹی جاتی ہی

سب مساجد مین خزان یافتہ گلشن ویران　　کہان تسبیح کا حلقہ کہان ختم قرآن
آج کل سنتے ہین ہی کوچ یہ ماہ رمضان　　ہم گداؤنسے جدا ہوتا ہی دین کا سلطان
روزہ دارونکی غم و درد کی آواز ہین آج　　گریہ و شور بکا ماتم آغاز ہین آج

مہ رمضان مین آسودہ تھا روزے سے بدن　　رخ انور تھا مسلمانون کا خورشید روشن
کھل رہا تھا دل پژمردہ یہہ غنچہ کی نمن　　لہلہائے ہوئے رہتا تھا سدا دل کا چمن
فکر و اندیشۂ دل رنج و محن درد و بلا　　دور رہتے تھے مسلمانونکے روزے سے سدا

دیندارونکو جدائی نہین تیری منظور　　کون کمبخت کو ہی جانے سے ہان تیرے سرور
اہل اسلام ہین فرقت سے تیری دل رنجور　　سال بھر جیتے رہینگے تو ملاویگا غفور
مرگئے گر تو خدا خاتمہ بالخیر کرے　　باغ فردوس کی یکتا یہہ سدا سیر کرے

مولف

وداع رمضانکا شور ایسا جہان مین کچھ آج ہو رہا ہے — کہ ہر مسلمان سفینۂ ہوش بحر غم مین ڈبو رہا ہے
برنگ گل کرکے چاک دامن منہہ اشک خونی سے دھو رہا ہے — مثال نرگس وفور گریہ سے نور آنکھونکا کھو رہا ہے

ہر ایک مومن غم فراق مہ مکرم مین رو رہا ہے

کوئی ہی مانند ابر گریان کوئی ہی مانند رعد نالان — کوئی فراق مہ مکرم مین برق کیطرح ہی پشیمان
کسیکے چشمونکے اشک سے نوح کا ہو گیا ہی طوفان — کوئی تو مانند موج دریا پٹکتا ہی سر کو ہو ہراسان

وداع رمضان کا شور ایسا جہان مین کچھ آج ہو رہا ہے

ہر طرف مسجدونمین جاتے ہین ہر رمضانکے آہ و ماتم — سبھی مصلی جرس کے مانند نالے کرتے ہین ہو کے پر غم
ہین گلشن آباد سارے ویران الم سے بلبل ہی چشم پر نم — مرقع دہر سے خوشی کی کچھ ایسی صورت ہوئی ہی برہم

کہ ہر مسلمان سفینۂ ہوش بحر غم مین ڈبو رہا ہے

مثال ماہی تڑپتے ہین روزہ دار سارے غم و الم سے — کباب کیطرح بھن رہے ہین دل و جگر اونکے نار غم سے
بحسرت و یاس کہتے ہین سب خدا کی رحمت جدا ہے ہمسے — بحال مضطر ہر ایک حافظ وداع رمضان محترم سے

برنگ گل کرکے چاک دامن منہہ اشک خونی سے دھو رہا ہے

ہی ماہ کامل کا ایسا عالم بنا ہی گھٹکر ہلال ایسا — جگر کو اپنے فراق مین چاک اسنے مثل کتان بنایا
ہی باغ رضوان کی حور و غلمان مین اک قیامت کا شور برپا — ہر اک ملک کا فلک پہ بھی غم سے حال پر اختلال ایسا

مثال نرگس وفور گریہ سے نور آنکھونکا کھو رہا ہے

جناب خلاق دو جہان مین یہی ہی اب اپنی خواستگاری — کہ ہووے برکت سے ماہ رمضان کی میرا ایمان کو روشنائی
بس اب وفا چپ ہو گئے سنکر بیان یہہ داستان الم کی — تباہ حالت سے سامعین کی زیادہ حد سے ہی اضطرابی

ہر ایک مومن غم فراق مہ مکرم مین رو رہا ہے

روایت عبرت افزا از طبع زاد سید جمال الدین صاحب تخلص مسافر

اولاً فرض حمد خالق ہی — جو کہ رزاق کل خلائق ہی
کل کو نور نبی سے کیا پر نور — بعد حق نے کیا تمام ظہور
کنج مخفی مین تھا کئی مدت — کن سے اپنی دکھائی پھر قدرت
یہہ وہ شرع رسول ہی اظہار — تیز ہوتی ہی جیسی تیغ کی دہار

ہو جو شرع رسول پر قائم
مارتے ہیں جہاں نہیں حد جس
عمر عادل کا عدل ہے مشہور
جب قرأت سے پڑھتے تھے مصحف
پڑھتے مسی میں تھے وہ یہ قرآن
ناگہاں ہو گئے تھے وہ بیمار
روزے نہ اک ماہ کے رکھنگے تمام
غسل صحت کئے وہ عالیجناب
صبحدم روضے میں پیمبر کے
باقرات پڑھے قرآن تمام
اک یہودی طبیب رہ میں ملا
اور مرد ضعیف ہوا پیدا
چل میرے گھر کو اب یہاں سے شتاب
جب یہودی کہا چلو للہ
پھر وہ بولا چلو پیو یک جام
اسمیں شیطان ہوا مدد فرما
پیچکے جب شراب کا ساغر
بولا اس نشہ میں گئے ہو کدھر
کہا شیطان نے چلئے میرے سات
رہتی تھی وہاں اکیلا اک عورت
دلمیں شیطان نے وسوسہ ڈالا
کی ہے عورت پہ جا زبردستی
ہوشمیں آئی جبکہ با فرصت

وہی مومن ہے امتی سالم
حشر میں نہیں مواخذہ اسپر
یارو دل دیکے تم سنو یہ ضرور
سنتے اصحاب بیٹھے چاروں طرف
پڑھتے تھے جون رسول خوش الحان
اونکے ماباپ ہوکے زار و نزار
کئے دونوں نے اپنے رب سے کلام
دیکھ اصحابونکو کئے ہیں خطاب
اصحابی تمام حاضر تھے
کئے برخاست وہاں سے نیکنام
حسن و عزت یہ انکے صدقے ہوا
وہ بھی اس تذکرہ کو سنتا تھا
قدح بھر کر پلاؤں تاکہ شراب
سنکے فرمائے وہ معاذ اللہ
نہیں ہوتی دوا کی چیز حرام
لے یہودی جو انکو گھر میں گھسا
اونکو دروازے سے کیا باہر
ہیں خلیفہ پدر تمہارے عمر
مخلصی کی تمہاری ہے یہ بات
وہ حسینہ جمیلہ با عصمت
نشہ میں سوجھا عالم بالا
رہی عاجز وہ رو اور ہنستی
کہے رسوا نکر تو اے عورت

یہہ روایت سنو محبو تمام
بعد صدیق کے جناب عمر
ایک بیٹا تھا اونکا عالیمقام
خوبصورت تھے اور خوش گفتار
سنکے قرآن سب آہ بھرتے تھے
اپنے بیٹے کی دیکھکر صورت
ابو شحمہ کو حق نے بخشی شفا
مجھ سے قرآن تمام سنجاؤ
ابو شحمہ قرآن پڑھنے لگے
ابو شحمہ وہ ناتوانی سے
کہا سن اے جوان نصیحت ہے
رنگ چہرے کا زعفرانی ہے
دفع ہوگی تمہاری بیماری
ہوں خلیفہ رسول حق کا پسر
اس دوا میں تمہارا فایدہ ہے
ڈالکر نسخہ بھر دیا پیالہ
نیکے اک شخص خاص کی بتقدیر
تمکو مدہوش جب پاوینگے
لے گیا اونکو شہر کے باہر
بیٹی انصار کی گل شگفتہ
باغ میں نشے سے ہوئے سرشار
ہوئے القصہ اس سے ہمبستر
یہہ نہونیکا مجھسے کام ہوا

جو کہ حاضر ہیں جمع خاص و عام
بیٹھے جب مسند خلافت پر
ابو شحمہ تھا اس ولی کا نام
نیک افعال نوجوان گلزار
اور پیمبر کو یاد کرتے تھے
حق سے نیت کئے کہ دے صحت
روزے رکھکر کئے وہ وعدہ وفا
روضہ مصطفے میں کل آؤ
اشک آنکھوں سے انکے جھڑنے لگے
گھر کو آہستہ چلتے جاتے تھے
کچھ بدن میں بے حرارت ہے
نوجوانی پہ ناتوانی ہے
شاد ہوگا مزاج یکباری
نہیں پینے کا میں تو آب شر
حکماؤنکا ایسا قاعدہ ہے
کر دیا اونکو مست و متوالہ
رہ میں ملکر بتائی یہہ تدبیر
درّے مارینگے ورنہ لا دینگے
بنی نجّار کے چمن اندر
باکرہ تھی وہ درّ ناسفتہ
روبرو دیکھ صورت دلدار
ٹھہرا اونکے شکم میں نطفہ پسر
مفت میں زانیوں میں نام ہوا

عذر خواہی ہوئے عورت کو
بولی وہ زن نہیں ہے میرا گناہ
کرکے توبہ جناب حق میں جب
شغل رکھتے تھے گوکہ طاعت کا
رب سے مسجد میں تب عمر عظام
سنکے حضرت عمر عدالت سے
اسمیں میرا گنہ نہیں ہوں پاک
باپکو جب غضب میں وہ دیکھے
مہر کرتے تھے مجھپہ ای بابا
ابوشحمہ کہے ہیں تب ڈر کر
بولے وہ بابا میر کل مومن
خوبصورت وہاں تھی اک یہ زن
سنتے ہی بات یہہ جناب عمر
ای مطیع یہودی و شیطان
بولا دلبند جانسے حاضر ہوں
موجب آیتکیہ زانی زنا
پھر ماتے کے لوگ سب آئے
لگا اونکے اگر بدن پر پھول
کہا افلح ذرانسے تب رورو
کہے افلح سے مت شفقت کر
بولے اسدم بحال گریانی
تن گلگونپہ جب لگی ہی مار
لگے تن پر جب انکے درے دس

بھید بابا عمر سے یہہ کہو
فعل تم نے کیا بقوت باہ
گھر میں آئے اہلین اپنے نصف شب
ایک کھٹکا تھا دلمیں عورت کا
شرح کرتے تھے شرع احکام
یہہ حلالی ہی یا حرامی کہے
سنکے حضرت اٹھے بزور تپاک
لگے کہنے الہی خیر کرے
آج کیوں اپنے بیٹے پر ہو خفا
کونسا میں گنہ کیا ای پدر
رہ میں ملکر یہودی اک مفتن
نشہ میں کچھ نہ تھا چار اسے سخن
بال پکڑے تھے اونکا لسکار
جو ہوا اونکا تابع فرمان
امر حق سے کبھی نہ باہر ہوں
فجلدو واکل ملئت جلدہ
سر برہنہ ہو روبرو جلائے
سرخ ہوتا بدنپہ اکثر پھول
ماردن کسطرح میں بھلا انکو
رکھہ خدا ورسول پر تو نظر
بابا پیاسا ہوں دو بلا پانی
گر پڑے ہیں زمین پہ وہ اکبار
روکے بولے کہ چھوڑو بابا اب

ہم ہیں اس آفتاب کے ذرے
بولے شرماکے تب ابوشحمہ
فعل ہادم پیتا تھے وہ دینار
آخرش بعد نو مہینے کے
روبرو رکھکے پھر وہ بچے کو
بولی مجھسے نہیں ہوا یہہ حرام
آئے مسجد سے گھر میں وہ عادل
کیوں ہے تبدیل آج آپکا رنگ
یوں کہے آ عمر بعالم طیش
پڑھکے تم روضۂ قرآن سے لطف
گھر میں لیجا مجھے پلائی شراب
کیا بدفعل میں نہ کچھ تعویق
کھینچتے لائے اونکے سر بال
اب خدا ورسول کی باہم
کھولکر روبرو رکھے مصحف
مرد عورت جو بے نکاح بدکار
نازک اندام تھے ابوشحمہ
تھا جو افلح غلام حضرت کا
اونکی بچپن میں کرتا تھا خدمت
درہ اوسنے لیا خفا نہیں
پانی اک ذرہ نہیں دئے ہیں عمر
اوٹھا رونیکا شور عالم سے
درہ کھانیکی مجھ میں تاب نہیں

لگنے لگے مار جاکے جو درے
رب سے اس امر میں کیا توبہ
شکوہ بستر پہ ہوتے نار و نزار
آئی عورت وہ بچکو لیکے
بولی لو یہاہی آپکا دیکھو
آپکے لڑکے نے کیا ہی کام
دیکھے کھاتا ہے کھانا راحت دل
قہر سے دیکھتے ہو کیوں دلتنگ
آخرت کا سفر ہی مجھکو پیش
شکوہ تم لیگئے کدھر تشریف
باغ میں لیگیا بغیر حجاب
توبہ کرتا ہوں میں سب تحقیق
لگے کہنے پسر سے یوں فی الحال
فرمانبرداری تجھکو ہی لازم
بولے معنی سمجھہ پے میرے خلف
ہو تو ہر اک کو سو درے مار
مثل گل فام تھے ابوشحمہ
حکم موجب وہ درہ لے آیا
اپنے درکی کیوں کروں خدمت
ابوشحمہ کے مار شانے میں
اور کئے عذر میں پسر کو پدر
تن نازک پہ جب پڑے درے
ایسا میں لائق عتاب نہیں

تلملاتے تھے بطرح دل زار — اونکو دیکھے ہین عمر زنہار
اسی دن تک وہ جب پہنچے — تب عمر نے لاش کو دفن رکھے
ہو گئے تھے وہ جان بحق تسلیم — ابو شحمہ بیاد رب کریم
پا شہادت سدہارے جنت مین — حور و غلمان ہین سارے خدمت مین
آبدیدہ ہو جب کہے فاروق — یاد رکھینگے اب یہہ سب مخلوق
یون عمر نے بیٹے کو مارا — کرتا ہے بے شرع کو آوارا
غسل دیکر کفن پہنا ممتاز — اور جنازے کی اونکے پڑھکے نماز
جنت البقیعہ مین کئے ہین دفن — قبر بنواکے پھر تو شاہ زمن
مار ہین درے بس کرکے دفن — باپ کے خواب مین وہ نور نبین
شبکو یون آنکر کئے اظہار — بابا مجھپر کئے شفقت و پیار
چھوڑا دنیا سے مین ہون جنت مین — اور رسول خدا کی صحبت مین
بابا ماں سے میرا سلام کہو — خوش ہین یہہ آپکا غلام کہو
خواب اصحاب کو سنائے عمر — رو دیا سبھون نے ہو ششدر
فاتحہ پڑھکے ای مسافر سب — تو سن کلک کی تو باگین کس
مین کیا ہون بہت گنہ ہمیل — بخش یارب تو پنجتن کے طفیل
پھر گئے ہین جوا با وجب — سب یہہ کہہ رحمت الحمد [illegible]

حکایت کفن چور کی

حمد اور نعت کی ہین کر تقریر — اک روایت کرون عجب تحریر
سنے والو نکو جسے عبرت ہو — اسکا سننا گویا عبادت ہو
نام تھا ایک شخص کا نباش — ہے بیان حدیث غمکی تراش
وہ کفن چور تھا بعہد رسول — اوسکا دستور تھا یہی معمول
ہو جو کوئی مردہ قبر مین مدفن — شبکو اوسکا چور لیجائے کفن
کر برہنہ وہ مردہ کو چھوڑے — جلکے پیچھے کفن کو پاوے دوڑے
کرکے مردہ کو قبر مین عریان — اوسکا لیکر کفن پھرے وہ جوان
یار واک دن تم سنو یہہ خبر — موئی انصار کی تھی اک دختر
تھی وہ محجوب چاردہ سالہ — چاند ہو جسکو دیکھہ متوالہ
دخت انصار کو رکھے در گور — آیا سن شور جب کفن کا چور
قبر سے اسکی کھینچا ایک گھڑی — حور کی شکل اک نظر جو پڑی
سر سے پا تک اوتارا اسکا کفن — لڑکی آئی نظر بشکل دلہن
ستر چورنکا کچھہ نہ رکھا خیال — ہوا عاشق وہ دیکھہ اسکا جمال
بس وہ لڑکی سے خانہ داری کیا — دلمین ڈر کر نہ آہ و زاری کیا
ہوا مردے کے ساتھہ ہم صحبت — رب نے زندہ کیا دکھا قدرت
اٹھکے لڑکی نے چیخ ماری سخت — لگی کہنے کہ مدعی کمبخت
تو نے مردے سے کی اری صحبت — کیا تجھے زندہ نہین ملی عورت
تو مقرب ہے بندہ شیطان کا — تجھکو لازم تھا اری نادان
جانکر حق کو حاضر و ناظر — تجھسے کیا گنہ ہوا صادر
مجھکو محشر تلک کیا ناپاک — ہوگا نفسانیت سے تو بھی ہلاک
جان اور بوجھکر کیا یہہ خطا — کبھی مردے سے نہین جماع روا
تجھکو بھی اس جہان سے مرنا ہے — کوچۂ قبر سے گذرنا ہے
کہکے یہہ بات سو رہی لڑکی — چھاتی اوسکی بھی سنکے ہی دھڑکی
جرم و عصیان سے وہ دیوانہ ہوا — روتا اوس قبر سے روانہ ہوا
سنکے لڑکی سے وہ ہوا شیدا — خوف حق اسکے دلمین ہوا پیدا
توبہ کرتا ہوا وہ روکے چلا — آکے پیغمبر خدا سے ملا
جھککے خدمت مین جب کیا تسلیم — اور لگا کہنے یا رسول کریم
ہوکے شرمندہ حق سے آیا ہون — سر پہ بار گنہ اٹھایا ہون

مصطفے بولے کیوں تو ڈرتا ہے
رحمت حق کا گہرا دریا ہے

حق کریگا تیری خطا پامال
بحر رحمت میں ایک قطرہ مثال

پوچھے احمد نے سچ بتا ایمرد
کیا کبیرہ گنہ کیا تو فرد

سر جھکا کر کہا آ دیکھے شجاع
زن مردہ سے میں نے کی ہی جماع

دیکھے عاصی کو یا رسول پناہ
مجھے صادر ہوا عظیم گناہ

بولے حضرت نے دیکھ سوئے صحاب
اسکو دروازے سے نکالو شتاب

سن کفن چور نے بحال تباہ
چلا روتا ہوا بنالہ و آہ

یوں کہا دل میں اے خالق رب
تیرے محبوب کا نکالا اب

جو تیرا اور تیرے حبیب کا در
دونوں دروازوں سے ہوا میں بدر

جا کے اک غار میں بجانب کوہ
آہ و زاری کیا بصد اندوہ

تین دن تک جھکا تھا سجدہ میں
سر کو رو مار کھا تھا سجدے میں

تیسرے دن دعا ہوئی ہے قبول
آئے جبریل حق سوئے رسول

یوں جتایا جناب باری نے
میری خلقت ہے یا تمہاری ہے

وہ جو عاصی ہے غار میں روتا
کہا حق اوسکو دو تسلی جا

شافع المذنبین ہو مطلق
رحمۃ العالمین ہو برحق

سنکے جبریل سے یہہ حال ملول
گئے صحرا طرف جناب رسول

اوسکو جب ڈھونڈھنے چلے حضرت
دامن کوہ میں پایا وہ صورت

دیکھے جو اوسکو سید والا
اوسکے آنسو سے بہتا ہی نالا

اوسکو فرمائے احمد ذیشان
عفو تیری خطا ہوئی ایجوان

سنکے سجدے سے سر اٹھا دیکھا
لائے تشریف خود رسول خدا

خوش ہو دلسے کیا ہے کرم عظیم
قادر مالک رؤف و رحیم

مجھے مجرم پہ مہربان ہوا
تیرے محبوب نے تسلی دیا

تب کہا لا الہ الا اللہ
اسکے شاہد ہو یا رسول اللہ

اوسکے منہہ سے جو نکلی یہہ آواز
رخ جنت طرف ہوئی پرواز

غسل دیکر نماز میت کی
دفن کر فاتحہ سے رحمت کی

لائے تشریف پھر تو پیغمبر
لے صحابوں کو ساتھ اپنے گھر

یا الہی بحق آل عبا
سب مسافر کے بخش جرم و خطا

ظلمت قبر سے رہائی دے
میرے اپنا نکو روشنائی دے

تمام
تا کہ دونوں جہاں میں شاد رہوں
غم ہوں سب دور با مراد رہوں
شد

خاتمۃ الطبع

خدائے کون و مکان کے فضل و کرم سے اور تائید جناب رسول محترم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ کتاب لاجواب مملو بہ اسرار سرمدی المسمےٰ بگلزار احمدی اسمیں جناب سرور کائنات کی مدحیات ولادت اور وفات کی اور جناب پنجتن کے مناقب اور چند مرثیے و سوز و نوحہ و سلام امام ذوالاحترام کے اور حضرت غوث الانام کی مدحیں اور ماہ رمضان کی آمد والوداعیں مرقوم ہیں جناب قاضی عبد الکریم بن قاضی نور محمد صاحب مغفور و قاضی رحمت اللہ بن قاضی فتح محمد صاحب مرحوم چیندریکے اہتمام سے مطبع نامی و گرامی فتح الکریم واقع بمبئی میں ملا تاریخ ۱۵ ذیقعدۃ الحرام سنہ ۱۳۰۳ ہجری نبوی کو پانچویں بار اس گلزار بیخزان ہمیشہ بہار نے

آبیاری طبع سے شاداب و سرسبز ہوکر مشتاقان نعت رسول کبار اور شایقان مدح حبیب غفار کا غنچۂ دل صورت گل شگفتہ بنایا جس صاحب کو یہہ کتاب مطلوب ہو وہ جناب قاضی صاحب موصوف کی دوکان جو کولسہ محلہ بمبئی کے ناکے پر واقع ہے اطلاع کرے دستیاب ہوگی بلبت

الٰہی بیامرز این ہر سہ را	مولف نویسندہ خوانندہ را

تاریخ طبع از مولف

ہوئی چھپکے تیار جب یہہ کتاب	ہے سال کی فکر مین میری طبع
یہہ روشن ہوا جہد سے دفعتاً	چراغ وفا سے ہی تاریخ طبع ۱۳۰۴

اشتہار واجب الاظہار

بلبلان گلزار پر بہار نعت احمدی و شیفتگان مضمون گہربار مدحت محمدی کو مژدہ ہو کہ اندنون کتاب در نایاب مجموعہ مدحیات و مخمسات و مسدسات بر کلام اوستادان سلف مثل قصیدۂ سنائی و غزل قدسی و خسرو دہلوی مسمی بہ **گلزار احمدی** مولفہ شاعر نازک خیال اعجاز نما شیخ **عبد القادر صاحب وفا** پنجم بار سنہ ۱۳۰۴ مین چہپکر تیار ہے جسکا مولف صاحب موصوف نے حق تالیف بہی ہم مالکان مطبع فتح الکریم کو ہبہ کردیا ہے مثل تالیفات سابقہ کے جیسے سودائے آخرت معہ توشۂ عاقبت و معجزۂ شق القمر و دہ مخزن منظوم یعنی واقعات شہادت و صداقت الکرامات یعنی محفل ستر ہوین و گلستان نعت معہ بوستان نعت غرض ہمایان کل تالیفات سابقہ و حال کے حق تالیف و تصنیف کے مالک و مختار ہین اسلئے خدمت مین تاجران و نیشعور و اہل مطابع نزدیک و دور کے عرض پرداز ہین کوئی صاحب بلا اجازت مہتممان کتاب ہذا قصد طبع نفرمائین عوض نفع قلیل نقصان کثیر کی زحمت نہ اوٹہائین حق تلفی سے باز رہین علاوہ اسکے یہہ سب کتابین معہ گلزار احمدی بموجب قانون بستم سنہ ۱۸۴۷ء دوم الکمیٹ نمبر بست و پنجم سنہ ۱۸۶۷ء کے داخل ہی رجسٹری گورنمنٹ ہوچکی ہین اطلاعاً گذارش ہی جن صاحبون کو ان کتابونکی خواہش ہو قریب یا دور ہونی بناکہ کولسہ محلہ مکان نمبر ۶۹ مین دکان کتب واقع ہی یا ربسال زر قیمت طلب فرمائین وما علینا الا البلاغ

المشتہر قاضی عبد الکریم بن قاضی نور محمد صاحب مرحوم و قاضی رحمت اللہ عرف فقیر محمد بن قاضی فتح محمد صاحب مغفور مالکان مطبع فتح الکریم

فہرست کتب اُردو موجودہ بدوکان قاضی ابراہیم مہتمم نسخۂ ہذا

قرآن شریف مترجم اُردو

قرآن شریف مترجم تحت اللفظ
قرآن مترجم مولانا عبد القادر
پنج سورہ مترجم ہندی

کتب التفاسیر اُردو

تفسیر عزیزی سیپارۂ عم
تفسیر فتح العزیز سیپارۂ تبارک
تفسیر سورہ یوسف منظوم
تفسیر مرادیہ سیپارۂ عم
تفسیر احکام الآیات
تفسیر [illegible] منظوم جزو عم
تفسیر فاتحۃ الحکیم یعنی سورہ فاتحہ

کتب اوراد معہ ترجمہ ہندی

دلائل الخیرات مترجم ہندی
درود مستغاث مترجم ہندی
شفاء العلیل ترجمہ قول الجمیل
ظفر جلیل شرح حصن حصین
سلاج الاعظم در خواص نود و نہ نام
اوراد احسانی

کتب الفقہ اردو مذہب حنفی

رسالہ تجہیز و تکفین
شرع محمدی
تحفہ احمدی
مدحق معہ ترجمہ منظوم ہندی

ترتیب الصلوٰۃ

مصباح الصلوٰۃ
مجموعہ خطب مترجم ہندی
سراج الحیات
راہ نجات
مصباح الحیات
مفتاح الجنۃ
مالابدّ اُردو
مسائل اربعین ہندی
منیۃ المصلی اردو یعنی صلوٰۃ الرحمٰن
دفع البہتان
حضرات خمسہ خلاصہ پنج مسائل
حجۃ الاسلام فی مذہب فقرا
کشف الخلاصہ
مناسک حج
فرائض اعظمیہ در میراث فارسی
معدن الجواہر
تحفۃ الطرفین وہدیہ فریقین
کرسی نامہ آنحضرت معہ رسالہ احمد شیرازی
زاد السبیل الی دار الخلیل معہ
نقشہای زیارت متفرقہ
مجموعہ ضرور المسلمین حقیقۃ الصلوٰۃ
وغیرہ معہ ۹ رسالہ
صراط الاسلام معہ صراط النجات

مجموعہ رسالہ گوشہ وغیرہ

مجموعہ شش رسالہ معہ رسالہ صدقۃ
فطر و شب قدر وغیرہ
تحفہ احمدیہ در مسائل نکاح
کشف الخلاصہ خوشخط
تحفہ ابراہیم خانیہ در بیان نکاح
و ترتیب صیغہای نکاح
روح الایمان والاسلام
حیرۃ الفقہ اُردو
علم الفرائض
فرائض قادریہ

کتب الفقہ مذہب شافعی

تحفۃ الاخوان ہندی
ترتیب وضو نماز ہندی
مالابدّ فارسی
کفایت الاسلام فارسی
ابو شجاع عربی

کتب اردو در نعت و قصائد

خمسہ قدسی در نعت
دیوان لطف در نعت
مجموعہ مدحیات
قصائد نعتیہ معہ عشق مصطفیٰ
اعجاز غوثیہ در بیان غوث الاعظم
تذکرۃ العارفین فی احوال سید [illegible]

محفل سترہوین غوث ال[illegible]

زین المجالس یعنی گیارہ مج[illegible]
سراپا جناب امیر در توصیف [illegible]
سخاوت نامہ حضرت علیؓ و [illegible]
گلزار احمدی
سودای آخرت معہ توشۂ [illegible]
دیوان اشرف الاشع[illegible]
باقیات الصالحات یعنی [illegible]
مصباح المجالس یعنی بارہ [illegible]
عروس المجالس یعنی بارہ [illegible]
مجموعہ مولود دائی حلیمہ و [illegible]
مجموعہ بست و یک رسالہ [illegible]
شق القمر ہرنی و غی[illegible]
نسیم جنت معہ خیابان فر[illegible]
گلشن فردوس یعنی مجموعہ [illegible]
مولود غلام امام شہ[illegible]
توصیف النبی صلی اللہ علیہ [illegible]
نسب نامہ آنحضرت صلی اللہ علیہ [illegible]
کشتی نامہ آنحضرتؐ با ابوجہ[illegible]
مولود طاہریہ
مجموعہ نور نامہ وفات نامہ [illegible]
جامع المعجزات یعنی کلام [illegible]
شادی نامہ حضرت خدیجہ [illegible]
شادی نامہ خاتون جنت [illegible]